

ایک تحقیقی کاوش

اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم



اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ جانیں

200 کتب حدیث و تفسیر و فقہ و تاریخ میں سے انتخاب
ہر حدیث میں اللہ و رسول اعلم کے الفاظ



تصنیف :
حضرت مولانا
ابوالخیر محمد احمد دہلوی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

ایک تحقیقی کاوش

اللہ ورسولہ ﷺ اعلم

اللہ تعالیٰ انسان کے رسول سے زیادہ جانیں

200 کتب حدیث و تفسیر وفقہ و تاریخ میں سے انتخاب

ہر حدیث میں اللہ ورسولہ اعلم کے الفاظ

مُصَنَّف:

حضرت مولانا محمد احمد دہلوی

کوٹ راولپنڈی ضلع قصور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- وفاق بخش روڈ لاہور 042-37313885, 37070663



بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا پیر محمد علی برکاتی صاحب

ابوالخمد مولانا محمد احمد برکاتی 0300/4746132

سید شجاعت رسول قادری

قاری محمد عبدالحق نقشبندی

مفتی محمد رضوان علی قادری برکاتی

2015ء

1100

حافظ محمد رضوان نوشاہی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

1N0105

نام کتاب

خصوصی شفقت

نام مصنف

زیر اہتمام

کمپوزنگ

پروف ریڈنگ

طباعت اول

تعداد

کمپوزنگ

ناشر

کمپیوٹر کوڈ

ہدیہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-37313885-042-37070663

Email: nooriarizvia@hotmail.com

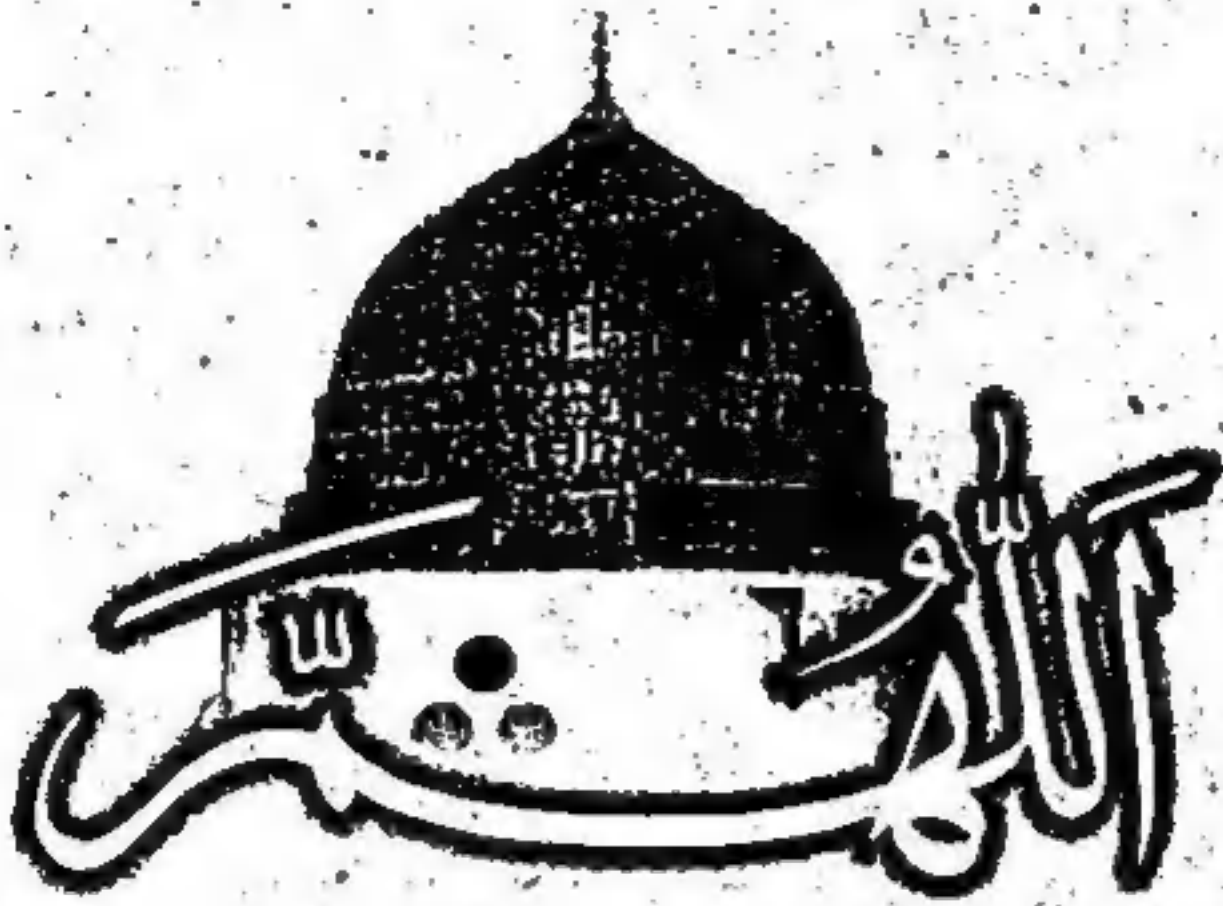
مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور

فون: 0300-4746132

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَوْلَانِي صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

انتساب

محترم و مشفق مربی علم استاذ الاساتذہ
 امام الصرف والنحو شیخ الحدیث والتفسیر
 حضرت مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی
 ملک العلماء شاہ علم و ادب عربی
 حضرت مولانا ملک عطاء محمد صاحب بھیروی
 نباض علوم عصریہ معتمد حضور ضیاء الامت
 حضرت مولانا ملک محمد بوستان صاحب
 شیخ الفقہ ماہر رموز ادب عربی
 حضرت مولانا محمد انور صاحب مگھالوی
 معلم العلماء استاذ زبان پہلوی
 حضرت مولانا انور حبیب صاحب
 ودیگر کواکب آسمان علوم و معارف
 چمنستان کرم کے درخشنده و تابنده پھولوں کے نام
 جو اساتذہ کرام کی صورت میں اسلامی دنیا میں تعلیمی انقلاب
 برپا کرنے میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مصروف عمل ہیں

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	حدیث نمبر
16	تقاریظ	
24	ایمان، اسلام، احسان، قیامت کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	1
26	شیطان کی اولاد کے کړتوت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	2
27	بدری مجاہدین کا مرتبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	3
28	قلب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	4
30	قاتل علی المرتضیٰ کا شقی ہونا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	5
31	مومن کی سمجھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	6
31	حضرت امام حسین کے اسماء گرامی کی تبدیلی؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	7
32	الشجرة الطيبة کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	8
33	باغیوں کا شرعی حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	9
34	افضل ایمان کس کا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	10
35	زیادہ قرآن پڑھنے والے جہنمی کیوں؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	11
36	کوا بھی شان صحابہ بولتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	12
37	جنت میں سب سے لمبا درخت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	13
38	سب سے پہلے جنت کون جائیں گے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	14
40	سب سے پہلے کونسا گروہ جنت جائے گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	15
41	مومن اور مسلم کون ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	16

42	دل درست جگہ ہو اور آنکھ روئے تو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	17
43	میت پر گریہ۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	18
44	شب برات کی فضیلت کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	19
45	شب برات کا لطف۔۔۔۔۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	20
47	سب سے بڑے بدکار کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	21
48	یہودیوں کو مسلمانوں سے حسد کس بات کا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	22
49	سایہ عرش کے نیچے جانے والے اول کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	23
50	مشکل ترین معاملات کا فیصلہ کیسے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	24
55	سب سے بہترین جگہ کون سی؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	25
55	صدیوں قبل کے حالات۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	26
55	مشکل مسائل کی تفہیم کروانا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	27
58	تفرقہ باز کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	28
59	آسمان وزمین کا فاصلہ کتنا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	29
60	جہنم کیا ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	30
61	مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	31
62	مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں دوسری روایت	32
63	مقام علی رضی اللہ عنہ کیا ہے (نقیض روایت) اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	33
66	مقابلہ علی شیطان سے فاتح کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	34
68	بارشوں کی کثرت کیوں تبرکات صلحاء کا مرتبہ کیا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	35
69	منکر و ردد کا انجام۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	36
70	ستارہ ٹوٹنے کا سبب۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	37

72	ایمان کی مضبوطی اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	38
73	اعمال کی مضبوطی اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	39
73	قیامت کا زلزلہ کیسا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	40
75	جنت میں سب سے افضل خواتین کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	41
76	مومن کے گناہ کیسے جھڑتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	42
77	بادلوں کی گرج کا مقصد اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	43
77	جہنم کا دھماکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	44
78	عالم برزخ میں کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	45
79	بادل کہاں برسیں، آسمانوں، زمین کا فاصلہ؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	46
82	قیامت کی خبریں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	47
83	غیبت کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	48
84	کسی بھی چیز کا حقیقی علم اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	49
85	جہنم اور جنت میں لوگوں کی کثرت کا سبب اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	50
86	حضرت لقمان کا تعارف اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	51
86	اللہ تعالیٰ کے بندوں، بندوں کے اللہ تعالیٰ پر حقوق اللہ اور رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	52
88	شیر اپنی کچھار میں کیا کہتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	53
88	سب سے بدترین لوگ؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	54
89	قرآن کی آیات کی اصلی تفسیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	55
90	اختیارات مصطفیٰ ﷺ کہاں تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	56
91	مضبوط ایمان اور فضیلت مآب لوگ کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	57
93	جبریل بھی آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر انور کا محافظ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	58

93	نمازی کا مرتبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	59
94	بنی اسرائیل میں رہبانیت کیسے آئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	60
96	اللہ تعالیٰ کی بنی اسرائیل پر ناراضگی کیوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	61
97	القانت کون کون ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	62
98	مسئلہ کیسے سمجھایا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	63
99	جس کے پاس علم نہ ہو تو وہ کہہ دے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	64
100	قیامت میں کافر کا حشر اور مومن کا مرتبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	65
101	حفاظت کیلئے حصار کھینچنا اور مقام مصطفیٰ کون جانتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	66
104	ابو جہل کا حشر اور اس میں غرور کتنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	67
106	باغیوں کے ساتھ سلوک اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	68
107	اسم اعظم کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	69
108	حوض کوثر کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	70
109	بندے کا اللہ تعالیٰ سے جھگڑا انجام کیا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	71
111	اول الرجب کے نوافل کا اجر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	72
112	نیکی کا بدلہ نیکی مگر کیسے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	73
112	سمجھدار کون کون اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	74
113	ماہ شعبان کا نام شعبان کیوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	75
114	اطمینان قلب کا طریقہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	76
115	العضہ کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	77
116	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد سچی کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	78
116	مومن کون کون کافر کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	79

118	پرندوں کی پکار کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	80
120	نماز سے گناہ کیسے جھڑتے ہیں؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	81
121	حضرت علی اور حضرت فاطمہ کی شادی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	82
122	”ختم شریف“ کی برکتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	83
124	صحابہ کا عقیدہ: مشکل کا حل سمجھ نہ آئے تو کہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	84
126	کوئی ریاء کار جانے یا مومن حقیقت کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	85
127	دین میں سختی نہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	86
128	آپ کا اپنی امت سے محبت کا معیار کتنا اعلیٰ اللہ اور رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	87
129	موت کا انسان سے کتنا فاصلہ؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	88
130	سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	89
130	سورج کی منزل کیا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	90
131	دنیا میں کثرت اور آخرت میں قلت کس کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	91
133	حضور کی اپنی آل کیلئے چاہت کس قدر عظیم اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	92
135	انسان کو ایمان کیسے پہناتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	93
137	انسان کو فتنوں سے کیسے بچاتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	94
139	نمازوں کی حفاظت کا مصطفائی عطائی طریقہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	95
140	نصف یا ساری امت کی مغفرت؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	96
141	محبت مصطفیٰ کی اعلیٰ مثالیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	97
143	پرندے، درندے اور حقائق اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	98
143	صحابہ کرام کے وجدانی نعرے حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	99
145	بدکاری، سرقت، شرب خمر و بال کتنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	100

146	موت کو یاد رکھنے والے کی سمجھداری اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	101
147	حضور ﷺ کے تبسم کی برکتیں کتنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	102
148	لعاب مصطفیٰ اور دعائے مصطفیٰ کی برکتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	103
152	اونٹوں کی فریادری اور ان کی آبِ بیتی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	104
154	غیبت کرنے والوں کا ہوا میں اثر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	105
155	حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کس قدر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	106
155	مشکل کشائی کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	107
157	علامتِ منافق اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	108
157	لوگوں اور اللہ کے ہاں پسندیدہ اور ناپسندیدہ کون اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	109
158	زمین مثل چاندی سفید کب ہوگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	110
159	نماز کیلئے اٹھنے والے قدموں کا اجر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	111
160	اللہ بندے کیلئے خیر کا ارادہ کب فرماتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	112
162	حضور ﷺ عالم الغیب ہیں یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	113
165	”وہی“ کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	114
165	بخیل کون ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	115
166	ربوۃ ذات قرار و معین کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	116
167	زندگی موت اور حقیقت کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	117
168	ذکر مصطفیٰ بلند کیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	118
168	افضل لوگ کون اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	119
169	امت رسوائی سے محفوظ شکر کیسے کرنا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	120
171	بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا بندوں پر حق کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	121

172	جنتیوں میں کون سے لوگ ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	122
173	محفلِ صحابہ میں حضور ﷺ کی آمد کی برکتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	123
175	حضرت علی المرتضیٰ مسلمانوں کے مولا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	124
176	جنت کے خزانے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	125
176	خلفائے راشدین کی خلافت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	126
178	دستِ مصطفیٰ میں کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	127
179	بچوں کے ساتھ محبت کا طریقہ اور خیر کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	128
180	حضرت امیر معاویہ کی سمجھداری اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	129
182	شہداء میں کون کون لوگ ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	130
183	کس کی موت کیسے ہوگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	131
184	جب وعدے اور منتیں مذاق ہو جائیں گی وہ وقت اللہ اور رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	132
185	قرآن کی سب سے عظیم آیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	133
186	بظاہر قرآن پڑھنے والوں کا انجام اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	134
187	گھروں میں کیا ہو رہا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	135
189	حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	136
190	حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	137
191	کسی کافر کے اسلام لانے کی خوشی کس قدر اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	138
192	کوئی اصحابِ ثلاثہ کی مخالفت کیوں کرے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	139
195	غلامانِ مصطفیٰ کی مغفرت کیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	140
197	الموجبتان کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	141
197	ایامِ حج کی فضیلت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	142

199	کبار کون سے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	143
200	حضور ﷺ نے کیا مانگا اللہ نے کیا دیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	144
201	منافقین کی سازشیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں (تفصیلی روایت)	145
204	اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ فگن کیا فرماتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	146
205	اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	147
206	حضرت ابوبکر کا عقیدہ کفار کو کیسے سنبھالنا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	148
208	”العلق“ کی حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	149
209	چار پر عمل اور چار سے رکتا، کیا عمل؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	150
211	لوگوں کے دل کی حالت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	151
213	بہتری کا معیار اور درجہ بندی اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	152
215	یہودیوں کی قبروں میں عذاب کیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	153
216	مقام ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	154
217	دوران طواف کعبہ حضور ﷺ کی کتنی شفقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	155
218	دنیا میں جنتی پہاڑ کہاں ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	156
219	کون سے الفاظ بول کر سونے والے کامرنا فطرت پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	157
220	جہنم کس پر حرام اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	158
221	مسائل کی تفہیم کیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	159
222	طلب نماز میں اٹھنے والے قدموں کا اجر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	160
223	مولد عیسیٰ علیہ سلام والی جگہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	161
225	کھانا کھانے کی حقیقت اور مسئلہ سمجھانے میں حکمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	162
226	جنتیوں کے لئے سب سے افضل نعمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	163

227	ابن مسعود کا فرمان: مسئلہ معلوم نہ ہو تو کہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	164
228	انسان، اس کی موت اور امید میں کتنا قاصد اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	165
228	حضور ﷺ کی تلوار کا کیا حق اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	166
230	آسمانوں کے دروازے روزانہ کس کیلئے کھلتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	167
231	اللہ کا اپنے بندوں کے لئے پیار کس طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	168
233	اہل اللہ اور پہلے حج کا منظر اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	169
234	حضرت ابو بکر صدیق کے گھر کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	170
235	سانپ کی گفتگو کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	171
236	اللہ تعالیٰ کا تجول کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	172
237	اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ رحیم اور یہ بات اللہ اور رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	173
238	عجز کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	174
239	محمد البلاء کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	175
240	حضور کے نقباء کون اور کیسے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	176
241	حضرت علی کی انگوشی کا کمال درندے مانتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	177
243	تمہارا مولا کون؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	178
244	بیت المعمور کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	179
245	امتیوں کی مشکل کشائی اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	180
250	حضور ﷺ سے محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	181
251	انہدام اسلام کس طرح ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	182
251	حضرت موسیٰ و خضر کا واقعہ ظاہر کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	183
252	جنگ میں پس قدمی یا پیش قدمی میں کیا حکمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ بخوبی جانتے ہیں	184

254	حضرت عثمان غنی حق پر ہیں یہ بات اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	185
256	حرمیت والے مہینوں کی عظمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	186
258	مال غنیمت کا صحیح مصرف اور محبت و عنایت مصطفیٰ ﷺ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	187
259	”نعیم“ سے کیا مراد ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	188
260	شارب الخمر، زانی اور سارق کیلئے کیا احکامات ہیں اللہ اور رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	189
261	ابورغال کون ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	190
262	عظمت جمعہ کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	191
263	تسعة عشر سے کیا مراد ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	192
264	بندوں سے شکوے کیوں ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	193
265	یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں کا افتراق اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	194
266	چڑیا کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام اللہ و رسول خوب جانتے ہیں	195
267	بلبل کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام اللہ و رسول خوب جانتے ہیں	196
268	طوطی کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام اللہ و رسول خوب جانتے ہیں	197
269	قمری کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام اللہ و رسول خوب جانتے ہیں	198
269	حام بن نوح کا واقعہ اور حضرت عیسیٰ علیہ سلام اللہ و رسول خوب جانتے ہیں	199
272	سب سے افضل نفقہ کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	200
273	ام الکتاب میں کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	201
274	امت مصطفیٰ کی تعداد کتنی جتنی ہے ام الکتاب میں کیا ہے اللہ اور رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	202
275	بضع سے کیا مراد ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	203
276	ملاء الاعلیٰ میں جھگڑا کیوں ابھرا اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	204
276	لحم کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں	205

277	صحابہ کرام کا عقیدہ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	206
278	صحابہ کرام کا عقیدہ: تیرے حالات: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	207
278	یوم القریا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	208
27■	صحابہ کرام کا عقیدہ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	209
280	صحابہ کرام کا عقیدہ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	210
2■1	حضرت ابوقنادہ کا عقیدہ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	211
2■1	یہ نہ کہو: اللہ جانے پھر رسول جانے بلکہ کہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	212
283	علم کی نشانی: یہ کہو: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	213
284	بلغاء کا طریقہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	214
284	امام حاتم الاصم کا فتویٰ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	215
285	امام ذہبی کا فتویٰ: مشکل سوال کے جواب میں کہو: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	216
286	محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتویٰ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	217
287	ابن باز کا فتویٰ: صحابہ کرام کا عقیدہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	218
288	حمد بن ناصر نجدی کا فتویٰ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں	219
2■9	ماخذ و مراجع	

کلمات تحسین و تبریک

بحکم و بتصدیق زبدۃ العلماء سراج الاتقیاء قمر المدرسین جامع المنقول والمعقول

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا قبلہ حافظ محمد خان نوری ابدالوی صاحب

شیخ الحدیث والتفسیر ووائس پرنسپل مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

تحریر

عالم نبیل فاضل جلیل منظور نظر امین امانات کرم حضرت علامہ محمد اسلم رضوی صاحب

مدرس مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

اس معمورہ ہستی میں اللہ کریم نے انسان کو اجمالی طور پر تین طرح کے ذرائع علم و عرفان

سے نوازا ہے:

(۱) حواس خمسہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کی آنکھوں میں قوت باصرہ رکھی تاکہ دیکھی جانے والی

چیزوں کو دیکھ سکے، کانوں میں قوت سامعہ رکھی تاکہ سننے والی چیزوں کو سن سکے، منہ

میں قوت ذائقہ رکھی تاکہ چکھی جانے والی چیزوں کو چکھ کر جان سکے، ناک میں قوت شامہ رکھی تاکہ

خوشبو اور بدبو کی تمیز کر سکے۔ ہاتھوں اور جسم کے دیگر حصوں میں قوت لامسہ رکھی تاکہ ٹٹول یا لمس کے

ساتھ چیزوں کو محسوس کر سکے۔ چیزوں میں چونکہ تنوع تھا اس لئے مختلف قوتیں عطا فرمائی ہیں۔

(۲) عقل: ایک مقام ایسا آتا ہے جہاں حواس لا جواب ہو جاتے ہیں مثلاً 15611 کو

13 پر تقسیم کریں تو کیا جواب آئے گا آپ اس رقم کو سارا دن دیکھتے رہیں، سوچتے رہیں، ٹٹولتے

رہیں رقم سنتے رہیں پر جی منہ میں چباتے رہیں آپ کو اس کا جواب نہیں ملے گا اس کا جواب حواس

نہیں دے سکتے اس کا جواب عقل دیتی ہے تھوڑی سی عقل استعمال کریں گے تو جواب حاضر۔

جہاں تک عقل کام کرتی ہے اس کو عالم معقولات کہا جاتا ہے۔

(3) نبوت: تیسرا ذریعہ علم و عرفان نبوت ہے۔

جہاں عام انسان کے حواس اور عقل لا جواب ہو جاتے ہیں جہاں ان دونوں کی رسائی نہیں ہوتی اس کو عالم غیب کہتے ہیں مثلاً لوح کیا ہے؟ قلم کیا ہے؟ عرش کیا ہے؟ کرسی کیا ہے؟ آسمان کیسے ہے؟ کتنے ہیں؟ جنت کیا ہے؟ دوزخ کیا ہے؟ جزائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل کون ہیں؟۔ ڈیوٹیاں کیا ہیں؟ قیامت کب آئے گی؟ اس کی نشانیاں کیا ہیں حشر کیا ہے؟ اس کے احوال کیا ہوں گے؟ اور سب سے بڑھ کر اللہ رب العزت کی شان کیا ہے؟ مقام کیا ہے؟ اس کی رضا کا حصول کیسے ممکن ہے؟ اس کی ناراضگی کے اسباب کیا ہیں؟ ہمارا مقصد تخلیق کیا ہے؟ اس کا پورا ہونا کیسے ممکن ہے؟ یہ اور اس طرح کے لاکھوں سوالات کے جوابات ایسے ہیں جن کا جواب نہ عام آدمی کے حواس دے سکتے ہیں اور نہ عقل۔ ان کا جواب جب بھی ملے گا نبوت ہی سے ملے گا۔ اللہ کریم نے نبوت اپنے منتخب بندوں کو عطا فرما کے باقی تمام لوگوں کو انکی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ ان مقدس ہستیوں سے علم کی دولت حاصل کریں۔

ویسے تو ہر نبی علم و عرفان کا روشن مینار ہے لیکن اس سلسلہ میں جو شان اللہ کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا فرمائی ہے وہ سب سے نرالی ہے کائنات ارضی و سماوی کی کوئی چیز آپ کے علم خدا داد سے باہر نہیں ہے جس پر قرآن و حدیث کی نصوص قطعہ شاہد و ادل ہیں ہر وہ آدمی جو وساوس شیطانی سے بچ کر اور اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کے تعصبات سے پاک کر کے قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ بیساختہ پکارا ٹھٹھا ہے:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں جناب

یا بقول مولانا ظفر علی خان یہ کہتا ہے:

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا

وہ راز کمالی دانے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

برادر گرامی ترجمان اہلسنت علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ العالی بھی ایسے خوش ذوق لوگوں کے قبیل سے ہیں جنکی زندگی کا ہر لمحہ محبت الہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا امین ہے۔ جن کے نوکِ خامہ سے ہمیشہ ایسا نور برستا ہے جو بد عقیدگی کی ظلمتوں کو کافور کرتا چلا جاتا ہے۔ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب پر بس ایک ہی دھن سوار ہے کہ ہر آدمی کا سینہ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت کا مدینہ بن جائے۔ ہر آنکھ کی پتلی میں جمال گنبد خضریٰ محفوظ ہو جائے اور ہر زبان پر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے نعمات سرمدی جاری ہو جائیں زیر نظر کتاب ”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“

بھی ان کے اسی جذبہ صادقہ کی غماز و عکاس ہے۔ جب میں یہ کتاب پڑھ رہا تھا تو مجھے ایسا لگا جیسے علامہ محمد احمد برکاتی ایک وسیع و عریض میدان گلشن میں ہیں جہاں مختلف رنگوں کے پھول دعوتِ نظارہ دے رہے ہیں لیکن یہ ایک خاص قسم اور خاص خوشبو والے گل خنداں سے بڑے ذوق کے ساتھ اپنے دامن مراد کو بھر رہے ہیں۔ ہاں ہاں یہی تو وہ پھول ہیں جو ان کی کئی مہینوں کی ریاضت کا حاصل ہیں یہ گلہائے محبت عقیدت بڑے سلیقے سے قرطاس کی چادر پر آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ آئیے آپ بھی اپنے مشام جاں کو معطر کیجئے۔ اس خوبصورت کتاب کی تالیف پر میں علامہ محمد احمد برکاتی صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اپنے استاد محترم شیخ الحدیث والنفیس، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ حضرت قبلہ علامہ محمد خاں نوری ابد الوی مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا کی خدمت اقدس میں جذباتِ تشکر پیش کرتا ہوں جنہوں نے کمالِ اعتماد فرماتے ہوئے یہ کتاب مجھے عطا فرمائی اور چند سطور لکھنے کا حکم فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ کریم استاد گرامی مدظلہ العالی کو صحت یابی نصیب فرمائے اور آپ کے فیض عام فرمائے آمین بجاہ طہ و لیس۔

فقیر محمد اسلم رضوی چشتی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بھیرہ شریف و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

سیکرٹری جنرل ضیاء الامت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

تقریظ مبارک

محدث کبیر استاذ المناظرین والحمد للہین جانشین حضرت بحر العلوم

حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ عزیزیہ کوٹ رادھا کشن

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے اس کی ایک صفت ہے۔ جس طرح تمام صفات الہیہ ذاتی اور لامحدود ہیں اسی طرح صفت علم بھی بے پایاں اور لامحدود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر اپنے پیارے بندوں کو فرمایا ہے۔ اسی طرح صفت علم سے بھی اپنے مقرب بندوں کو نوازا ہے۔ ساری مخلوق سے سب سے زیادہ علم اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مطہرہ کو عطا فرمایا ہے اور آپ کے بارے قرآن مجید میں اشاد فرمایا:

وہو بکل شیء علیم
آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل شیء کا علم جانتے ہیں۔
اور کہیں فرمایا:

وعلمک مالک تکن تعلم
آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال فیما النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق
حتی دخل الجنة منازلہم و اهل النار منازلہم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتداء سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کا بتا دیا بخاری شریف صفحہ نمبر 258 کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی اللہ تعالیٰ ہو النار یبدء الخلق ثم یعیده هو اھون علیہ حدیث نمبر 3192۔ طبع دار السلام سعودیہ پھر یہی علم جو آپ نے اپنے صحابہ کرام کو عطا فرمایا ان صحابہ کرام میں اکیلے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک ارب علم عطا فرمائے انباء الحی صفحہ نمبر 157 اور یہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سلونی فواللہ لا تسألونی عنی شیء یكون الی یوم القیمة الا حدتکم بہ

مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک کسی بھی چیز کے بارے میں تم سوال کرو گے تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ انباء الحی صفحہ نمبر 35

اسی طرح دیگر صحابہ کرام کے علوم کا اگر تذکرہ کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے اس وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جب بھی کسی بات کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ فوری طور پر بارگاہ رسالت میں نہایت عاجزانہ انداز سے عرض کرتے:

”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ یعنی اپنے اس اجماعی عقیدہ کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر بات کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ذاتی اعتبار سے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطائی اعتبار سے

ہمارے علاقہ کے جید عالم دین شیخ القرآن ابن شیخ القرآن محقق عصر، محدث وقت، عظیم روحانی شخصیت، عالی مرتبت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ

الغالی افاعانا اللہ بطول حیاتہ صاحب تصانیف کثیرہ نے اس ضرورت کو محسوس فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنی جہالت یا حسد کی وجہ سے علم مصطفیٰ کی تنقیص کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو راہ حق دکھایا جائے اور سنت صحابہ بتلائی جائے تاکہ ان کے ایمان کے خرمین نار کفر سے بچ جائیں اور صحیح العقیدہ حضرات کے دامن میں دلائل و براہین کے بے شمار پھول آجائیں

”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“

کے نام سے یہ کتاب تحریر فرما کر علامہ برکاتی صاحب نے اہل سنت و جماعت پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اپنی شب و روز کی کاوش سے اور تحقیق اثیق سے اس کتاب کو دلائل کے زیور سے آراستہ فرمایا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں دو صد سے زائد روایات کہ جن میں صحابہ کرام کا نعرہ ”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“ موجود ہے۔ جس طرح اس کتاب کا نام منفرد اور اچھوتا ہے اسی طرح اس کے دلائل بھی منفرد ہیں یہ کتاب علماء کرام اور عوام کے لئے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ بندگانِ گم کردہ راہ کو یا بندہ راہ حق بنائے اور علامہ محمد احمد برکاتی صاحب کے علم کے فیضان سے علماء و عوام اہلسنت کی تشنگی بجھانے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ کتاب علامہ صاحب کیلئے ذخیرہ آخرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مفتی محمد انوار حنفی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

10 محرم الحرام 1437ھ 24 اکتوبر 2015ء

تقریظ مبارک

زینت الخطباء خوشہ چین چمنستان ضیاء الامت

حضرت مولانا عطاء المصطفیٰ رضوی صاحب

خدمت دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ نفوس قدسیہ کو جن لیا ہے یقینی طور پر یہ بہت ہی عظیم کام ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین۔ آج کے اس پر فریب اور پر فتن دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے دین متین کی خدمت کرنے میں کوشاں ہیں کچھ تدریس کی صورت میں، کچھ تحریر کی صورت میں اور کچھ تقریر کی صورت میں، ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء۔

ان چند گنے چنے نفوس میں برادر محترم فاضل مکرم عالم نبیل حضرت علامہ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب زید مجدہ کا اسم گرامی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ جہاں بہترین مدرس و مقرر ہیں وہیں لا جواب مصنف و مؤلف بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلم کو جرأت و روانی عطا فرمائی ہے اور اسی جرأت و روانی کی وجہ سے ہی کئی کتب آپ کے قلم سے معرض وجود میں آچکی ہیں جن میں سے لمعات مصطفیٰ ﷺ، وہ جو مر کے پھر زندہ ہوئے، فضائل و دلائل شب برات، تخریج و ترجمہ سرائع و تین، تخریج و ترجمہ حسام الحرمین، تخریج ضیاء الواعظین۔ اب کے بار خالق کائنات عزوجل نے بطفیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت برکاتی صاحب کو جو کتاب لکھنے کا شرف حاصل عطا فرمایا وہ ہے۔

”اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ“

الفاظ بھی پیارے عنوان بھی حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد فرمانے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عرض کرنا ”اللہ ورسولہ اعلم“ یا کسی سوال کے پوچھنے

پر یا استفسار پر عرض کرنا ”اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“ یہ اپنے اندر کئی تشریحات رکھتا ہے۔
 اے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور آپ جانتے ہیں یقینی طور پر
 احقر یہ کہنے پر حق بجانب ہے کہ جب قارئین باتمکین حضرت برکاتی صاحب کی کتاب کا
 مطالعہ سے علمی تشنگی بجھانے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اپنے قلوب و اذہان
 میں اجاگر کرنے لئے کریں گے تو اہلسنت و جماعت کے عقیدے کی سچائی لفظ لفظ اور حرف
 حرف میں نظر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا خالق و مالک عز و جل فاضل جلیل
 حضرت برکاتی صاحب کے علم و فضل میں، عمر میں صحت میں، عزت میں، شہرت میں، اور قلم
 کی روانی میں اپنی شایان شان کے مطابق بے پناہ برکتیں نصیب فرمائے
 آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

فقط والسلام دعا گو

عطاء المصطفیٰ رضوی

﴿1﴾

ایمان، اسلام، احسان، قیامت کی حقیقت
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عمر بن الخطاب قال: بینا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ، تقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا. قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدقه. قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره. قال: صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك ، قال فاخبرني عن الساعة قال: ما المسئول عنها باعلم من السائل ، قال: فاخبرني عن اماراتها، قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان ثم انطلق فلبث مليا ثم قال لي يا عمر: أتدري من السائل؟ قلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک آدمی بالکل خالص سفید کپڑوں والا سخت سیاہ رنگ کے بالوں والا حاضر ہوا جس پر سفر کا کوئی بھی نشان نہ تھا اور ہم میں سے اسے کوئی بھی پہچانتا نہ تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے متعلق بتائیے کہ وہ کیا ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور اگر تم میں استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: ہم سخت حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا: آپ بتائیں کہ ایمان کیا؟۔ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے تمام رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھ اور یہ کہ ہر قسم کی اچھی بری تقدیر پر ایمان لا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا کہ احسان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو اتنا یقین تو ضرور رکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے پھر پوچھا: قیامت کب وقوع پذیر ہوگی؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے وقت مقررہ کے متعلق جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا: تو پھر آپ اس کی نشانیاں ہی واضح فرمادیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالکہ کو خود جہنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم والے تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنا بنا کر ان پر فخر کریں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل علیہ سلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی معرفۃ الایمان۔

سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی القدر۔

سنن ابن ماجہ کتاب افتتاح الکتاب باب فی الایمان۔

مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 51۔

﴿2﴾

شیطان کی اولاد کے کرتوت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان عمر بن الخطاب العدوی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یلعن، فقال: فذاک ابی وامی یا رسول اللہ، من هذا الذی حللت له اللعنة؟ قال: ذک اللعین ابلیس، قال: فذاک ابی وامی، هل ذاک هو فزده، قال: وهل تدری ما صنع الساعة یا عمر؟ قال: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

قال: فانه ادخل ذنبه فی دبره فاخرج سبع بیضات، فاولدھن سبعة اولاد. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرما رہے تھے۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان کون ہے وہ جس پر آپ لعنت فرما

رہے ہیں؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ لعنتی ابلیس ہے جس پر میں لعنت کر رہا ہوں۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان اگر وہ اس قابل ہی ہے تو اس پر آپ لعنت میں اضافہ فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ اس وقت اس نے کیا کیا ہے؟۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنی دُم دیر میں داخل کی اور سات انڈے دیئے اس میں سے سات بچے نکالے (اور ان سب کو اولاد آدم کے بہکانے پر مامور کر دیا)۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 60۔

۔ مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 100۔

﴿3﴾

بدری مجاہدین کا مرتبہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن علی رضی اللہ عنہ قال: لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یأتی مکة فقام عمر فقال: یا رسول اللہ خان اللہ و خان

رسولہ، ائذن لی فاضرب عنقه، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

”ألیس قد شہد بدرا؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ، قال عمر بلی

ولکنہ قد نکث و ظاہر اعدائک علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم: ”فلعل اللہ قد اطلع علی اهل بدر، فقال: اعملوا ما شئتم“ ففاضت

عینا عمر و قال: اللہ و رسولہ اعلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کرنے کا ارادہ کیا (تو حضرت حاطب ابن بلتعہ کے کفار کی طرف لکھے ہوئے خفیہ خط کا معاملہ ظاہر ہوا تو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ واقعی شریک ہوا ہے لیکن اس نے عہد توڑا اور آپ کے خلاف آپ کے دشمن کی مدد کی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہو کرو۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔ مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 397۔

۔ تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الممتحیۃ آیت نمبر 1۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الممتحیۃ آیت نمبر 1۔

﴿4﴾

قلب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن علی بن ابی طالب انه قال: هممت بتزويج فاطمة حينا، ولم

اجسر علی ان اذکره لرسول الله صلی الله علیه والہ وسلم وکان ذلک

یختلج فی صدري لیلًا ونهارًا، حتی دخلت یومًا علی رسول الله صلی

اللہ علیہ والہ وسلم فقال: یا علی، فقلت: لیک یا رسول اللہ، فقال: هل لك فی التزویج؟ فقلت اللہ ورسولہ اعلم فظننت انه يريد ان یزوجنی ببعض نساء قریش، وقلبی خائف من فوت فاطمة ففارقتہ علی هذا، فواللہ ما شعرت حتی اتانی رسول اللہ، فقال: اجب یا علی، واسرع، قال: فأسرعت المضي الیہ، فلما دخلت نظرت الیہ، فلما رأیتہ ما رأیتہ اشد فرحاً من ذلك الیوم وهو فی حجرة ام سلمة فلما ابصرنی تهلل وتبسم، حتی نظرت الی بیاض اسنانه لها بریق، قال: یا علی هلم فان اللہ قد کفانی ما همنی فیک من امر تزویجک .

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت حضرت فاطمہ الزہراء سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا اور یہ بات میرے دل میں دن رات حرکت کرتی رہتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو شادی کرنے کی فکر میں ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپ کسی قریشی عورت کے ساتھ میری شادی فرمادیں گے اور میرا دل حضرت فاطمہ کے ساتھ شادی نہ ہونے کے خوف میں مبتلا تھا۔ بہر حال میں نے اس بات پر اس سوچ کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم مجھے محسوس نہیں ہوا حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یا علی قبول کرو اور انتظامات میں جلدی کرو۔ میں نے بسرعت تمام انتظام مکمل کئے۔ جب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی

زیارت کی تو آپ کو اتنا خوش دیکھا کہ میں نے اس دن سے زیادہ آپ کو خوش نہیں دیکھا۔ آپ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو خوش آمدید کہا اور آپ مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کی سفیدی میں بجلی کی ایک چمک دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! آؤ تمہارا۔ ماتھ شادی کے معاملہ کا جو میں نے ارادہ کیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھے کفایت کر دی ہے۔

- دلائل الامامة (ط) صفحہ نمبر 85 -

- مدیۃ المعاجز (ابن سلیمان بحرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 32 -

﴿5﴾

قاتل علی المرتضیٰ کا شقی ہونا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لعلی رضی اللہ عنہ
تدری من اشقی الاولین؟ قلت: اللہ ورسوله اعلم قال عاقر الناقة فقال
اتدری من اشقی الاخرین؟ قلت: اللہ ورسوله اعلم قال قاتلک

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا تو جانتا ہے کہ پہلے لوگوں میں سے سب زیادہ بد بخت کون تھا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ پچھلے لوگوں میں سے سب زیادہ بد بخت کون ہوگا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی تمہارا قاتل سب سے زیادہ بد بخت ہوگا۔

فضائل الصلوة (احمد بن حنبل) حدیث نمبر 953۔

تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 551۔

کنز العمال حدیث نمبر 36429۔

﴿6﴾

مومن کی سمجھ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زید بن علی عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: ای الناس اکیس قال قلت: اللہ ورسوله اعلم، قال ان اکیس

الناس اکثرهم للموت ذکرا و احسنهم له استعدادا .

حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟ صحابہ کرام

نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد رکھیں اور اس کی اچھی تیاری کریں۔

بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث (یثربی) حدیث نمبر 1117۔

﴿7﴾

حضرت امام حسین کریمین کے اسماء کی تبدیلی کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن علی، عن علی قال: لما ولد الحسن سماه حمزة،

فلما ولد الحسين سماه بعمه، جعفر، قال: فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انى امرت ان اغير اسم هذين، فقلت: الله ورسوله اعلم، فسماهما حسنا و حسينا .

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حمزہ رکھا جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ان کے چچا جعفر کے نام پر رکھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بلوایا اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام بدل دوں۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھ دیئے۔

- مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159 -

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 308 -

- المختارۃ (ضیاء) حدیث نمبر 734 -

﴿8﴾

الشجرة الطيبة کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: هل تدرون ما الشجرة الطيبة؟ قال ابن عمر: فاردت ان اقول "هي النخلة" فمنعني مكان عمر، فقالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هي النخلة.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پاکیزہ درخت کیا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دل میں کہا کہ میں کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن اپنے ابا جان حضرت عمر فاروق کی موجودگی نے مجھے جواب دینے سے روک دیا۔ سب صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

- تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 25۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 25۔

(9)

باغیوں کا شرعی حکم

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بن ام عبد هل تعلم حكم الله فيمن بغى من هذه الامة. قال الله ورسوله اعلم قال فان حكم الله فيمن بغى من هذه الامة ان لا يقتل اسيرهم، ولا يجار على جريحهم، ولا يتبع مدبرهم ولا يقسم فيهم، هكذا حكم الله فيمن بغى من هذه الامة.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ام عبد یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود سے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اس امت جو بغاوت کرے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے عرض

کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت میں بغاوت کرنے والوں کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے، ان کے زخمیوں کو پناہ نہ دی جائے، ان کے بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے اور ان کے مال غنیمت کو تقسیم نہ کیا جائے۔ اس طرح فیصلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں جو اس امت میں بغاوت کریگا۔

۔ اتحاف الخیرۃ المھرۃ حدیث نمبر 3450۔

۔ مسند الروایانی حدیث نمبر 1426۔

﴿ 10 ﴾

فضل ایمان کس کا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن ام

عبد هل تدري من افضل المؤمنين ايمانا قال: الله ورسوله اعلم قال:

افضل المؤمنين ايمانا احسانهم اخلاقا الموطؤون اكنافا لا يبلغ عبد

حقيقة الايمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه وحتى يأمن جاره بوائقه

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کو ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ مومنوں

میں سے کس کا ایمان افضل ہے انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مومنوں میں سے ایمان

اس کا افضل ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور وہ لوگ سے خاش دلی سے ملتا ہے۔ کوئی بندہ

بھی ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند نہ کرے اور یہاں تک کہ اس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں رہے۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 38 صفحہ نمبر 300۔

۔ کنز العمال حدیث نمبر 8403۔

۔ جزء الحسن بن رشید العسکری حدیث نمبر 81۔

۔ اتحاف الخیرۃ المہرۃ (البوصری الکتابی) حدیث نمبر 5219۔

﴿11﴾

زیادہ قرآن پڑھنے والے جہنمی کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم: يظهر الاسلام حتى تخوض الخيل البحار، وحتى يختلف التجار

في البحر، ثم يظهر قوم يقرؤون القرآن يقولون: من اقرأ منا؟ من افقه منا؟

ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وهل في اولئك من خير؟

قالوا: الله ورسوله اعلم قال: اولئك هم وقود النار اولئك منكم، من

هذه الامة.

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام غالب آئے گا یہاں تک کہ گھڑ سوار

سمندروں میں گھسن جائیں گے یہاں تک تجارت سمندر میں بار بار جائیں گے۔ پھر ایک قوم

ظاہر ہوگی جو قرآن بہت زیادہ پڑھے گی یہ کہے گی ہم سے زیادہ قرآن پڑھنے والا کون ہے

؟، ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ والا کون ہے؟۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ان میں کوئی خیر ہوگی؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے اور وہ قوم تم مسلمانوں میں سے اسی امت میں سے ہی پیدا ہوگی۔

۔ مسند البز ار حدیث نمبر 283۔

۔ المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 221۔

۔ مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 442۔

۔ الزواجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 158۔

﴿12﴾

کو ابھی شان صحابہ بولتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عبد اللہ بن عمرو کنا مع رسول اللہ فی سفر فسمع غرابا یقول قاق قاق۔ فقال: تدرون ما یقول الغراب؟ قلنا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ قال: فانه یقول: فی الكتاب الاول مکتوب صدق ابو بکر الصديق وفي الكتاب الثانی صدق عمر وفي الكتاب الثالث صدق عثمان ذوالنورین وفي الكتاب الرابع صدق علی الهاشمی۔ قلنا: یا رسول اللہ غراب یتکلم؟ قال: خلوا عنه فانه یتکلم عن ربہ عزوجل۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک کوئے کی کانیں کانیں کی آواز سنی، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس

کوئے نے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی، دوسری کتاب میں لکھا ہوا ہے: عمر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی، تیسری کتاب میں لکھا ہوا ہے: عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین نے تصدیق کی، چوتھی کتاب میں لکھا ہوا ہے: علی الحاشمی رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کو ابھی کلام کرتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں چھوڑو۔ وہ اپنے رب عزوجل ہی کے حکم سے کلام کرتا ہے۔

- تزیۃ الشریعہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 405 -

(13)

جنت میں سب سے لمبا درخت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر، قال: ذكرت عند النبي صلى الله عليه وسلم طوبى، فقال: يا ابا بكر، هل بلغك ما طوبى؟ قال: الله ورسوله اعلم قال: طوبى شجرة في الجنة لا يعلم طولها الا الله، يسير الراكب تحت غصن من اغصانها سبعين خريفا، ورقها الحلل، يقع عليها الطير كامثال البُخت. قال ابو بكر، ان هناك لطيرا ناعما يا رسول الله؟ قال: انعم منه من يأكله منه، وانت منهم ان شاء الله.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ”طوبی“ کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر کیا تم

”طوبی“ کے بارے میں جانتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”طوبی“ جنت میں ایک درخت ہے جس کی اونچائی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک گھوڑ سوار اس کی ٹہنیوں کے نیچے ستر سال تک چلتا جائے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو اس کے پتے بہت چوڑے چوڑے ہیں ان پر بختی اونٹنی جیسے پرندے آکر بیٹھتے ہیں حضرت ابو بکر نے کہا: یہ پرندے تو بڑی بڑی نعمتوں والے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان سے زیادہ نعمتوں والے انہیں کھانے والے ہوں گے اور ان شاء اللہ تم بھی انہیں کھانے والوں میں سے ہو گے۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الواقعہ آیت نمبر 17۔

تفسیر الدر المنثور تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 27۔

(14)

سب سے پہلے جنت کون جائیں گے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال: هل تدرون اول من يدخل الجنة من خلق اللہ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: اول من يدخل الجنة من خلق اللہ الفقراء والمهاجرون، الذين تسند بهم الثغور، ويتقى بهم المكاره، ويموت احدهم وحاجته في صدره لا يستطيع لها قضاء، فيقول اللہ، عز وجل لمن يشاء من ملائكتہ اتوهم فحيوهم، فتقول الملائكة: نحن سكان سمائك وخيرتك من خلقك، افتأمرنا ان ناتي هؤلاء، فنسلم عليهم،

قال: انهم كانوا عبادا يعبدوني لا يشركون بي شيئا، وتسند بهم الثغور، و
يتقى بهم المكاره، ويموت احدهم و حاجته في صدره، لا يستطيع لها
قضاء، قال: فتأتيهم الملائكة عند ذلك، فيدخلون عليهم من كل
باب: سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا
ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں
سے سب سے پہلے کون جنت میں جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مخلوق
میں سب سے پہلے فقراء اور محتاجین جنت میں داخل ہو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے دنیا
کی لذتیں روک دی گئیں اور وہ اس کے باوجود خود کو گناہوں سے بچاتے رہے۔ ان میں
سے جب کوئی مرتا تو اس حال میں کہ اس کی خواہش اس کے دل میں ہوتی تو وہ اس وقت
بھی اپنی خواہش پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے
جنہیں چاہتا ہے انہیں ارشاد فرماتا ہے: ان کے پاس جاؤ انہیں سلام کہو۔ فرشتے عرض
کرتے ہیں: یا اللہ ہم تیرے آسمانوں پر رہنے والی اور تیری مخلوق میں سے بہترین ہیں کیا تو
ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انہیں سلام کریں؟ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں
میں سے جنہیں چاہتا ہے انہیں ارشاد فرماتا ہے: بے شک یہ میرے وہ بندے ہیں جن سے
دنیا کی لذتیں دور رہیں اور وہ اس کے باوجود بھی خود کو گناہوں سے بچاتے رہے۔ اور ان
میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوتی ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنے
کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اسی وقت ان کے
پاس آتے ہیں اور وہ ہر دروازے میں سے انہیں یہ کہتے ہوئے داخل ہوتے ہیں: سلام

عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار .

۔ مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 168۔

۔ مسند البزار جلد نمبر 6 صفحہ نمبر حدیث نمبر 427۔

۔ صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7414۔

﴿15﴾

سب سے پہلے جنت کون سا گروہ جائے گا
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن عمرو قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم:
: أتعلم أول زمرة تدخل الجنة من امتي؟ قلت: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال:
المهاجرون يأتون يوم القيامة إلى باب الجنة ويستفتحون فيقول لهم
الخزنة: أَوَقَدْ حوسبتم فيقولون: بآي شيء نحاسب و إنما كانت أسيا فنا
على عوائقنا في سبيل الله حتى متنا على ذلك قال: فيفتح لهم فيقولون
فيه أربعين عاما قبل أن يدخلها الناس .

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں سب سے پہلے کون سا گروہ داخل ہوگا؟
میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے
ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے مہاجرین جنت کے دروازے
پر آئیں گے اور وہ جنت کا دروازہ کھولنے کے لئے کہیں گے تو جنت کا خازن کہے گا: کیا
تمہارا حساب کتاب ہو گیا ہے؟ تو وہ کہیں گے: کس چیز کے ساتھ ہمارا حساب کیا جائے گا

جب کہ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر تھیں یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر گئے۔ چنانچہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ عام لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۔ المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 80۔

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ آل عمران آیت نمبر 154۔

۔ السلسلۃ الصحیحۃ (البانی) حدیث نمبر 853۔

۔ سنن کبیری (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 229۔

﴿16﴾

مومن اور مسلم کون ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عبداللہ بن عمرو بن العاص یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: أ تدرؤن من المسلم؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، قال: تدرؤن من المؤمن؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: من امنہ المؤمنون علی انفسہم واموالہم والمہاجر من ہجر السوء فاجتنبہ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے ہیں تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس سے مومن اپنی جانوں اور مالوں پر

امن پائیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے اور پھر اس سے بچتا رہے۔

مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 206۔

المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 18۔

﴿17﴾

دل درست جگہ ہو اور آنکھ روئے تو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن عمرو ، ان سلمة بن الازرق ، اخبره انه كان جالسا

مع ابن عمر ذات يوم بالسوق ، فمر بجنابة يكي عليها فعاب ذلك ابن

عمر وانتهرهم ، فقال له سلمة بن الازرق ، لا تقل ذلك يا ابا عبد

الرحمن ، فاشهد على ابي هريرة سمعته يقول وتوفيت امرأة من كنائن

مروان فشهدتها فامر مروان بالنساء اللاتي يبين ان يضربن ، فقال

ابو هريرة: دعهن يا ابا عبد الملك فانه مر النبي صلى الله عليه وسلم بجنابة

يكي عليها وانا معه ومعه عمر بن الخطاب فانتهر عمر اللاتي يبين ،

فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: دعهن يا ابن الخطاب ، فالنفس

مصابة ، والعين دامعة ، وان العهد حديث ، قال انت سمعته قال؟ قلت نعم

قال: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ .

محمد بن عمر سے روایت ہے کہ بے شک سلمہ بن ازرق رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی:

ایک مرتبہ وہ بازار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک

جنازہ گذرا جس پر زویا جا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان پر اعتراض کیا اور انہیں جھڑکا تو سلمہ بن ازرق نے کہا اے ابو عبدالرحمن ایسے نہ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کنائے مروان (بہو یا بھاوج) سے ایک عورت فوت ہو گئی تو میں (حضرت ابو ہریرہ) وہاں موجود تھا تو مروان نے حکم دیا کہ رونے والی عورتوں کو مارا جائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گذرا۔ میں اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے والیوں کو جھڑکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب انہیں چھوڑ دو۔ دل درست جگہ پر ہیں اور آنکھ بہہ رہی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: کیا یہ بات تم نے خود ان سے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 553۔

مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 110۔

(18)

میت پر گریہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان ابن عمر حين سأل سلمة بن الأزرق في الرخصة في البكاء على الميت فقال له ابن عمر: انت سمعت هذا من ابى هريرة قال: نعم قال وبأثره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: نعم قال: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. حضرت سلمہ بن ازرق نے میت پر رونے کی رخصت کے بارے میں پوچھا

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا یہ بات تم نے خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور کیا اس کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔ غریب الحدیث (ابوعبید القاسم) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 59۔

﴿19﴾

شب برات کی فضیلت کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت : قام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل يصلي فاطال السجود حتى ظننت انه قد قبض فلما رأيت ذلك قمت حتى حركت ابهامه فتحرك فرجعت فلما رفع راسه من السجود وفرغ من صلاته فقال: يا عائشة او يا حميراء أظننت ان النبي قد خاس بك قلت: لا والله يا نبي الله ولكني ظننت انك قبضت لطول سجودك فقال: أتدريين اي ليلة هذه قلت: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قال هذه ليلة النصف من شعبان ان الله عز وجل يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين ويؤخر اهل الحق كما هم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات نفل نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا

کہ میں نے گمان کیا کہ (خدا نخواستہ) آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں اٹھی اور آپ کے انگوٹھے مبارک کو ہلایا تو آپ نے حرکت فرمائی تو میں واپس پلٹی چنانچہ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ یا اے حمیراء کیا تم نے گمان کیا کہ اللہ کے نبی تم سے بے وفائی کریں گے؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم ایسا انہیں ہے لیکن میں نے یہ گمان کیا کہ (خدا نخواستہ) آپ کا وصال مبارک نہ ہو گیا ہو بوجہ آپ کے طولی سجدہ کے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی شب (شب برات) ہے نصف شعبان کی شب (شب برات) میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت فرمادیتا ہے اور رحمت مانگنے والوں پر رحمت فرماتا ہے۔ کینہ پروروں کو ڈھیل دیتا ہے۔

- شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 382۔

- الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 403۔

﴿20﴾

شب برات کا لطف

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال لها اي ليلة هذه؟ قالت: الله ورسوله اعلم قال هي ليلة النصف من

شعبان، قالت فقام وصلى، فحفف القيام فقرأ الحمد لله وسورة خفيفة،

وسجد الى شطر الليل ، وقام في الركعة الثانية فقرأ فيها نحو قرائته الاولى ، وكان في سجوده الى الفجر ، قالت عائشة : فكنت انتظره قائمة اراوح بين قدمي فلما طال على ظننت ان الله عز وجل قد قبض رسوله فدنوت منه حتى مسست اُخمص قدميه فتحرك فسمعتة يقول في سجوده ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمَعَاْفَاتِكَ مِنْ عِقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ، فقلت : يا رسول الله لقد سمعتك تقول في سجودك الليلة شيئاً ما سمعتك تذكره قط؟ قال : وعلمت ذلك؟ قلت : نعم ، قال : تعلميهن وعلميهن فان جبريل امرنى ان اكرهن في السجود .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: یہ کون سی رات ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی شب (شب برات) ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور نفل ادا کرنے شروع کئے آپ کا قیام ہلکا تھا اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور چھوٹی سورت تلاوت فرمائی اور رات کے ایک حصہ تک مسلسل سجدہ کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور اس میں بھی پہلی رکعت کی طرح مختصر قرأت کی اور فجر تک دوسرا سجدہ فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں مسلسل اپنے قدموں پر منتظر رہی۔ جب یہ انتظار مجھ پر گراں ہو گیا تو میں نے گمان کیا (خدا نخواستہ) آپ کا وصال مبارک ہی نہ ہو گیا۔ چنانچہ میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے قدم مبارک کا وہ حصہ جو زمین پر نہیں لگا ہوا

تھا اسے چھو اتو اس میں حرکت ہوئی تو میں نے آپ سے سجدہ کی حالت میں یہ دعا سنی:
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعَاْفَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
 وَاعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنِیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ
 جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے آپ کے سجدہ میں آپ
 سے وہ کلمات سنے ہیں جو میں نے اس سے پہلے کبھی آپ سے نہیں سنے۔ آپ نے فرمایا:
 کیا تم نے وہ کلمات سیکھ لئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
 دوسری عورتوں کو بھی وہ کلمات بتاؤ اور یاد کروادو۔ مجھے جبریل علیہ سلام نے کہا ہے کہ آپ
 ان کلمات کو سجدوں میں بار بار پڑھیں۔

۔ دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 226۔

(21)

سب سے بڑے بدکار کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صحابه:
 اتدرون اذنى الزنا عند الله؟ قالو: الله ورسوله اعلم قال: فان اذنى الزنا
 عند الله استحلال عرض امرئ مسلم. ثم قرأ: والذين يؤذون المؤمنين
 والمؤمنات بغير ما اكتسبوا (الاحزاب: 58)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب
 سے بڑا زنا کون سا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا زنا مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغِيرِ مَا اكْتَسَبُوا (الاحزاب: 58)

۔ مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 4689۔

۔ مجمع الزوائد (پیشی) حدیث نمبر 13132۔

﴿22﴾

یہودیوں کو مسلمانوں سے حسد کس بات کا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أتدرین علی ما حسدونا یعنی الیہود قالت قلت: اللہ ورسولہ اعلم قال فانہم حسدونا علی القبلة الی ہدینا لہا وضلوا عنہا وعلی الجمعة الی ہدینا الیہا وضلوا عنہا وعلی قولنا خلف الامام امین۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتی ہے کہ یہود ہم پر سب سے زیادہ کس چیز پر حسد کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ پر ہم سے حسد کرتے ہیں جس کے لئے ہم نے ہدایت پائی اور یہ بہک گئے ہیں، اور جمعہ پر بھی یہ ہم سے حسد کرتے ہیں کہ جس کی طرف ہم نے ہدایت پائی اور یہ گمراہ ہو گئے ہیں اور یہ امام کے پیچھے ہمارے آئین کہنے پر بھی حسد کرتے ہیں۔

فضائل الاوقات (نبہتی) صفحہ نمبر 460۔

سنن کبریٰ (نبہتی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 56۔

شعب الایمان (نبہتی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 89۔

﴿23﴾

سایہ عرش کے نیچے جانے والے اول کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتدرون من

السابقون الى ظل الله عز وجل يوم القيامة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال

الذين اذا اعطوا الحق قبلوه واذا سئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم

لانفسهم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے

سائے میں سبقت لے جانے والے کون ہوں گے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب انہیں حق دیا جائے تو قبول کر لیں اور جب ان سے مانگا

جائے تو وہ اسے خرچ کریں اور لوگوں کے لئے بھی ایسے ہی فیصلہ کریں جیسا اپنی جانوں

کے لئے فیصلہ کریں۔

مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 69۔

کتاب الزہد احمد بن حنبل صفحہ نمبر 2367۔

شعب الایمان (نبہتی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 504۔

﴿24﴾

مشکل ترین معاملات کا فیصلہ کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة ، قالت دخلت على ام مسطح على عظم او شوكة ،
فقلت : تعس مسطح ، قلت بئس ما قلت رجل من اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم ، فقالت أشهد انك من الغافلات المؤمنات ،
أتدريين ما قد طار عليك ، فقلت : لا والله ، قالت : متى عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم بك ؟ قلت رسول الله بفعل في ازواجه ما احب ،
يبدأ بمن احب منهن و يأتي من احب قالت : فانه طبق عليك كذا وكذا
، فخررت مغشية على ، فبلغ ام رومان امي ، فلما بلغها الامر اتتني ،
فحملتني ، فذهبت الى بيتها ، فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
عائشة قد بلغها الامر ، فجاء اليها ، فدخل عليها ، وجلس عندها ، وقال : يا
عائشة ، ان الله قد وسع التوبة ، نحن كذلك اذ جاء ابو بكر ، فدخل
على ، فقال : يا رسول الله ، ما تنتظر بهذه التي خانتك وفضحتني ؟
قالت : فازددت شرا الى شر ، قالت : فارسل الى علي فقال : يا علي ، ما
تري في عائشة قال : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال : لتخبرني ما تري في عائشة
قال : قد وسع الله النساء ولكن ارسل الى بريرة خادمتها فسلها ، فعسى ان
تكون قد اطلعت على شيء من امرها . فارسل الى بريرة ، فجاءت فقال
لها : أ تشهدين اني رسول الله ؟ قالت : نعم قال : فان سألتك عن شيء

فلا تكتمنی قالت: یا رسول اللہ، ما من شیء تسألنی عنه الا اخبرتك به، ولا اکتمک ان شاء اللہ شیئا. قال: فقد كنت عند عائشة، فهل رأيت منها شیئا ما تکرهينه؟ قالت: لا والذي بعث بالنبوة، ما رأيت منها منذ كنت عندها الا خلة قال: وما هي؟ قالت: عجنت عجينا لی، فقلت لعائشة: احفظی هذا العجينة حتى اقتبس نارا، فاخبز، فقامت تصلي، فغفلت عن الخمير، فجاءت الشاة فاكلتها فارسل الى اسامة، فقال: یا اسامة، ما ترى فی عائشة؟ قال اللہ رسولہ اعلم قال لتخبرنی بما ترى فيها قال: فانی اری ان تمسک فینها حتی يحدث اللہ الیک فیها. قالت فما كان الا یسیرا حتی نزل الوحي، فلم یزل یری فی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السرور، وجاء عذرها من السماء یعنی من اللہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشری یا عائشة، ثم ابشری یا عائشة، قد انبأنی اللہ بعذرک.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں قضائے حاجت کی غرض سے ام مسطح کو ساتھ لے کر گئی۔ راستے میں پڑی ہوئی ہڈی یا کانٹے کی بناء پر گر گئی ام مسطح نے کہا: مسطح ہلاک ہو۔ میں نے کہا: تم نے بہت برا کہا وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں ام مسطح نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ غافل مومنات میں سے ہیں۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ اس نے آپ کے بارے میں کیا باتیں اڑائی ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آپ کے ساتھ کب وقت گزرتا ہے؟ میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواج

میں سے جسے چاہتے ہیں اس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں جس سے چاہتے ہیں اس سے ابتداء فرماتے ہیں اور جس کے پاس پسند کرتے ہیں اس کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ پر ایسا ایسا الزام لگا دیا گیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ سن کر مجھ پر بے ہوش طاری ہو گئی۔ یہ بات میری امی ام رومان کو پہنچی جب یہ سارا معاملہ ان پر واضح ہوا تو وہ میرے پاس آئیں اور مجھے اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر لے گئیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ عائشہ کو سارے معاملہ کی خبر ہو گئی ہے۔ تو وہ آپ کی طرف آئے اور ان کے پاس داخل ہوئے اور آ کر بیٹھ گئے۔ اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تو بہ میں وسعت رکھی ہے۔ ابھی ہم اسی گفتگو میں تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس آ گئے اور کہا: یا رسول اللہ آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں اس کے بارے میں جس نے آپ کے ساتھ خیانت کی اور مجھے رسوا کیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرا ذہنی کرب بڑھتا جا رہا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی کو بلوا بھیجا۔ ان سے کہا اے علی عائشہ کے بارے میں کیا تیری کیا رائے ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو تو عائشہ کے بارے میں رائے رکھتا ہے وہ مجھے بتادو۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو عورتوں کے معاملہ میں وسعت دی ہے۔ البتہ آپ بریرہ کو بلوائیں جو ان کی لونڈی ہے آپ اس سے پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو ان کے کسی بھی معاملہ پر کوئی اطلاع دیں۔ آپ نے کسی کو بریرہ کی طرف بھیجا۔ چنانچہ جب وہ آئیں تو آپ نے اس سے کہا: کیا تو گواہی دیتی ہے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے کچھ پوچھوں تو مجھ سے کچھ چھپاؤ گی تو نہیں؟۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ جو کچھ بھی پوچھیں گے اس کی آپ

کو خبر دوں گی اور میں سے آپ سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گی ان شاء اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب سے تو عائشہ کے پاس ہے تو کیا تو نے کوئی ایسی چیز دیکھی تھی جو تجھے ناپسندیدہ ہو؟۔ اس نے عرض کیا: نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ بھیجا میں جب سے ان کے پاس ہوں میں نے ان میں کوئی بھی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی سوائے ایک معمولی بات۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا: انہوں نے عرض کیا: کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے لئے آٹا گوندھا اور انہیں اس کا خیال رکھنے کے لئے کہا کہ میں آگ بھڑکالوں کہ روٹیاں پکاؤں۔ تو یہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئیں اور آٹے سے غفلت ہو گئی بکری آئی اور آٹا کھا گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت اسامہ کو بلوا بھیجا اور حضرت اسامہ سے فرمایا: عائشہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو تیری عائشہ کے بارے میں رائے ہے وہ مجھے بتادو۔ انہوں نے کہا کہ بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس معاملہ میں رکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ آپ پر وحی نازل فرمادے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ وحی نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتھا اٹھا کیوں کہ آسمان سے حضرت عائشہ کے بارے میں پاکیزگی نازل ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہیں مبارک ہو تمہیں پھر مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے بارے میں پاکیزگی کی آیات عطا فرمادی ہیں۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 117۔

۔ تاریخ مدینہ (ابن حبیب) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 323۔

۔ مجمع الزوائد (بیہقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 368۔

﴿25﴾

سب سے بہترین جگہ کون سی؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: اى البقاع خير؟ قلت: قلت: الله ورسوله اعلم، قالت: قلت يا رسول الله، كأنك تريد بين الركن، والمقام؟ قال صلى الله عليه وسلم: صدقت ان خير البقاع و اطهرها وازكاها واقربها من الله تعالى ما بين الركن، والمقام. وان فى ما بين الركن والمقام روضة من رياض الجنة فمن صلى اربع ركعات نودى من بطنان العرش ايها العبد غفر لك ما قد سلف فاستأنف العمل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: زمین کا کون سا ٹکڑا بہترین ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن شاید آپ کی مراد رکن یمانی اور مقام ابراہیم کا درمیانی حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا یہ زمین کے ٹکڑوں میں سے بہترین پاکیزہ، مزی اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب وہ جگہ ہے جو رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے اور وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جو کوئی اس میں چار رکعات پڑھے گا عرش کے دامن سے آواز دی جائے گی: اے بندے تیرے گناہ معاف ہو گئے نئے سرے سے عمل شروع کر۔ اخبار مکہ (فاکھی) حدیث نمبر 1032۔

۔ شرف المصطفیٰ (عبدالملک الخرقوشی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 238۔

۔ شفاء الغرام باخبار بلد الحرام (الفاسی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

(26)

صدیوں قبل کے حالات

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: تدريين من قضاة؟ قلت الله ورسوله اعلم قال: هو قضاة بن معد وهو بكره و به كان يكنى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تو جانتی ہے کہ قضاہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قضاہ بن معد ہے اور وہ اس کا پہلو ٹھا بیٹا تھا اسی کی وجہ سے اس نے یہ کنیت رکھی تھی۔

-المجمع لابن الاعرابی حدیث نمبر 741-

-لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 71- (حرف سین)

(27)

مشکل مسائل کی تفہیم کروانا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضي الله عنها: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يوم لا صحابه: أتدرون ما مثل احدكم ومثل اهله وماله وعمله؟ فقالوا: الله ورسوله اعلم. فقال: انما مثل احدكم ومثل ماله واهله وولده، وعمله كم مثل رجل له ثلاثة اخوة، فلما حضرته الوفاة دعا بعض اخوته

فقال: انه قد نزل من الامر ما ترى، فما لي عندك، وما لي لديك؟
فقال: لك عندى ان امرضك. ولا ازايلك. وان اقوم بشأنك، فاذا
مت غسلتك وكفنتك، وحملتك مع الحاملين، احملك طورا،
واميط عنك طورا، فاذا رجعت اثبت عليك بخير عند من يسألنى
عنك، هذا اخوه الذى هو اهل، فما ترونه؟ قالوا: لا نسمع طائلا يا
رسول الله، ثم يقول للاخ الاخر: اترى ما نزل بى؟ فما لي لديك، وما
لي عندك؟ فيقول: ليس عندى غناء الا وانت فى الاحياء، فاذا مت
ذهب بك مذهب وذهب بى مذهب، هذا اخوه الذى هو ماله، كيف
ترونه؟ قالوا: ما نسمع طائلا يا رسول الله، ثم يقول لاخته الاخر: اترى
ما قد نزل بى، وما رد على اهلى، ومالى؟ فما لي عندك، وما لي لديك
؟. فيقول: انا صاحبك فى لحدك، وانيسك فى وحشتك، واقعد
اليوم الوزن فى ميزانك، فاثقل ميزانك، هذا اخوه الذى هو عمله،
فكيف ترونه؟ قالوا خيرا، وخير صاحب يا رسول الله. قال فان الامر
هكذا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم میں سے کسی ایک کے
ساتھ اس کے گھر، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری
مثال اس شخص جیسی ہے جیسے ایک شخص ہے اور اس کے تین بھائی ہیں جب اس کی وفات کا

وقت آیا تو اس نے اپنے ایک بھائی کو بلایا اور اسے کہا: جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے میری موت کا وقت قریب ہے تو تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: میں تیری تیمارداری کرتا رہوں گا۔ اور تیرے پاس رہوں گا اور تیرے معاملہ میں مستعد رہوں گا۔ جب تو فوت ہو جائے گا تو میں تجھے غسل دوں گا۔ تجھے کفن دوں گا میت اٹھانے والوں کے ہمراہ تیری میت اٹھاؤں گا۔ تیرا بوجھ اٹھاؤں گا اور تجھ سے بوجھ دور کروں گا۔ جب واپس لوٹوں گا تو جو بھی مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے گا اس کے سامنے تیری اچھی تعریف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ بھائی ہے جو گھر والا ہے۔ کیا تم نے ایسا ہی دیکھا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس سے اچھی وضاحت ہم نے کسی سے بھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا: اس نے پھر دوسرے بھائی سے کہا: کیا تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا وقت آنے والا ہے۔ تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: مجھے صرف اتنی ہی تیری پرواہ ہے کہ تو زندہ رہے جب تو مر جائے تو تجھے لے جانے والے تجھے اپنے ساتھ لے جائیں اور مجھے لے جانے والے مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کا مال ہے: کیا تم نے ایسا ہی دیکھا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس سے اچھی وضاحت ہم نے کسی سے بھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا: اس نے پھر اپنے تیسرے بھائی سے کہا: کیا تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا وقت آنے والا ہے، اور کیا کہا مجھ سے میرے گھر والوں اور میرے مال نے؟۔ تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: میں تیری قبر میں تیرا ساتھی ہوں گا تیری تنہائی میں تیرا غمگسار ہوں گا۔ اور تیرے اعمال کے وزن کئے جانے والے دن تیرے میزان میں بیٹھ جاؤں گا اور تیرا میزان بھاری کر دوں گا۔ یہ اس کا وہ بھائی ہے جو اس کا عمل ہے۔ تم اس کے بارے میں کیا خیال کرتے

ہو؟۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ یہ بہترین بھائی ہے اور بہترین ساتھی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک معاملہ واقعی اسی طرح ہی ہے۔

۔ امثال الحدیث (ابن الخلد الراہر مزی) حدیث نمبر 76۔

۔ کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 42981۔

۔ اعلام الموقعین (ابن القیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 238۔

﴿28﴾

تفرقہ باز کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا من هم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال هم اصحاب الاهواء واصحاب البدع واصحاب الضلال من هذه الامة يا عائشة ان لكل ذنب توبة ما خلا اصحاب الاهواء والبدع ليس لهم توبة انا منهم برىء وهم منى براءء۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا وہ کن کے پیروکار ہیں؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس امت میں خواہشات، بدعات، اور گمراہی والے لوگ ہیں۔ اے عائشہ ہر گناہ گار کے لئے توبہ ہے سوائے خواہشات نفس کے غلاموں اور بدعتیوں کے۔ ان کی کوئی توبہ نہیں میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے

بری ہیں۔

کتاب الاعتصام (شاطبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 86۔

الموافقات (شاطبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 154۔

﴿29﴾

آسمان وزمین کا فاصلہ کتنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن العباس بن عبدالمطلب قال: كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبطحاء، فمرت سحابة فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم: أ تدرّون ما هذا؟ قال: قلنا: سحاب، قال: والمزن. قلنا: والمزن. قال: والعنان قال فسكتنا. قال: هل تدرّون كم بين السماء والارض قلنا: الله ورسوله اعلم. قال: بينهما خمس مائة عام سنة و بين كل سماء الى سماء خمس مائة سنة و كلف كل سماء مسيرة خمس مائة سنة و فوق السماء السابعة بحر بين اسفله واعلاه كما بين السماء والارض، ثم فوق ذلك ثمانية اوعال، بين ركبهن واطلافهن كما بين السماء والارض، ثم فوق ذلك العرش بين اسفله واعلاه كما بين السماء والارض والله تبارك و تعالیٰ فوق ذلك ليس يخفى على من اعمال بنی آدم شیء

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم پتھریلی زمین میں حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک بادل کا ٹکڑا گذرا آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو کیا نام دیتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ”سحاب“

آپ نے فرمایا: ”مزن“ بھی کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ”مزن“ بھی کہتے ہیں۔
 آپ نے فرمایا: ”عنان“ بھی کہتے ہو؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بات پر ہم
 خاموش ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا
 فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب
 سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔
 اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ اور ہر آسمان کی
 کثافت بھی پانچ سو سال ہے۔ اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس سمندر کے
 نچلے حصے اور اوپر والے حصے کے درمیانی حصہ کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور
 زمین کا ہے۔؟ پھر اس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکریں ہیں ان کے کھروں اور سرینوں کے
 درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے پھر ان سے اوپر عرش ہے،
 اس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کا ہے اور اس سے اوپر اللہ
 تعالیٰ کی ذات جلوہ افروز ہے ابن آدم کے اعمال میں سے اللہ تعالیٰ پر کوئی بھی چیز مخفی نہیں ہے
 - مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 206 -

- مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 6713 -

- تفسیر بغوی تحت سورۃ الواقعہ آیت نمبر 12 تا 17 - جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 210 -

﴿30﴾

جنان کیا ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال: هل تدرون

ما الجنة؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قال: هما بستانان في ريع الجنة كل واحد منهما مسير خمس مائة عام، في وسط كل بستان دار في دار من نور على نور، ليس منهما بستان الا يهتز بنعمة و خضرة قرازها ثابت وفرعها ثابت وشجرها ثابت.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ جنتان (دو جنتیں) سے مراد کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دو باغ ہیں جو جنت کے اندر ہیں ان میں ہر ایک پانچ سو سال کی مقدار چلنے کے برابر ہے ہر باغ کے درمیان ایک محل ہے اور اس میں نور ہی نور ہے۔ ان دونوں باغوں میں سے ہر ایک باغ نعمتوں اور سرسبزی سے معمور ہے، اور یہ دائمی طور پر ہیں اور ان کی شاخیں مضبوط اور اس کے درخت پربہار ہیں۔

تفسیر مقاتل تحت سورة الرحمن آیت نمبر 46۔

الهدية الى بلوغ النحلة (مکی بن ابی طالب القیر دانی) تحت سورة الرحمن آیت نمبر 46۔

﴿31﴾

مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضي الله عنه. قال: نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر ذات يوم وتبسم فقال: يا ابن الخطاب أتدري لم تبسم اليك؟ قال: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال ان الله تعالى نظر اليك

بالشفقة والرحمة ليلة عرفة ، وجعلك مفتاح الاسلام .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت عمر کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے پس آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے عرفة کی شب تمہاری طرف شفقت و رحمت کے ساتھ دیکھا اور تجھے اسلام کی کنجی قرار دے دیا۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 44 صفحہ نمبر 117۔

۔ الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 308۔

۔ سمط النجوم العوالی (الضامی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 496۔

﴿32﴾

مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں دوسری روایت

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة ونظر الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فتبسم ، فقال: يا عمر ، هل تدري لم تبسمت اليك؟ قال: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قال: ان ربك عز وجل باهى باصحابي عشية عرفة، وباهى بك خاصة .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب عرفة حضرت عمر کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے پس آپ نے ارشاد

فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عرفہ کی شام میرے تمام صحابہ کرام پر مسرت فرما رہا ہے۔ خاص طور پر تمہارے ساتھ خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔

۔ اربعون حدیثاً عن اربعین (احمد بن مقرب الکرنی) صفحہ نمبر 44۔

۔ محض الصواب فی فضائل عمر ابن الخطاب (ابن المبرس الصالحی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 989۔

﴿33﴾

مقام علی رضی اللہ عنہ کیا ہے؟ (ایک نفیس روایت)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما : صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العصر ، فقام في الركعة الاولى ، حتى ظننا انه لا يرفع راسه ، فرفع راسه ، ورفعنا بعده ، فلما قضيت الصلاة ، انفتل من محرابه صلى الله عليه وسلم وقال : اين اخي وابن عمي علي ابن ابي طالب ؟ فاجابه علي رضي الله عنه من آخر الصفوف ، وهو يقول ليك ليك يا رسول الله ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ادن مني يا ابا الحسن فدنا منه ، فلم يزل يدينه حتى جلس بين يديه ، فقال : يا ابا الحسن ، اما سمعت ما انزل الله علي في فضل الصف الاول ، والتكبير الاول ؟ فقال : بلى يا رسول الله ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم : فما الذي ابطأك عن الصف الاول والتكبير الاول ، فهل

شغلك حب الحسن والحسين عن ذلك؟ فقال له على رضى الله عنه: وهل يشغلنى حبهما عن حب الله تعالى؟ قال له فما الذى شغلك عن ذلك يا على قال: يا رسول الله، اذن بلال وانا فى المسجد، فركعت ركعتين، واقام بلال الصلاة فكبرت معك التكبيرة الاولى، فوبسوسنى شئ من امر الوضوء، فخرجت من المسجد الى منول فاطمة رضى الله عنها فناديت، يا حسن، يا حسين، فلم يجيبني احد، فبينما انا كالمرأة الشكلى، او كالحبة فى المقل، وانا اطلب ماء لوضوئى، اذ هتف بى هاتف عن يمينى، فاذا انا بقدح من الذهب الاحمر، وعليه منديل اخضر، فكشفت المنديل، فاذا هو ماء اشد بياضا من اللبن، واحلى من الشهد، والين من الزبد، فتطهرت للصلاة، تمندلت بالمنديل، ورددته على القدح، والتفت فلم اراه، ولم ار من وضعه ولا من رفعه فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: بخ بخ، هل تعلم من اتاك بالمنديل والقدح يا ابا الحسن؟ قال: الله ورسوله اعلم، قال: اتاك بالقدح جبريل عليه السلام، والماء من حظيرة القدس، والذى متدلك بالمنديل ميكائيل عليه السلام، والذى امسك يدي على ركبتى حتى ادركت الركعة الاولى اسرافيل عليه السلام. يا ابا الحسن من احبك، احبه الله، ومن ابغضك ابغضه الله.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز ادا فرمائی آپ نے پہلی رکعت میں اتنی طوالت

اختیار فرمائی کہ ہم نے (رکوع کی حالت میں) گمان کیا کہ اب آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ کے بعد ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ نے نماز مکمل کی تو اپنے جائے نماز سے پھرے۔ پھر ارشاد فرمایا: میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟۔ پچھلی صفوں میں سے لبیک لبیک یا رسول اللہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن میرے قریب آؤ۔ چنانچہ وہ قریب آتے گئے یہاں تک کہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پہلی صفوں اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں اتارا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں کس چیز نے پہلی صف اور تکبیر اولیٰ میں شرکت سے روکا؟۔ کیا تمہیں حسن اور حسین کی محبت نے روکا؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واقعی ان دونوں کی محبت مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت سے مصروف رکھ سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی پھر کس چیز نے تجھے مصروف رکھا؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بلال نے اذان دی اور میں اس وقت مسجد میں تھا میں نے دو رکعت ادا کیں اور بلال نے نماز کی اقامت کہی اور میں آپ کے ساتھ پہلی تکبیر میں شامل ہو گیا تھا۔ پھر مجھے کسی چیز کا اپنے وضوء کے بارے میں وسوسہ ہو گیا۔ چنانچہ میں مسجد سے نکلا اور حضرت فاطمہ کی چرخہ کا تنے والی جگہ کی طرف گیا۔ میں نے آواز دی یا حسن یا حسین۔ کسی نے جواب نہ دیا تو اس وقت (نماز نکلنے کے خوف سے) حاملہ عورت کی طرح لاچار یا جیسے دانہ خوشے کے جیسا ہو گیا۔ میں اپنے وضوء کے لئے پانی طلب کر رہا تھا، جب میرے دائیں طرف سے غیبی آواز آئی تو سرخ سونے کا ایک پیالہ ظاہر ہوا اور اس پر سبز تولیہ تھا۔ میں نے تولیہ اتارا تو نیچے دودھ سے زیادہ سفید پانی تھا جو شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم نرم تھا۔ میں نے نماز کے لئے وضوء کیا تولیہ استعمال کر کے واپس

پیالہ پر رکھ دیا میں نے لانے والے کی طرف توجہ کی لیکن میں اسے نہ دیکھ سکا اور نہ ہی یہ دیکھا کہ کس نے رکھا اور نہ ہی یہ دیکھا کہ کس نے اٹھایا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: واہ واہ اے ابوالحسن کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس تولیہ اور پیالہ لانے والا کون تھا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس پیالہ جبریل علیہ سلام لے کر آئے اور پانی جنت سے آیا تھا اور جس نے تجھے صاف کرنے کے لئے تولیہ دیا وہ میکائیل تھے اور جس نے میرے ہاتھ میرے گھٹنے پر روک رکھے وہ اسرافیل تھا یہاں تک کہ تو پہلی رکعت میں شامل ہو گیا۔ اے ابوالحسن جو تجھ سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو تجھ سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرے گا۔

۔ بحوالہ موع (ابن جوزی) صفحہ نمبر 116۔

﴿34﴾

مقابلہ علی رضی اللہ عنہ شیطان سے، فاتح کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال بينا نحن بفناء الكعبة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا اذ خرج علينا مما يلي الركن اليماني شئ عظيم كاعظم ما يكون من الفيلة قال فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعنت او قال خزيت شك اسحاق قال فقال علي بن ابي طالب ما هذا يا رسول الله؟ قال او ما تعرفه يا علي؟ قال: الله ورسوله اعلم قال: هذا ابليس فوثب اليه فقبض علي ناصيته وجذبه فزاله عن موضعه وقال

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلہ؟ . او ما علمت انه قد اُجِّل الی الوقت المعلوم قال فترکہ من یدہ فوقف ناحیة ثم قال مالی ولک یا ابن ابی طالب واللہ ما ابغضک احد الا قد شارکت اباه فیہ . اقرأ ما قالہ اللہ تعالیٰ ” وشارکھم فی الاموال والاولاد“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اچانک رکن یمانی کی طرف سے ہاتھی جتنے بڑے وجود کی کوئی چیز نکلی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف تھوکا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر لعنت ہو یا فرمایا کہ تو ذلیل ہو (ان الفاظ میں راوی اسحاق کو شک ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی کیا تو اس کو جانتا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ابلیس ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف جھپٹا مارا اور اس کی پیشانی کو پکڑ لیا اور اس کو اس کی جگہ سے اکھاڑنے لگے اور کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں اسے قتل کر دوں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اسے وقت مقررہ تک مہلت دی گئی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اسے چھوڑ دیا اور وہ ایک کونے میں کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: اے علی مجھے اور تجھے کیا اے ابن ابی طالب اللہ کی قسم تیرے ساتھ کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہی جس کی پیدائش میں اس کے باپ کے ساتھ کوئی اور شریک ہوا ہو (حرامی بچہ)۔ ابن عباس نے فرمایا: اگر تو چاہے تو قرآن پاک کی آیت پڑھ لے: شیطان ان لوگوں کے ساتھ ان کے مالوں اور ان کی اولادوں میں شریک ہوتا ہے۔

- تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 56۔

- تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 289۔

- مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 372۔

﴿35﴾

بارشوں کی کثرت کیوں تبرکات صلحاء کا مرتبہ کیا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه تميم الداري فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اين قدمت؟ قال: من الشام فقال تميم يا رسول الله، لم ار بالشام مدينة احسن من انطاكية ولا اطيب الا انها كثيرة الامطار، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتدرون ما السبب في ذلك؟ قالوا: اللهم ورسوله اعلم، قال: فيها جبل وفي ذلك الجبل غار وفي ذلك الغار عصاة موسى صلى الله عليه وسلم من الواحه، ومائدة سليمان، ومحبرة ادریس، ومنطقة شعيب، وبردا نوح، ولا تطلع سحابة شرقية ولا غربية ولا قبلية ولا جربية الا حط من بركتها عليها وعلى ذلك الغار قبل ان تمطر في الدنيا، ولا تقوم الساعة ولا تذهب الليالي والايام حتى يخرج رجل من اهل بيتي ومن عترتي يوافق اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي فيستخرج جميع ما في ذلك الغار، يملأ الارض عدلا كما ملئت جورا وظلما.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ کے پاس تمیم الداری آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کہاں سے آیا ہے؟۔ اس نے کہا: شام سے۔ پھر عرض کیا: اٹھا کنبہ سے بڑھ خوبصورت شہر شام میں کوئی بھی نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ وہاں بارشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ان بارشوں کا سبب کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں ایک پہاڑ ہے اور اس میں ایک غار ہے اس غار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے اور تورات کی کچھ تختیاں ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کا دسترخوان بھی موجود ہے، حضرت ادریس علیہ السلام کی دوات ہے، حضرت شعیب علیہ السلام کا کمر باندھنے کا پٹکا، حضرت نوح علیہ السلام کی چادر ہے۔ نہ تو بادل وہاں پر مشرق سے آتے ہیں اور نہ ہی مغرب سے نہ ہی سامنے سے اور نہ ہی جزیہ سے بلکہ یہ ان تبرکات کی برکت سے ہے اور یہ بادل دنیا پر بارش برسانے سے قبل اس غار پر بارش برساتے ہیں۔ قیامت قائم نہ ہوگی اور نہ ہی دن اور رات جائیں گے یہاں تک کہ ایک شخص میری اہلبیت میں سے، میری عمرت میں سے نکلے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے موافق ہوگا۔ جو کچھ اس غار میں ہے وہ تمام چیزیں اس غار میں سے نکالے گا اور وہ زمین کو عدل سے اس طرح معمور کر دے گا جیسے اس وقت یہ زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی ہوگی۔

بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم عقیلی) جزء نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۱۔

﴿36﴾

منکر و رود کا انجام

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ارتقی علی المنبر

فامّن ثلاث مرات، ثم قال: تدرون لم امنت؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال جاءني جبريل عليه السلام، فاخبرني: انه من ذكرت عنده فلم يصل عليك دخل النار.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر چڑھے تو تین مرتبہ آمین کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے آمین کیوں کہا؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ بے شک جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 83۔

- فضائل رمضان (ابن شاہین) حدیث نمبر 1۔

- الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 330۔

﴿37﴾

ستارہ ٹوٹنے کا سبب

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضي الله عنهما عن رجل من الانصار انهم بيناهم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رمى بنجم فاستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم: ماذا كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمى مثل هذا قالوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كنا نقول ولد الليلة

رجل عظیم و مات رجل عظیم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك وتعالى اسمه اذا قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ المسيح اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يحملون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال ربكم فيخبرونهم ماذا قال فيستخبر بعض اهل السماوات بعضها حتى يبلغ الخبر هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون فلما جائوا به على وجهه فهو حق ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری صحابی سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو ستارہ ٹوٹا جس سے روشنی نکلی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب اس طرح ستارہ ٹوٹتا تو زمانہ جاہلیت میں تم کیا کہتے تھے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں لیکن ہم کہتے تھے کہ آج کوئی بہت ہی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور کوئی بہت بڑا آدمی مر گیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نہ تو کسی کی موت کے ساتھ مازا جاتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے ساتھ لیکن ہمارا رب جس کا نام برکت والا، بلندی والا ہے جب کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو حاملین عرش فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں پھر جو ان کے قریب آسمان کے فرشتے ہیں وہ سبحان اللہ کہتے ہیں حتیٰ کہ ان کی تسبیح آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے۔ پھر حاملین عرش کے قریب والے فرشتے حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فیصلہ فرمایا ہے وہ انہیں خبر دیتے ہیں کہ کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

آسمانوں والے بعض آسمانوں والوں کو خبر دیتے ہیں اور یوں آسمان دنیا والے بعض فرشتوں کو بھی خبر پہنچتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرمایا۔ پھر جن اس سنی ہوئی بات کو لے اڑتے ہیں اور اسے کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔ پس اگر وہ اسی طرح خبر دیں تو وہ ٹھیک ہوتی ہے لیکن وہ اس میں اپنی مرضی سے کچھ اور ملا دیتے ہیں اور زیادہ کر دیتے ہیں۔ صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھاتہ۔

۔ مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 7182۔

۔ معرفۃ الصحابہ (ابو نعیم) حدیث نمبر 7144۔

﴿ 38 ﴾

ایمان کی مضبوطی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم . انه قال لا بی ذر ، یا ابا ذر ای عری الايمان اوثق؟ قال اللہ ورسولہ اعلم . قال الموالاة فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے ارشاد فرمایا ہے: کون سا ایمان مضبوط ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے دوستی کرنا اس کی رضا کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اسی کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی۔

۔ شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 70۔

۔ کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 1395۔

﴿39﴾

اعمال کی مضبوطی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بى ذر:

”ای العمل اوثق؟ قال: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قال: الموالاتة في الله،

والمعاداة في الله عز وجل، والحب في الله وعز وجل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے ارشاد فرمایا ہے: کون سا عمل مضبوط ہے؟۔ انہوں نے عرض

کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے کسی سے پیار کرنا اور اس کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی

اور اس کی رضا کے لئے کسی سے محبت کرنا۔

- ترتیب الامالی الخمیسۃ للشجرى (یحی الشجرى الجرجانی) حدیث نمبر 2059۔

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 215۔

- مرقاۃ (ملا علی قاری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 107۔

﴿40﴾

قیامت کا زلزلہ کیسا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: تلا رسول الله صلى الله عليه

وسلم هذه الآية واصحابه عنده يا ايها النبي اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة

شیء عظیم فقال: (هل تدرون ای یوم ذاک؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال: ذاک یوم یقول اللہ: یا آدم۔ قم فابعث بعث النار فیقول: یارب من کل کم؟ فیقول: من کل الف تسع مائة و تسعة و تسعين و واحدا الى الجنة۔ فشق ذلک علی القوم و وقعت علیهم الکآبة و الحزن۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انی لارجو ان تكونوا شطراهل الجنة، ففرحوا ثم قال اعلموا و ابشروا، فانکم بین خلیقتین لم تكونا مع احدا الا کثرتاه یا جوج و مأجوج و انما انتم فی الناس او قال فی الامم کالشامة فی جنب العبیر او کالرقمة فی ذراع الدابة، و انما امتی جزء من الف جزء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم [الحج - 1] الی قوله ولكن عذاب الله شديد [الحج: 2] تو آپ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ سلام سے ارشاد فرمائے گا: جہنم کے لئے فوج تیار کرو۔ حضرت آدم علیہ سلام عرض کریں گے: دوزخ کے لئے کتنی نفری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نو سو ننانوے دوزخ کے لئے اور ایک جنت کے لئے۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گذری ان پر دکھ اور غم طاری ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنتیوں کا ایک حصہ ہو گے یہ سن کر صحابہ کرام بہت خوش ہوئے پھر فرمایا: اچھی طرح جان لو اور خوش ہو جاؤ بے شک تم لوگ دو مخلوقات کے درمیان ہو لیکن

ان کے ساتھ نہیں ہوگی مگر ان کی کثرت یا جوج اور ماجوج۔ اور دیگر لوگوں کے ساتھ تمہاری مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کے پہلو میں تل کی یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ، اور میری امت ہزار جزء میں سے ایک جزء ہوگی۔

تہذیب الاثار (طبری) حدیث نمبر 2749۔

المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 612۔

تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔

(41)

جنت میں سب سے افضل خواتین کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال : خط رسول الله صلى الله عليه وسلم في الارض اربعة خطوط، وقال : أتدرون ما هذا؟ قالوا الله ورسوله اعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : افضل نساء اهل الجنة : خديجة بنت خويلد ، وفاطمة بنت محمد ، ومريم بنت عمران ، وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچی اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہے۔

- مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 316 -

- مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 2722 -

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 407 -

﴿42﴾

مومن کے گناہ کیسے جھڑتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن العباس، قال: كنا جلوساً مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة، فهاجت الريح، فوقع ما كان فيها من ورق نخر، وبقى فيها ما كان من ورق اخضر، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما مثل هذه الشجرة؟ قال القوم: الله ورسوله اعلم، قال مثلها مثل المؤمن، اذا اقصع من خشية الله، وقعت عنه ذنوبه و بقيت له حسناته .

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہوا چلنے لگی تو اس سے کمزور پتے گرنے لگے اور اس کے پیچھے سبز پتے باقی رہ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اس درخت کی طرح کسی کی مثال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی مثال مومن کی مثال ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزتا ہے تو اس سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

- مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 6703 -

- اتحاف الخیرۃ المہرۃ (بوصیری) حدیث نمبر 7094 -

- مجمع الزوائد (یثی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 558 -

﴿43﴾

بادلوں کی گرج کا مقصد

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع الرعد فقال أتدرون ما یقول فقلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فانه یقول : موعدک لمدينة کذا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے گرج کی آواز سنی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ گرج کیا کہتی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کہتی ہے کہ آپ کے ساتھ فلاں شہر کی فتح کا وعدہ ہے۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة الرعد آیت نمبر 14۔

- کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 987۔

﴿44﴾

جہنم کا دھماکہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ قال کنا مع رسول اللہ اذ سمع وجبة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : تدرون ما هذا ؟ قال : قلنا : اللہ ورسولہ اعلم، قال : هذا حجر رمی بہ فی النار منذ سبعین خریفا فهو یھوی فی النار الان

حتی انتھی الی قعرھا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نے کوئی چیز کرنے کی زوردار آواز سنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا جو ستر سال تک چلتا رہا اور اب جہنم کی آخری تہہ میں گرا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الجنة وصفہ نعیمھا باب فی شدة حرماں جہنم الخ

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7469۔

مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 371۔

کتاب البعث والنشور (بیہقی) حدیث نمبر 465۔

﴿ 45 ﴾

عالم برزخ میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان المومن فی قبرہ لفی روضة خضراء ویرحب له قبرہ سبعون ذراعا وینور له کالقمر لیلة البدر ا تدرون فیما انزلت هذه الایة: فان له معیشتہ ضنکا و نحشرہ یوم القیامة اعمی (سورة طہ آیت نمبر 124) ا تدرون ما المعیشتہ الضنکة؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال: عذاب الکافر فی قبرہ والذی نفسی بیدہ انه یسلط علیہ تسعة وتسعون تینا ا تدرون ما التین سبعون

حیة لكل سبع رؤوس يلسعونہ و یخدشونہ الی یوم القیامة .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن اپنی قبر میں ہوگا تو یقیناً وہ سرسبز باغ میں ہوگا اس کی قبر سترگز کشادہ کردی جائے گی اور اس کے لئے چودہویں کے چاند کی طرح روشنی کردی جائے گی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت فان لہ معیشة ضنکا و نحشرہ یوم القیامة اعمی (سورۃ طہ آیت نمبر 124) کس بارے میں نازل ہوئی؟ اور کیا تم جانتے ہو کہ معیشة ضنکا سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کافر کی قبر میں کافر کا عذاب ہے۔ اور مجھے اس ذات کی قسم اس پر ننانوے گنچے سانپ مقرر کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو تین کیا ہے؟ ایک تین سے مراد ستر سانپ ہیں اور ہر سانپ کے ستر سر ہیں اور وہ اسے قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 3122۔

الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 193۔

(46)

بادلوں نے کہاں برسنا ہے، آسمانوں، زمین کا فاصلہ کتنا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابوہریرۃ قال: بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اذ مرت سحاب، فقال: اتدرون ما ہذہ؟ قال قلنا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال: ہذہ العنان وروایا اہل الارض، یسوقہ اللہ الی قوم من لا

یشکرہ من عبادہ ولا یدعونہ قال: هل تدرون ما فوقکم؟ قلنا: اللہ
 ورسولہ اعلم، قال: فانہا الرقیع سقف محفوظ و موج مکفوف ثم قال
 هل تدرون کم بینکم و بینہا؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: بینکم و
 بینہا مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ. ثم قال هل تدرون ما فوق ذلک قالوا: اللہ
 ورسولہ اعلم، قال فان ذلک سمائین مابینہما مسیرۃ خمس مائۃ عام
 حتی عد سبع سماوات، مابین کل سمائین مابین السماء و الارض. ثم
 قال: هل تدرون ما فوق ذلک؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: فان فوق
 ذلک العرش و بینہ و بین السماء بعد ما بین السمائین ثم قال: هل
 تدرون ما الذی تحتکم؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: فانہا الارض. ثم
 قال: هل تدرون ما الذی تحت ذلک؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم. قال:
 فان تحتہا ارضا اخرى بینہما مسیرۃ خمس مائۃ عام حتی عد سبع
 ارضین، بین کل ارضین مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ ثم قال: والذی نفس
 محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ ثم
 قرأ: هو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شیء علیم [الحدید: 3]
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم اور اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان پر بادل آیا آپ نے
 ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے
 رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عثمان
 (بادل) ہے زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں کی طرف چلا رہا ہے جو نہ تو

اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا کرتے ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بلند آسمان ہے محفوظ چھت ہے اور روکی ہوئی موج ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور آسمان کے درمیان کتنی مسافت ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اوپر دو آسمان ہیں اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اسی طرح آپ نے سات آسمان گنے اور فرمایا کہ جتنی مسافت زمین اور آسمان کے درمیان ہے اتنی مسافت ہر دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا فاصلہ دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نیچے زمین ہے پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کے نیچے کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اسی طرح آپ

نے ساتوں زمینیں گنوائیں اور فرمایا کہ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جان ہے اگر تم سب سے نخلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے گرے گی (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ جلوہ گر ہے)۔ پھر آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی: **هو الاول و**

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء علم [الحديد: 3]

۔ سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب سورة الحديد۔

۔ مسند الشامیین (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 35۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 370۔

﴿47﴾

قیامت کی خبریں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یومئذ

تحدث اخبارها قال تدرون ما اخبارها قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال فان

اخبارها ان تشهد علی کل عبد او امة بما عمل علی ظہرها ان تقول:

عمل کذا و کذا. فہذہ اخبارها.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ

آیت تلاوت فرمائی: یومئذ تحدث اخبارها اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ

اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ

وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ گواہی

دے گی ہر غلام اور لونڈی پر (ہر مرد، عورت پر) جو اس نے کام اس کی پشت پر کیا اور یہ کہے گی کہ تم نے ایسا ایسا کام کیا۔ یہ اس کی خبریں ہیں۔

سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب العرض۔

مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 374۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7360۔

﴿ 48 ﴾

غیبت کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : هل تدرون ما

الغیبة ؟ قال : قالوا اللہ ورسولہ اعلم ، قال : ذکرک اخاک بمالینس فیہ ،

قال : ارایت ان کان فی اخي ما اقول له ، قال : ان کان فیہ ما تقول فقد

اغتبه وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بهته .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اپنے بھائی کے بارے میں

وہ بات کہنی جو اس میں نہ ہو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: اگر میں وہ بات کہوں جو اس میں ہو؟

تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں ہو تو غیبت اور اگر نہ ہو تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 230۔

صحیح مسلم کتاب البر والصلة والاداب باب تحريم الغيبة۔

مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 6493۔

﴿49﴾

کسی بھی چیز کا حقیقی علم

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : أتدرون ما الغیبة ؟ ای : أتعلمون ما جواب هذا السؤال ؟ قالوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ والاظهر ان يقال : أتدرون ما الغیبة التي ذکرها اللّٰهُ فی قوله : ولا یغتب بعضکم بعضا [الحجرات : 12] ، قالوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، یعنی ولو علمنا بعض العلم ، لكن یتفادمنک حقيقة العلم بکل شیء ، فضلا عن الغیبة .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔ یعنی تم اس سوال کا جواب جانتے ہو؟۔ سب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو یہ زیادہ مناسب ہے کہ کہا جائے کیا تم اس غیبت کے بارے میں جانتے ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں ذکر کیا ہے: تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کریں تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یعنی اگرچہ ہم کچھ کچھ جانتے ہیں لیکن آپ کی ذات سے ہمیں غیبت کے بارے میں اضافی چیز کے بارے میں حقیقی علم کا فائدہ حاصل ہوگا۔
-مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (امام علی قاری) کتاب الاداب باب حفظ اللسان والغیبة۔

(50)

جہنم اور جنت میں لوگوں کی کثرت کا سبب؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ابو ہریرہ یقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صحابه :

أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس النار؟ قالوا: الله رسول له اعلم قال: فان أكثر

ما يدخل الناس النار الا جوفان الفرج والفم. أتدرون ما أكثر ما يدخل

الناس الجنة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: فان أكثر ما يدخل الناس

الجنة تقوى الله وحسن الخلق.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگ کس وجہ سے جہنم میں جائیں گے؟۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اکثر لوگ دوزخ میں دو سوراخوں کی وجہ سے جائیں

گے شرمگاہ اور منہ۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگ کس وجہ سے

جنت میں جائیں گے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اکثر لوگ جنت میں تقویٰ اور

اچھے اخلاق کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

- تفسیر معالم التنزیل (بنغوی) تحت سورة القلم آیت نمبر 6۔

- مسند الشهاب القضاء جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 137۔

- کتاب الزهد الکبیر (بیہقی) حدیث نمبر 965۔

﴿51﴾

حضرت لقمان کا تعارف

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتدرون ما کان لقمان قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: کان حبشیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لقمان کون تھا؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ حبشی تھا۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔

- فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔

- تفسیر فتح البیان (صدیق بھوپالی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔

﴿52﴾

اللہ تعالیٰ کے بندوں پر، بندوں کے اللہ تعالیٰ پر حقوق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ قال: کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ. فقال یا اباہریرۃ ان اکثرین ہم الاقلون الا من قال بمالہ ہکذا وکذا و اومی بیدہ عن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم ثم قال یا اباہریرۃ الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ؟

قلت بلی یا رسول اللہ قال تقول لا حول ولا قوة الا باللہ ولا ملجأ ولا منجاء من اللہ الا الیہ قال : ثم قال یا ابا ہریرۃ هل تدري ما حق اللہ علی العباد وما حق العباد علی اللہ ؟ قال : قلت : اللہ ورسولہ اعلم . قال : حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض باغات کی طرف چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ بے شک دنیا میں مال کی کثرت والے قیامت میں تھوڑے ہوں گے سوائے اس کے جس نے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں ایسے اور ایسے خرچ کرنے کا حکم دیا اور آپ نے دائیں بائیں اشارہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: تو کہہ لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ولا ملجأ ولا منجاء من اللہ الا الیہ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں وہ انہیں عذاب نہ دے۔

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 698 -

- مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 283 -

- مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 309 -

﴿53﴾

شیر اپنی کچھار میں کیا کہتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما

لجماعۃ کانوا عنده اُتدرون ما تقول الاسد فی زئیرہا، قالوا: اللّٰهُ

ورسولہ اعلم قال: یقول اللہم لا تسلطنی علی احد من اہل المعروف .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ایک دن ان لوگوں سے جو آپ کے پاس تھے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ شیر

اپنی کچھار میں کیا کہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے: یا اللہ مجھے کسی

نیکو کار پر مسلط نہ فرمانا۔

۔ مکارم الاخلاق (طبرانی) حدیث نمبر 115۔

۔ فنون العجائب (ابو السعد النقاش) صفحہ نمبر 124۔

۔ المستطرف (شہاب الدین ابوالفتح الاشہمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 252۔

﴿54﴾

سب سے بدترین لوگ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم هل تدرون من شرارکم قالوا: اللّٰهُ ورسولہ اعلم قال: اول شرارکم

ذو الوجهین، الذی یاتی ہواً بوجہ وھولاً بوجہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم میں سے بدترین لوگ کون ہیں؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا بدترین وہ ہے جو دو چہروں والا ہے جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ سے آئے اور دوسرے لوگوں کے پاس دوسرے چہرہ سے آئے۔

- تنبیہ الغافلین (ابواللیث سمرقندی) صفحہ نمبر 170۔

﴿55﴾

قرآن کی آیات کی اصلی تفسیر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ تدری ما تفسیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ؟ قال: اللہ ورسولہ اعلم. قال: لا حول عن معصیۃ اللہ الا بقوة اللہ ولا قوۃ علی طاعة اللہ الا بعون اللہ ثم ضرب بیدہ علی کتف معاذ فقال یا معاذ ہکذا حدثنی حبیبی جبریل عن رب العزۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ کیا تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی تفسیر جانتا ہے انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی قوت کے بغیر کوئی بھی نہیں بچا

سکتا سوائے اللہ تعالیٰ کی قوت کے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کوئی بھی قوت نہیں چلا سکتی سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے۔ پھر آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے معاذ اسی طرح مجھے میرے ساتھی جبریل علیہ سلام نے رب العزّة سے بیان کیا ہے۔

- کنز العمال جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 251۔

- اکامل (ابن عدی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 438۔

- دیلمی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 375۔

﴿ 56 ﴾

اختیارات مصطفیٰ ﷺ کہاں تک

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن مسعود قال: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف انتم وربع اهل الجنة لكم ربعها ولسائر الناس ثلاثة ارباعها؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: فكيف انتم وثلاثها؟ قالوا: فذاك اكثر. قال: فكيف انتم و الشطر لكم؟ قالوا: فذلك اكثر، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " اهل الجنة يوم القيامة عشرون ومائة صف، لكم منها ثمانون صفاً.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ ایک چوتھائی ہو اور بقیہ لوگ تین چوتھائی ہوں؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ ایک تہائی ہو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور یہ تو پہلے ہے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ نصف ہو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور یہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور اس میں سے تمہارے لئے اسی صفیں ہوں گی۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 453۔

۔ مشکل الآثار (طحاوی) حدیث نمبر 365۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 168۔

﴿ 57 ﴾

مضبوط ایمان اور فضیلت مآب لوگ کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد اللہ بن مسعود قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا عبد اللہ بن مسعود، قلت: لیک یا رسول اللہ ثلاث مرات، فقال: هل تدري ای عری الايمان اوثق؟ قلت اللہ ورسوله اعلم، قال: فان اوثق عری الايمان الولاية فی اللہ والحب فیہ والبغض فیہ، یا عبد اللہ بن مسعود قلت لیک ثلاث مرات قال: هل تدري ای الناس افضل؟ قلت اللہ ورسوله اعلم، قال: فان افضل الناس افضلهم عملا اذا فقهوا فی دینهم، ثم قال یا عبد اللہ بن مسعود قلت لیک یا رسول اللہ ثلاث مرات قال: هل تدري ای الناس اعلم؟ قلت اللہ ورسوله اعلم، قال: فان

اعلم الناس ابصرهم بالحق اذا اختلف الناس وان كان مقصرا بالعمل .
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا: اے عبداللہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ تین
مرتبہ آپ نے مجھے پکارا اور تین مرتبہ میں نے حاضر ہونا عرض کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے مضبوط ایمان کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے
ارشاد فرمایا: دوستی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت بھی اسی کے لئے اور دشمنی بھی اسی کے لئے
۔ (پھر آپ نے ارشاد فرمایا) اے عبداللہ بن مسعود میں نے تین مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ
میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں میں سے سب سے افضل
کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے
زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے افضل وہ لوگ ہیں جو ان سے
اعمال میں افضل ہیں جب کہ وہ اپنے دین کو سمجھتے ہوں۔ (پھر آپ نے ارشاد فرمایا) اے
عبداللہ بن مسعود میں نے تین مرتبہ عرض کیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم
جانتے ہو کہ لوگوں میں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں
میں سے زیادہ علم والا وہ ہے جب لوگوں میں اختلاف ہو تو جو انہیں زیادہ حق دکھانے والا ہو
اگرچہ اس کے اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں (پھر بھی وہ بڑا عالم ہے)۔

۔ نوادر الاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 86۔

۔ المستدرک (الحاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 522۔

۔ شعب الایمان (البیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 69۔

(58)

جبریل بھی آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر انور کا محافظ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال: كنا نمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ مر بقبر فقال: أتدرون قبر من هذا؟ قلنا: الله ورسوله اعلم، قال: قبر امنة دلتى عليه جبريل عليه السلام.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پیدل چل رہے تھے جب ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ قبر کس کی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میری والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ اور اس بات کی دلیل مجھے جبریل علیہ السلام نے پیش کی ہے۔

- تاریخ مدینہ (ابن شبہ المیری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 117 -

(59)

نمازی کا مرتبہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله ابن مسعود رضى الله عنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على اصحابه يوما فقال لهم: هل تدرون ما يقول ربكم عز وجل؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قالها ثلاثا. قال: قال عز وجل: وعزتي

وَجَلَالِي لَا يَصْلِيهَا عَبْدٌ لَوْ قَتَهَا إِلَّا أَدْخَلْتَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَلَّاهَا لَغَيْرِ وَقْتِهَا انْ شَتَّ رَحْمَتُهُ وَإِنْ شَتَّ عَذْبَتُهُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور آپ نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم جو بندہ اپنے وقت پر نماز ادا کرے گا اسے جنت میں ضرور داخل کروں گا اور جو کوئی وقت کے بغیر نماز ادا کرے گا اگر چاہوں تو اس پر رحمت کروں اور اگر چاہوں تو اسے عذاب دوں۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 228۔

۔ مسند للشاشی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 258۔

۔ کتاب الاسماء والصفات (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 336۔

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة البقرة آیت نمبر 253۔

﴿ 60 ﴾

بنی اسرائیل میں رہبانیت کیسے آئی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: كنت رديف النبي صلى الله

عليه وسلم على حمار فقال لي يا ابن ام عبد أتدري من اين اتخذت

بنو اسرائيل الرهبانية؟ قلت اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: ظهرت عليهم

الجبابرة بعد عيسى عليه السلام يعملون بالمعاصي فغضب اهل الايمان فقاتلوهم فهزم اهل الايمان ثلاث مرات فلم يبق منهم الا القليل، فقالوا: ان ظهرنا لهؤلاء افسونا ولم يبق الدين احد يدعو اليه، فقالوا: تعالوا نتفرق في الارض الى ان يبعث الله النبي الذي وعدنا به عيسى عليه السلام، يعنون محمدا صلى الله عليه وسلم فتفرقوا في غير ان الجبال، واحدثوا رهبانية فمنهم من تمسك بدينه ومنهم من كفر، ثم تلا هذه الآية: ورهبانية ابتدعوها الخ (الحديد آيت 27)، فاتينا الذين امنوا منهم يعنى من ثبتوا عليها اجرهم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم، يا ابن ام عبد اتدرى ما رهبانية امتي؟ قلت: الله ورسوله اعلم قال الهجرة والجهاد والصلاة والصوم والحج والعمرة والتكبير على التلاع.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ایک دراز گوش پر سوار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ بنو اسرائیل میں رهبانیت کیسے آئی؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت سے جابر لوگ ظاہر ہو گئے اور وہ گناہوں کے کام کرتے تھے تو اہل ایمان ان پر غضب ناک ہوئے، لیکن انہوں نے تین مرتبہ اہل ایمان کو شکست دے دی۔ ان میں سے بہت تھوڑے لوگ بچے اب اہل ایمان نے سوچا کہ اگر اب وہ ہم پر غالب آگئے تو دین کی طرف دعوت دینے والا کوئی نہ بچے گا۔ تو انہوں نے کہا: آؤ ہم زمین میں بکھر جائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ ہماری طرف اپنا وہ نبی بھیج دے گا جس کا ہم سے

حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے وعدہ کیا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئیں۔ چنانچہ وہ پہاڑوں کے دامنوں میں بکھر گئے تو یوں ان میں رہبانیت ظاہر ہو گئی پھر ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جو ایمان پر مضبوطی سے کار بند رہے اور ان میں سے کچھ وہ ہو گئے جنہوں نے بعد میں کفر کرنا شروع کر دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی **وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا الْخ (الحديد آیت 27)** پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ میری امت کی رہبانیت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہجرت، جہاد، نماز، روزہ، حج، عمرہ اور ٹیلوں پر چڑھتے ہوئے تکبیر کی آواز بلند کرنا۔

- تفسیر معالم التنزیل (بغوی) تحت سورة الحديد آیت نمبر 27۔
- تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورة الحديد آیت نمبر 27۔
- السراج المنیر (الشرینی الخطیب) تحت سورة الحديد آیت نمبر 27۔

﴿61﴾

اللہ تعالیٰ کی بنی اسرائیل پر ناراضگی کیوں
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون فيما سخط الله على بني اسرائيل؟ قالوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال ان الرجل كان يرى الرجل منهم على معصية فينهاه بعد النهي ثم يلقاه بعد فيصافحه وينؤاكله ويشاربہ ، كأنه لم يره على معصيته حتى كثر ذلك فيهم فلما

رای اللہ عز وجل ذلک منهم ضرب بقلوب بعضهم علی بعض ، ثم لعنهم علی لسان داود و عیسیٰ ابن مریم ، ذلک بما عصوا و کانو یعتدون .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر کن باتوں کی وجہ سے ناراض ہوا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے شخص کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ پھر اس کو گناہ سے منع کرتا تھا، منع کرنے کے بعد جب وہ اس سے ملتا تو اس سے مصافحہ کرتا، اس کے ساتھ کھاتا، پیتا تھا گویا اس نے اسے گناہ کی حالت میں دیکھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں میں گناہ کی کثرت ہو گئی۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھا تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت پیدا کر دی پھر ان لوگوں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر لعنت فرمائی۔ اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرتے تھے، نافرمانی اور زیادتی کرتے تھے۔

۔ شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 80۔

۔ امالی الشجرۃ باب العلم و فضلہ و ما یحصل ذلک۔

﴿ 62 ﴾

القائت کون کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال ابن مسعود: ان معاذ بن جبل کان امة قانتا لله حنیفا فقلت فی

نفسی غلط ابو عبد الرحمن ، انما قال الله: ان ابراهیم کان امة

قانتا (سورة النحل آیت 120). فقال أتدرى ما الامة وما القانت؟ قلت الله

ورسوله اعلم قال الامة الذى يعلم الناس الخير. والقانت : المطيع لله

ورسوله وكذلك كان معاذ معلم الخيرو كان مطيعا لله ورسوله.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت معاذ

امت قانت ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور باطل سے الگ تھلگ ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں

نے اپنے دل میں کہا: ابو عبد الرحمن یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نے غلط کہا۔ بے شک اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی امت قانت ہیں: (سورة النحل

آیت 120)۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امت کیا اور قانت کیا ہے۔ میں نے

عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے فرمایا: امت سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو نیکی کرنی سکھائے اور قانت

سے مراد اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہونا ہے۔ اس طرح حضرت معاذ معلم الخیر ہیں

اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار بھی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورة النحل آیت نمبر 120۔

اسد الغلبۃ (ابن اثیر جزری) ترجمہ معاذ بن الحارث بن رفاعۃ الانصاری۔

﴿ 63 ﴾

مسئلہ کیسے سمجھایا جاتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن مسعود ، عن النبي صلى الله عليه وسلم انه خط

خطا مربعا وخط وسط الخط المربع وخطوطا الى الخط الذي وسط

الخط المربع وخط خارجا من الخط المربع. فقال: أتدرون ما هذا
قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال هذا الانسان الخط الاوسط وهذه الخطوط
الى جنبه الاعراض تنهشة من كل مكان، فان أخطاه هذا اصابه هذا،
والخط المربع الاجل المحيط والخط الخارج الاقل.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے مربع خط کھینچا اور
مربع خط کے درمیان اور خط کھینچا اور جس کے درمیان میں خط کھینچا تھا اس میں ایک اور خط
کھینچا اور اسی طرح ایک خط مربع خط کے باہر کی طرف کھینچا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ
وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انسان درمیانی خط ہے اور یہ
درمیانی خطوط جو کہ اس کے پہلو میں اسے ڈسنے کے لئے ہر جگہ سے پیش آمدہ ہیں۔ اگر یہ
تھوڑی غلطی کر بیٹھا تو وہ اسے پالیں گے۔ اور یہ جو مربع خط ہے یہ اس کی موت ہے جو اس
کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ جو باہر ہے یہ اس کی امید ہے۔

- سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الامل والاہل -

- کتاب الزہد (احمد بن حنبل) صفحہ نمبر 266 -

- مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 385 -

﴿ 64 ﴾

جس کے پاس علم نہ ہو تو وہ کہہ دے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انه قال: يا ايها الناس من كان معه

علم فليقل به و من لم يكن عنده علم فليقل: اللہ ورسولہ اعلم۔ فان الله سبحانه و تعالى يقول قل ما اسئلكم عليه من اجر و ما انا من المتكلفين۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے لوگو جس کے پاس علم ہو وہ بات کیا کرے اور جسے علم نہ ہو تو کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آپ فرما دیجئے میں اس (قرآن) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں ہوں۔
- از شیخ ملتقى اهل الحديث نمبر 1 جزء نمبر 26 صفحہ نمبر 15926 -

﴿65﴾

قیامت میں کافر کا خشر اور مومن کا مرتبہ
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان عبد الله بن مسعود كان يقول: ان الرجل ليعرق يوم القيامة حتى يسبح في عرقه، ثم يرفعه العرق حتى يلجمه، وما بلغه الحساب قال: وما ذاك الا مما يرى الناس يفعل بهم فقال عبد الله بن عمرو: هذا الكافر، فما للمومن؟ قلنا: اللہ ورسولہ اعلم، او ما ندري، قال: يرحم الله ابا عبد الرحمن، حدثكم اول الحديث ولم يحدثكم آخره، وان للمومنين كراسي من نور يجلسون عليها، وتظل عليهم الغمام، ويكون يوم القيامة عليهم كساعة من النهار او كاحد طرفيه

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص قیامت کے دن پسینے میں شرابور ہوگا یہاں تک کہ پسینے میں غوطے کھا رہا ہوگا حتیٰ کہ اسے لگام پہنائی جائے

گی اور اس تک حساب نہیں پہنچے گا۔ اور یہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ لوگ دیکھیں گے ان کے ساتھ بھی یہی کیا جائے گا۔ امتوں میں سے بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسا ہوتا دکھائی دے گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو کافر کے لئے ہے تو مومن کے لئے کیا ہوگا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (عبداللہ بن مسعود) پر رحمت فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ سنا دیا لیکن دوسرا حصہ نہیں سنایا۔ دوسرا حصہ یہ کہ قیامت کے دن مومنوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے اور وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان پر بادل سایہ لگن ہوں گے اور یہ وقفہ اتنا ہوگا جیسے دن کی ایک ساعت یا دن کے دونوں کناروں کا وقفہ۔

(نوٹ: طرف کا ایک معنی پلک جھپکنا بھی ہے اگر یہ مراد ہو تو پھر معنی ہوگا کہ قیامت کا دن مومن کے لئے اس کی پلکیں جھپکنے جتنا ہے وقت ہوگا۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ) کتاب الاہوال (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 131۔

﴿66﴾

حفاظت کیلئے حصار کھینچنا اور مقام مصطفیٰ کون جانتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود قال: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بيد عبد الله بن مسعود حتى خرج به الى بطحاء مكة فاجلسه ثم خط عليه خطا ثم قال: لا تبرحن خطك فانه سينتهي اليك رجال فلا تكلمهم فانهم لا يكلمونك، قال ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث اراد، فبينما انا جالس في خطي اذا اتاني رجال

كانهم الزط اشعارهم واجسامهم لا ارى عورة ولا ارى قشرا وينتهون الى لا يجاوزون الخط ثم يصدرون الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حتى اذا كان من اخر الليل ، لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء نى وانا جالس ، فقال : لقد ارانى منذ الليلة ثم دخل على فى خطى فتوسد فخذى فرقد ، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رقد نفخ ، فينا انا قاعد ورسول الله صلى الله عليه وسلم متوسد فخذى اذا انا برجال عليهم ثياب بيض الله اعلم ما بهم من الجمال فانتھوا الى ، فجلس طائفة منهم عند رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة منهم عند رجليه ثم قالوا بينهم : ماراينا عبدا قط اوتى مثل ما اوتى هذا النبى ، ان عينيه تنامان وقلبه يقظان ، اضربوا له مثلا مثل سيد بنى قسراً ثم جعل مادبة فدعا الناس الى طعامه وشرابه ، فمن اجابه اكل من طعامه وشرب من شرابه ومن لم يجبه عاقبه او قال : عذبه . ثم ارتفعوا ، واستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذالك فقال : سمعت ما قال هؤلاء ؟ وهل تدري من هؤلاء قلت : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قال هم الملائكة ، فتدرى ما المثل الذى ضربوا قلت : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قال المثل الذى ضربوا الرحمن تبارك و تعالى بنى الجنة ودعا اليها عباده ، فمن اجابه دخل الجنة ومن لم يجبه عاقبه او عذبه .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا

اور چلتے ہوئے آپ بطحاء کی طرف نکل گئے پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ دیا اور فرمایا: یہاں سے باہر نہ نکلنا یہاں تک کہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے کلام نہ کرنا وہ بھی تم سے کلام نہیں کریں گے پھر آپ نے جدھر کا ارادہ فرمایا ادھر چلے گئے اس دوران میں اپنے دائرے میں بیٹھا رہا جب کچھ لوگ میرے پاس آئے گویا کہ وہ اپنے بالوں اور جسموں کے اعتبار سے جٹ تھے نہ انہوں نے لباس پہنا ہوا تھا اور نہ ہی وہ برہنہ معلوم ہوتے تھے۔ وہ میری طرف آئے وہ اس خط کو پار نہ کر سکے۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف چلے گئے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آگیا۔ وہ لوگ واپس نہ آئے البتہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: میں رات بھر سے سویا نہیں ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس اس حصار میں داخل ہوئے اور میرے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ آپ جب آرام فرما ہوتے تو تیز سانسوں کی آواز آتی تھی اسی دوران جب میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میرے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرما ہو گئے اس دوران سفید لباس میں ملبوس کچھ لوگ آئے، ان کے حسن و جمال کا عالم تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ان کی آنے کی انتہاء ہمارے پاس ہوئی ان میں سے ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا اور ایک گروہ آپ کے قدموں کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے آپس میں کہا: میں نے آج تک کوئی بھی شخص ایسا نہیں دیکھا جتنی عنایت اس نبی پر ہوئی ہے۔ ان کی دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ان کا دل جاگتا رہتا ہے۔ انہوں نے آپ کی مثال یہ دی کہ جیسے ایک سردار نے لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف بلایا جن لوگوں نے ان کی دعوت قبول کی تو اس کا کھانا کھایا اور اس کی سبیل سے پانی پیا اور جس نے اس کی دعوت قبول نہ کی تو اس نے

عذاب پایا۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت نیند سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے جو انہوں نے کہا وہ تم نے سنا اور کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون لوگ تھے؟ میں (عبداللہ بن مسعود) نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ملائکہ کرام تھے۔ اور تو جانتا ہے کہ انہوں نے کس چیز کے ساتھ مثال دی؟ میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے اللہ رحمان تبارک و تعالیٰ کی مثال دی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے قبول نہ کی اس نے سزا پائی۔

۔ سنن ترمذی کتاب الامثال باب ما جاء فی مثل اللہ لعبادہ۔

۔ دلائل النبوة (اسماعیل بن محمد اصمہانی) صفحہ نمبر 77۔

۔ سبل الہدی والارشاد (صالحی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 281۔

﴿67﴾

ابو جہل کا حشر اور اس میں غرور کتنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مر عبد اللہ بن مسعود بابی جہل حین امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلتمس فی القتلی، وقد قال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنی: انظروا: ان خفی علیکم فی القتلی الی اثر جرح فی رکتہ، فانی از دحمت یوما انا و هو علی مادیة لعبد اللہ بن جدعان ونحن غلمان، فکنت اشف منه بیسیر فدفعته فوق علی رکتیه فجحش فی

احداہما جحشا لم یزل اثرہ بہ . قال عبد اللہ بن مسعود : فوجدتہ بآخر رمق فعرفتہ فوضعت رجلی علی عنقہ وقد کان ضبث بی مرة بمکة فآذانی ، ثم قلت لہ هل اخراک اللہ یا عدو اللہ؟ قال و بماذا اخرا بی ، اعمد من رجل قتلتموہ ، اخبرنی لمن الدائرة الیوم؟ قلت اللہ ورسولہ اعلم . وزعم رجال من بنی مخزوم ان ابن مسعود کان یقول : قال لقد ارتقیبت یا رویعی الغنم مرتقا صعبا ، قال : ثم احترزت رأسہ فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فقلت : هذا رأس عدو اللہ ابی جہل ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اللہ الذی لا الہ غیرہ ، وکانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف بها قال قلت نعم واللہ الذی لا الہ غیرہ ثم القیت رأسہ بین یدیه فحمد اللہ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گذرے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے مقتولین میں تلاش کیا جائے۔ آپ نے ان لوگوں کو ارشاد فرمایا: اگر مقتولین میں تلاش کرنے میں دقت ہو تو اس کے گھٹنے کے نشان سے پہچان لینا۔ کہ مجھ پر اس وقت تنگی ہو گئی جب ابو جہل عبداللہ بن جَدعان کی دعوت پر تھا اور ہم اس وقت بچے تھے تو میں آسانی سے اس کے قریب ہو گیا اور اسے دھکا دیا تو وہ گھٹنوں کے بل گرا تو اس کے ایک گھٹنے پر چھیل کا نشان پڑ گیا اور اس کے بعد وہ نشان اس پر قائم رہا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے تلاش کر لیا اس وقت وہ آخری سانسوں میں تھا۔ تو میں نے اسے پہچان لیا اور میں نے اپنا ایک پیر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ اس نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں مجھے سختی سے پکڑا تھا اور بہت ہی سختی کی تھی۔ میں

نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے رسوا کر دیا ہے؟ اس نے کہا اس نے مجھے کیا رسوا کیا ہے سوائے اس کے کہ ایک ہی مرد تھا جسے تم نے قتل کر دیا ہے، مجھے بتاؤ کہ کامیابی کسے ہوئی ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ بنی مخزوم کے لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ ابن مسعود یہ کہا کرتے تھے کہ ابو جہل نے یہ بھی کہا تھا اے بکریوں کے چراو ہے تو ایک بہت مشکل چوٹی پر چڑھ گیا ہے۔ ابن مسعود نے کہا پھر میں نے اس کا سرتن سے جدا کر دیا۔ اور سر لے کر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا سر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ الذی لا الہ غیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب بھی حلف لیا کرتے تھے تو یہ الفاظ ادا فرمایا کرتے تھے۔ میں نے حلفا کہا: اللہ الذی لا الہ غیرہ۔ پھر میں نے آپ کے سامنے اس کا سر رکھ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی یعنی شکر ادا کیا۔

۔ دلائل النبوة (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 85۔

۔ امتاع الاسماع (مقریزی) جزء نمبر 12 صدحہ نمبر 153۔

﴿68﴾

باغیوں کے ساتھ سلوک

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال یا ابن ام عبدہل تدری

کیف حکم اللہ فیمن بغی من ہذہ الامۃ قال: اللہ ورسولہ اعلم قال لا

یجہز علی جریحہا لا یقتل اسیرہا لا یطلب ہاربہا ولا یقسم فیئہا۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کیا تو جانتا ہے کہ اس امت میں سے جو بغاوت کرے گا اللہ تعالیٰ نے اس کا کیسا فیصلہ فرمایا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے زخمیوں کا علاج معالجہ نہ کیا جائے، ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے نہ ان کے بھاگنے والوں کو پکڑا جائے اور نہ ہی ان کے مال غنیمت کو تقسیم کیا جائے۔

تفسیر الکشف والبیان (نعلبی) تحت سورۃ البقرہ آیت نمبر 45۔

تفسیر قرطبی تحت سورۃ الحجرات آیت نمبر 9۔

﴿69﴾

اسم اعظم کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، قال: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في الحلقة ورجل قائم يصلي، فلما ركع وسجد وتشهد، ثم قال في دعائه: اللهم اني اسألك بان لك الحمد لا اله الا انت المنان بديع السماوات والارض، يا ذا الجلال والاكرام، يا حي يا قيوم اني اسألك. فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاصحابه: تدرّون بما دعا؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال: باسمه العظيم، الذي اذا دعي به اجاب، واذا سُئِلَ به اعطى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا چنانچہ جب اس نے رکوع اور سجدہ ادا کر لیا اور تشهد مکمل کر لیا تو اس نے اپنی دعا میں یہ کلمات ادا کیے: اللھم انی اسألك بان لك الحمد لا اله الا انت المنان بديع السماوات والارض، يا ذا الجلال والاكرام، يا حي يا قيوم انی اسألك تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ اس نے کس چیز کے ساتھ دعا مانگی ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نام کے ساتھ دعا کی جب بھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور جب بھی اس نام کے ساتھ مانگا جائے گا تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 158۔

۔ کتاب الزهد (ابن مبارک) صفحہ نمبر 413۔

۔ التوحید (ابن مندہ) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 190۔

﴿70﴾

حوض کوثر کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالك قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم معنا

اذ اغفى اغفائة او اغمى عليه، فرفع راسه مبتسما فقال: هل تدرون ممن

ضحكت؟ فقالوا الله ورسوله اعلم، قال: انه نزل على سورة فقرأ بسم

اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر فقرأحتی ختم السورة فلما قرأها قال: أتدرون ما الکوثر؟ انه نهر فی الجنة و عندیه ربی عزوجل فیہ خیر کثیر، لذلك النهر حوض یرد علیه امتی یوم القیامة آنیتہ عدد الکواکب.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے ساتھ تھے تو کچھ دیر کے لئے آپ پر مخصوص کیفیت طاری ہوئی آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سراٹھایا اور یہ ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کسی چیز کی بناء پر مسکرایا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے پڑھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر۔ آپ نے مکمل سورت تلاوت فرمائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟۔ وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اس نہر میں بہت ہی بھلائی ہے اسی لئے اس نہر پر ایک حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔

الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورة الکوثر۔

﴿71﴾

بندے کا اللہ تعالیٰ سے جھگڑا انجام کیا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

فضحك حتى بدت نواجذه، ثم قال: تدرّون مما اضحك؟ قلنا: الله ورسوله أعلم، قال: من مجادلة العبد ربه يوم القيامة، يقول يارب: الم تجرني من الظلم؟ فيقول: بلى، فيقول: لا اجيز على شاهد الا من نفسي، فيقال: كفى بنفسك اليوم، وبالكرام عليك شهيدا، فيختم على فيه، و يقال لأركانہ: انطقي، فتنطق بعمله، ثم يُخَلَّى بينه وبين الكلام، فيقول: بعدا لکن وسحقا، فعنکنت اناضل.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب بندہ قیامت کے دن اپنے رب سے حجت بازی کرے گا تو اس وقت اللہ سے کہے گا کیا آپ نے مجھے ظلم سے نجات نہیں دی تھی؟۔ اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ تو بندہ کہے گا کہ پھر مجھ پر صرف میرے جسم میں سے ہی گواہی لی جائے تو اسے کہا جائے گا: ٹھیک ہے آج کے دن تیرے لئے تیرا نفس ہی کافی ہے اور تجھ پر تیرا نفس ہی معتبر ہے۔ چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: کلام کرو تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں سب کچھ بتائیں گے۔ پھر اس کے درمیان اور اس کے کلام کے درمیان سے رکاوٹ (منہ سے مہر) ہٹا دی جائے گی تو وہ اپنے اعضاء سے کہے گا تم غارت ہو تمہیں ہی تو بچانے کے لئے میں جھگڑ رہا تھا۔

- تفسیر ابن بی حاتم تحت سورة النور آیت نمبر 26۔

- تفسیر ابن کثیر تحت سورة النور آیت نمبر 26۔

- تفسیر الوسیط (طنطاوی) تحت سورة یس آیت نمبر 65۔

﴿72﴾

اول الرجب کے نوافل کا اجر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک مرفوعاً قال: من صلى المغرب من اول ليلة من رجب ثم صلى بعدها عشرين ركعة يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب و قل هو الله احد مرة ويسلم فيهن عشر تسليمات، أتدرون ما ثوابه؟ فان الروح الامين جبريل علمني ذلك، قلنا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال حفظه الله في نفسه واهله وماله وولده، واجير من عذاب القبر، وجاز على الصراط كالبرق بغير حساب ولا عقاب .

حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ کہ جس نے یکم رجب کو مغرب کی نماز کے بعد 20 رکعت پڑھیں (دو دو کر کے) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کا کیا اجر ہے جو مجھے جبریل نے آکر بتایا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی جان کی، اس کے گھر والوں کی اور اس کے بچوں کی حفاظت فرمائے گا۔ اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اسے بغیر کسی حساب سزا کے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ پل صراط سے گذار دے گا۔

- تبیین العجب بماوردنی شھر رجب (عسقلانی) صفحہ نمبر 13۔

- تنزیہ الشریعۃ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 88۔

- مواہب الجلیل شرح مختصر الجلیل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 323۔

﴿73﴾

نیکی کا بدلہ نیکی مگر کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم : هل

جزاء الا حسان الا الاحسان ثم قال : هل تدرون ما قال ربكم ؟ قالوا : الله

ورسوله اعلم ، قال يقول هل جزاء من انعمت عليه بالتوحيد الا الجنة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے آیت کریمہ: هل جزاء الا حسان الا الاحسان تلاوت فرمائی۔ پھر

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا

: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے

ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ایک ماننے کی توفیق دے دی تو اس کی جزاء

صرف اور صرف جنت ہے۔

- تفسیر ابن کثیر تحت سورة الرحمن آیت نمبر 60۔

- تفسیر قرطبی تحت سورة الرحمن آیت نمبر 60۔

- تفسیر بغوی تحت سورة الرحمن آیت نمبر 60۔

﴿74﴾

سمجھدار کون کون

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال هل

تدرون ای الناس اکیس؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: اکثرهم للموت ذکراً، واحسنهم له استعداداً قالوا: یا رسول اللہ، هل لذلك من علامة؟ قال: نعم، التجافی عن دار الغرور، والانابة الى دار الخلود، فاذا دخل النور فی القلب انفسح واتسع للاستعداد قبل نزول الموت.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو لوگ موت کو زیادہ یاد رکھتے ہیں اور اس کی اچھی تیاری کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کوئی نشانی بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں دار الغرور سے دور رہنا اور دار الخلود کی طرف متوجہ رہنا۔ جب ان لوگوں کے دل میں نور داخل ہوتا ہے تو اس میں کشادگی اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔

تفسیر کبیر (رازی) تحت سورة الفاتحة آیت نمبر 7۔

﴿ 75 ﴾

ماہ شعبان کا نام شعبان کیوں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، قال لا صحابہ: أتدرون لم سمي شعبان شعباناً؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ،

قال : لانه يتشعب فيه خير كثير لرمضان .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ شعبان کا نام شعبان کیوں رکھا گیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیوں کہ اس مہینہ میں ماہِ رمضان کے لئے خیر کثیر پھلتا ہے۔

ترتیب الامالی النخبة الشری حدیث نمبر 1885۔

۔ نزہۃ المجالس (صفوری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 160۔

۔ شرح الازہار جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 42۔

﴿76﴾

اطمئنان قلب کا طریقہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس رضي الله عنه. قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لا صحابه حين نزلت هذه الآية : الا بذكر الله تطمئن القلوب هل تدرون

ما معنى ذلك قالوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال : من احب الله ورسوله احب

اصحابي .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب یہ آیت اِلا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد

فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہو وہ میرے صحابہ سے بھی محبت کرے۔

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة الرعد آیت نمبر 28۔

تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورة الرعد آیت نمبر 28۔

﴿77﴾

العضہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أ تدرؤن ما العضة؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: نقل الحديث من بعض الناس إلى بعض ليفسدوا بينهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ”العضہ“ کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانی تاکہ وہ آپس میں فساد کریں۔

مشکل الآثار (طحاوی) حدیث نمبر 2393۔

الادب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 425۔

سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 417۔

شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 493۔

(78)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد سخی کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

: "هل تدرون من اجود جودا؟" قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: الله

اجود جودا، ثم انا اجود بنى آدم، واجودهم من بعدى رجل علم علما

فنشره يأتى يوم القيامة اميرا وحده" قال: "امة وحده"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟۔ صحابہ نے

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ پھر اولادِ آدم میں سے سب سے زیادہ سخی میں

ہوں۔ اور میرے بعد وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے

پھیلایا۔ اور وہ قیامت کے دن ایک امیر یا ایک امت کی صورت میں آئے گا۔

۔ شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 281۔

۔ مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) کتاب العلم الفصل الاول۔

(79)

مومن کون کافر کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

لاصحابہ: من المؤمن؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، المؤمن الذی لا یموت
حتی یملاً اللہ مسامعہ مما یحب، ولو ان عبدا اتقی اللہ فی جوف بیت
الی سبعین بیتا علی کل بیت باب من الحديد لا لبسه اللہ رداء عملہ حتی
یتحدث بها الناس ویزیدون قالوا: وکیف یزیدون یارسول اللہ؟ قال: لو
ان التقی لویستطیع ان یزید فی برہ لزاد. ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم: من الکافر؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: الذی لا یموت
حتی یملاً اللہ مسامعہ مما یکره، ولو ان فاجرا فی جوف بیت الی سبعین
بیتا علی کل بیت باب من حديد ألبسه اللہ رداء عملہ حتی یحدث به
الناس ویزیدون. قالوا کیف یزیدون یارسول اللہ؟ قال: لان الفاجر لو
یستطیع ان یزید فی فجورہ لزاد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: مومن کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد
فرمایا: مومن وہ ہے جو اس وقت تک نہ مرے جب تک اللہ تعالیٰ اس کی سماعتوں کو بھر دے
جسے وہ پسند کرتا ہے اور اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایک ایسے کمرے میں جو ستر کمروں
میں بند ہو اور ہر کمرے کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کے عمل کی یقیناً اسے
چادر پہنائے گا کہ لوگ پھر بھی اس کی باتیں کریں گے اور کچھ بڑھا بھی دیں گے۔ صحابہ
کرام نے عرض کیا: کیسے بڑھائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر متقی اپنی اچھائی
بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور بڑھائے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: کافر کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اس وقت تک نہ مرے جب تک اللہ تعالیٰ اس کی سماعتوں کو نہ بھر دے گا جسے وہ ناپسند کرتا ہے اور اگر گناہ گار بندہ ایک ایسے کمرے میں بند ہو جو ستر کمروں میں بند ہو اور ہر کمرے کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کے عمل کی اسے یقیناً چادر پہنائے گا کہ لوگ اس کی باتیں کریں گے اور کچھ بڑھا بھی دیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیسے بڑھائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: فاجر اگر اپنے فجور کو زیادہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوگا تو ضرور زیادہ کرے گا۔ اگر متقی ہوگا اور لوگ اس کی نیکی زیادہ ظاہر کرنے کی سکت رکھیں گے تو ضرور زیادہ کریں گے۔

۔ شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 359۔

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة البقرة آیت نمبر 73۔

﴿80﴾

پرندوں کی پکار کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، قال: دخلت مع النبي صلى الله عليه وسلم الى شعب بالمدينة و معي الطهور، فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم واديا، ثم رفع رأسه فأومأ الى بيده ان اقبل فاتيته قال: ضع الماء وادخل فدخلت، فاذا انا بطائر اكمه ساقط على شجرة وهو يضرب منقاره، قال: فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هل تدري ما يقول؟ قلت: الله ورسوله اعلم، قال: يقول اللهم انك عدل الذي لا تجور ولا تخفى عليك خافية

خلقتنی و سویت خلقی و حجت عنی بصری. اللهم قد جُعْتُ فاطمَني .
قال فاقبلت جرادة فدخلت بين منقاره، فاطبق عليها، ثم جعل يضرب
بمنقاره، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هل تدري مايقول؟ قلت: الله
ورسوله اعلم قال: يقول: من توكل على الله فان الله لا ينساه، ومن نسيه

خاطني يائس بعد هذا اليوم، الرزق اشد طلبا لصاحبه من صاحبه له .
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی میں داخل ہوا اور میرے پاس قضاے حاجت کے
لئے پانی بھی تھا۔ آپ وادی میں داخل ہوئے پھر آپ نے اپنا سراٹھایا اور اپنے ہاتھ کے
اشارے سے مجھے اپنے قریب بلایا اور فرمایا: پانی رکھو اور وادی میں داخل ہو جاؤ۔ میں بھی داخل
ہوا۔ ایک پرندے کو میں نے دیکھا کہ وہ درخت پر اپنی چونچیں مار مار کر چھہا رہا تھا آپ نے
پوچھا: کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے: اے اللہ تو عدل کرتا ہے
ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی چھپانے والا تجھ سے کچھ چھپا سکتا ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور درست
پیدا کیا اور مجھ سے میری نگاہ روک لی۔ اے اللہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا۔ تو ایک ٹڈی آئی
اور اس کی چونچ میں داخل ہو گئی تو اس نے اس پر منہ بند کر لیا۔ پھر وہ اپنی چونچ مارنے لگا کیا تو
آپ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر
بھروسہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نہیں بھولتا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو بھول گیا اس نے خطا کی اس دن
کے بعد وہ مایوس ہوگا۔ رزق بذات خود اپنے تلاش کرنے والے سے زیادہ اسے تلاش کرتا ہے
۔ فنون العجايب (ابوسعید النقاش الصہبانی) صفحہ نمبر 39۔

(81)

نماز سے گناہ کیسے جھڑتے ہیں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انس بن مالک، وجابر بن عبد اللہ قالا: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما امر بعقد فقطع، واما مقطوعا قد هاج ورقه و بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قضيب فضربه فجعل ورقه يتناثر فقال هل تدرون ما مثل هذا؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: ان مثل هذا مثل احدكم اذا قام الى صلاته جعلت خطاياها فوق رأسه فاذا خر ساجدا تناثرت عنه ذنوبه كما يتناثر ورق هذا العقد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے تو آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا ٹٹے کا حکم دیا۔ وہ کاٹ دی گئی۔ کٹی ہوئی شاخ کے پتے سوکھے ہوئے تھے اور وہ شاخ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک میں تھی۔ آپ نے اس ٹٹنی کو مارا تو اس سے پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی مثال کس جیسی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی مثال تم میں سے اس ایک شخص جیسی ہے جو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی ساری خطائیں اس کے سر کے اوپر رکھ دی جاتی ہیں اور جب وہ سجدے میں گرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ بھی ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے اس شاخ سے پتے جھڑے ہیں۔

۔ مسند الشاميين (طبرانی) حدیث نمبر 733۔

۔ شرح السنہ (بغوی) کتاب الصلاة باب فضل السجود حدیث نمبر 557۔

۔ کنز العمال جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 7۔

﴿82﴾

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کی شادی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال انس: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم . فغشية الوحي ،

فلما افاق قال: تدري ما جاء به جبريل ؟ قلت: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قال:

امرني ان ازوج فاطمة من علي فانطلق فادع لي ابا بكر وعمر وعثمان

وعليا وطلحة والزبير وبعده من الانصار .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ پر وحی کا نزول شروع ہونے لگا۔ چنانچہ جب

وحی ختم ہوئی تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ جبریل نے کیا کہا؟ میں نے

عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی المرتضیٰ

سے کر دوں۔ پس تم جا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور کچھ انصاریوں کو میرے پاس بلا کر

لاؤ۔

۔ الزیاض النضرة (محب طبری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 146۔

۔ ذخائر العقبی (محب طبری) صفحہ نمبر 31۔

۔ سبط الخوام العوالی (العصامی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

﴿83﴾

”ختم شریف“ کی برکتیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انس بن مالک يقول : قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع، فهل عندك من شيء؟ فقالت: نعم فاخرجت اقراصا من شعير، ثم اخرجت خمارا لها، فلفقت الخبز ببعضه، ثم دسته تحت يدي ولا ثني ببعضه، ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: فذهبت به، فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس، فقامت عليهم، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ارسلك ابو طلحة فقلت: نعم، قال: بطعام. فقلت: نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه، قوموا فانطلقوا وانطلقت بين ايديهم، حتى جئت ابا طلحة فاخبرته، فقال ابو طلحة: يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس، وليس عندنا ما نطعمهم؟ فقالت: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم، فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هلمني يا ام سليم، ما عندك فأت بذاك الخبز، فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت، وعصرت ام سليم عكة فادمته، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول، ثم قال: ائذن لعشرة

فاذن لهم، فأكل القوم كلهم حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال: ائذن لعشرة، فاذن لهم، فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا، والقوم سبعون او ثمانون رجلا .

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ (حضرت انس کی والدہ ام سلیم کے دوسرے شوہر) نے ام سلیم سے کہا: میں نے آج حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز مبارک میں کچھ کمزوری محسوس کی ہے۔ میرے خیال میں آپ پر بھوک کی کیفیت ہے کیا تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا: ہاں۔ یہ کہہ کر انہوں جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور چھپا کر میرے ہاتھ دے دیں اور اس اوڑھنی کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اس کے بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی تھے۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ساتھ موجود صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو چلو ابو طلحہ کے گھر چلیں۔ یہ فرما کر آپ ان لوگوں کے ہمراہ چل پڑے، میں بھی آپ کے آگے آگے چل پڑا اور ابو طلحہ کے پاس پہنچ کر آپ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لارہے ہیں۔ اور اتنا کھانا نہیں کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ ابو طلحہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے گھر سے

باہر نکلے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی پھر آپ کے ہمراہ آئے تو آپ نے فرمایا: ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہی لے آؤ۔ ام سلیم کے پاس وہی روٹیاں تھیں وہی لے کر آ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا: ان روٹیوں کا چورا کرو۔ چنانچہ ان روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم نے کچی میں سے کچی نچوڑا جو کہ سالن کا کام دینے لگا۔ پھر اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا اس کے بعد آپ نے دس دس لوگوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی۔ وہ آئے انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر جب یہ آئے تو اور دس آدمی آ گئے۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا اس طرح یہ ستر یا اسی آدمی تھے جن سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا۔

(نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو بھی پڑھتے تھے وہ قرآن ہوتا تھا یا حدیث ہوتی تھی لہذا کھانا سامنے رکھ کر اوپر کلام پڑھنا سنت ہو گیا جسے عرف عام میں ختم شریف کہا جاتا ہے۔ نیز ان شاء اللہ اس موضوع کو بالتفصیل اپنی آنے والی تصنیف میں بیان کر دوں گا جس کا نام ہے ”زندوں مردوں کا لین دین“ محمد احمد برکاتی غفرلہ)

صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام۔

صحیح مسلم کتاب الاثریۃ باب جواز استتابعہ غیرہ الی دار۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6534۔

﴿84﴾

صحابہ کا عقیدہ: مشکل کا حل سمجھ نہ آئے تو کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال انس: فانطلق، ای: النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن معہ من

الناس، وانطلقت بین ایدہم، ای: قدامہم کھیئتہ الخادم والمضيف او

مسرعا لا یتصل الخبر لقوله حتى جئت ابا طلحة فاخبرته ای: باتیانہم
فقال ابو طلحة یا ام سلیم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس، ای: معهم وليس عندنا ما نطعمهم، ای: غیر ما ارسلناہ الیہ وثم
جمع کثیر، فکیف نقدم لهم شیئا قلیلا؟ فقالت: اللہ ورسولہ اعلم۔ ای
فلا بد من ظهور بعض الحکم۔ قال النووی: فیہ منقبۃ عظیمۃ لام سلیم،
ودلالۃ علی عظم دینہا ورجحان عقلہا وقوة یقینہا، تعنی انه صلى الله
علیہ وسلم علم قدر الطعام، فهو اعلم بالمصلحة، ولو لم یعلم المصلحة
لما فعلہا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ چلے یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ
وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور میں ان کے سامنے چلا یعنی
ان کے آگے ایسے چلا جیسے خادم اور میزبان کی صورت یا اس لئے جلدی جلدی چلاتا کہ خبر
پہنچا دوں تو میں چلا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اور آپ کے صحابہ کے آنے کی خبر دی۔ تو حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا: حضور
صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا
کھانا نہیں ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں انہیں کھلا سکیں سوائے اس کھانے کے جو ہم
انہیں بھیج چکے ہیں اور مجمع بہت زیادہ آرہا ہے تو ہم کیسے ان لوگوں کو تھوڑا سا کھانا پیش کریں
گے۔ حضرت ام سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے
زیادہ جانتے ہیں۔ یعنی اس معاملہ کچھ نہ کچھ حکمت ضرور ظاہر ہوگی۔ امام نووی نے کہا اس
میں حضرت ام سلیم کی بہت زیادہ شان ظاہر ہے اور یہ ان کے دین کی عظمت، ان کے عقل

کار حجاب، اور ان کے یقین کی مضبوطی پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھانے کی مقدار بھی جانتے ہیں اور اس میں کیا شان ظاہر ہوگی۔ اگر آپ اس کو نہ جانتے ہوتے تو آپ ایسا نہ کرتے۔

۔ مرقاة شرح مشکاة (ملا علی قاری) باب فی المعجزات۔

﴿85﴾

کوئی ریاء کار جانے یا مومن حقیقت کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن بريدة رضى الله عنه قال خرجت ليلة الى المسجد فاذا النبي صلى الله عليه وسلم قائم عند باب المسجد واذا رجل فى المسجد يصلى قال: فقال لى النبي صلى الله عليه وسلم: يا بريدة اتراه يرانى قال قلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قال بل مؤمن منيب.

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک رات مسجد کی طرف گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے جبکہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا آپ نے مجھے اس شخص کے بارے میں فرمایا: اے بریدہ کیا تم اسے ریاء کار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ مومن فرمانبردار ہے۔

۔ مسند الرویانی حدیث نمبر 24۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 32 صفحہ نمبر 41۔

۔ تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 142۔

﴿86﴾

دین میں سختی نہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن بريدة الاسلمي قال خرجت ذات يوم لحاجة فاذا انا بالنبي صلى الله عليه وسلم يمشي بين يدي فانطلقنا نمشي معا فاذا نحن برجل بين ايدينا يصلي يكثر الركوع والسجود فقال النبي صلى الله عليه وسلم اتراه يرأى قال: قلت: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قال: فترك يده من يدي وجمع بين يديه وجعل يصوبهما ويرفعهما ويقول عليكم هديا قاصدا عليكم هديا قاصدا عليكم هديا قاصدا فانه من شاة هذا الدين يغلبه.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن حاجت کے لئے نکلا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے آگے آگے تشریف لے جا رہے تھے ہم اکٹھے چلتے رہے تو ہمیں سامنے سے ایک آدمی نظر آیا جو رکوع و سجود کی کثرت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے ریاء کار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت بریدہ نے کہا: آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑ دیا اور دونوں ہاتھوں کو جمع کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے سیدھا کیا اور پھر انہیں اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم پر میانہ روی لازم ہے، تم پر میانہ روی لازم ہے، جو کوئی سختی کرے گا دین اس پر غلبہ پالے گا۔

کتاب الزہد والرقائق (ابن مبارک) حدیث نمبر 1113۔

- مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 350 -

- فتح الباری (ابن رجب) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 150 -

- مجمع الزوائد (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 62 -

﴿87﴾

آپ کا اپنی امت سے محبت کا معیار کتنا اعلیٰ
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن بريدة، عن ابيه، قال خرج الينا النبي صلى الله عليه وسلم
يوما فنادی ثلاث مرات فقال: ايها الناس اذكروا ماثلي ومثلکم؟
قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: انما مثلي ومثلکم مثل قوم خافوا عدوا
ياتيهم فبعثوا رجلاً يترائي لهم، فينما هم كذلك ابصر العدو فاقبل
لينذرهم، وخشي ان يدرکه العدو قبل ان ينذر قومه فأهوى بثوبه - ايها
الناس اوتيتم ايها الناس اوتيتم، ثلاث مرات.

حضرت ابن بريدہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری طرف تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا:
اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کس چیز کی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے
ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس قوم جیسی ہے جو دشمن سے ڈرتی ہے کہ وہ ان کے
پاس پہنچ جائے گا۔ انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا کہ جا کر ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھے۔ وہ
اسی دوران تھے کہ اس نے دشمن کو ان کی طرف روانہ ہوتے دیکھا تو ان لوگوں کو باخبر کرنے

کے لئے وہ لپکتا ہوا آنے لگا اور وہ اس بات سے ڈرا کہ کہیں اس کے باخبر کرنے سے پہلے ہی دشمن اسے نہ پکڑ لے تو اس نے راستے سے ہی کپڑا ہلانا شروع کر دیا کہ ہوشیار ہو جاؤ دشمن آپہنچا، ہوشیار ہو جاؤ دشمن آپہنچا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی کہا۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 348۔

۔ جامع المسانید والسنن (ابن کثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 474۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ سبأ آیت نمبر 47۔

﴿88﴾

موت کا انسان سے کتنا فاصلہ؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عبداللہ بن بريدہ، عن ابيه، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم

هل تدرون ما هذه وما هذه، ورمي بحصاتين؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم

، قال: هذا كالأمل وهذا كالأجل

حضرت عبداللہ بن بريدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں

نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ اور یہ کیا

ہے؟ اور یہ بات آپ نے دو کنگر آگے پیچھے پھینکتے ہوئے ارشاد فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے

ارشاد فرمایا: یہ تمہاری زندگی کی امید ہے اور یہ تمہاری موت ہے۔

۔ سنن ترمذی کتاب الامثال باب ما جاء في مثل ابن ادم واجله وامله۔

۔ جامع الاصول (ابن اثیر جزری) حدیث نمبر 186۔

۔ الترغیب والترہیب (منذری) حدیث نمبر 5071۔

﴿89﴾

سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: كنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد عند غروب الشمس، فقال: یا اباذر اأتدری أين تغرب الشمس؟ قلت: اللّٰهُ ورسوله اعلم. قال: فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش. فذلک

قوله تعالیٰ و الشمس تجری لمستقر لها ذلک تقدیر العزیز العلیم۔
ابو ذر حضرت ولایت ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں غائب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے عرش کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اسی بارے میں اللہ کا یہ ارشاد ہے: سورج چلتا ہے اپنے ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست، علم والے کا۔

صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن باب سورۃ یس۔

سنن ترمذی کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربھا۔

مسند ابی داؤد طیالسی حدیث نمبر 460۔

﴿90﴾

سورج کی منزل کیا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یوما: اأتدرون

این تذهب هذه الشمس؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال: ان هذه تجري حتى تنتهي الى مستقرها تحت العرش، فتخر ساجدة فلا تزال كذلك حتى يقال لها: ارتفعي ارجعي من حيث جئت فترجع فتصبح طالعة من مطلعها.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟۔ سب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ دوڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اپنی جائے قرار کی طرف انتہا پذیر ہوتا ہے پس سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور یہ اسی سجدہ کی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے کہا جاتا ہے اٹھ اور جہاں سے آیا ہے وہیں واپس لوٹ جا تو یہ واپس لوٹ جاتا ہے تو صبح صبح یہ اپنی جائے طلوع سے نمودار ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6153۔

کتاب الایمان (ابن مندہ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 25۔

﴿91﴾

دنیا میں کثرت اور آخرت میں قلت کس کی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر ان النبی توجہ نحو احد فاتبعه ابوذر فالتفت النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقال: ابوذر قال ابوذر: لیک وسعدیک وانا فداؤک،

فقال: ان المكثرين هم الاقلون يوم القيامة فقال ابوذر: اللَّهُ وَرَسُولُهُ
اعلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم: الا من قال بالمال هكذا وهكذا
من بين يديه وعن يمينه وعن شماله ومن ورائه، ثم انطلق نحو احد ثم قال
لابي ذر: لا تبرح حتى اتيك قال: فسمعت صوت النبي فاردت ان آتية
فتذكرت قوله لا تبرح حتى اتيك فجاء النبي فقلت سمعت صوتك
فاردت ان اتيك فقال: انه اتاني جبريل رسول رب العالمين فقال بشر
امتك انه من قال لا اله الا الله مخلصا فذكر خيرا كثيرا فلما جاء
المدينة قال: ادعوا لي ابا الدرداء فجاء ابو الدرداء فامر به ان يبشر الناس
فرده عمر بن الخطاب وقال: يا رسول الله اذا يتكل الناس على قول لا اله
الا الله ويتركوا العمل فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ارشدك الله
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُحد کی
طرف تشریف لے گئے حضرت ابوذر بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے حضرت ابوذر کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر۔ ابوذر نے عرض کیا:
جی حضور میں آپ پر فدا، حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں کثرت مال
والے قیامت میں کتنی قلت والے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سوائے اس
کے جو اپنے مال کو ایسے اور ایسے اپنے سامنے سے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ
کرے۔ پھر آپ احد پہاڑ کی طرف چلے۔ ایک جگہ پر آپ رکے اور مجھے ارشاد فرمایا: اے
ابوذر میرے آنے تک یہیں ٹھہرے رہنا۔ اس کے کچھ دیر بعد میں نے آپ کی آواز سنی تو

آپ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا حکم یاد آ گیا کہ میرے آنے تک یہیں ٹھہرے رہنا۔ چنانچہ آپ کچھ دیر بعد تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ آپ کی آواز سن کر میں نے آپ کے پاس آنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے پیغام رساں جبریل علیہ سلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے کہا: آپ کو آپ کی امت میں سے اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر خیر فرمایا۔ جب آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور میرے لئے ابودرداء کو بلا لاؤ۔ چنانچہ ابودرداء آئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا: کہ اس بات کی لوگوں کو خوشخبری پہنچا دو۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس مہوڑ لیا اور عرض کیا کہ اس طرح تو لوگ صرف اسی کلمہ لا الہ الا اللہ پر انحصار کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت پر قائم رکھے۔

۔ جزء الف دینار (ابوبکر قطعی) حدیث نمبر 273۔

(92)

حضور کی اپنی آل کیلئے چاہت کس قدر عظیم

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: انطلق النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نحو بقیع الغرقہ، فانطلقت خلفہ، فقال: یا اباذر، فقلت: لیک ثم سعیدک وانا فداؤک، فقال: المکثرون هم المقلون یوم القیامۃ، الا من قال بالمال

هكذا و هكذا، عن يمينه و عن شماله، قالها ثلاثا، ثم عرض لنا أحد، فقال: يا اباذر، مايسرنى انه لا ل محمد ذهباً يمسى معهم دينار، او مثقال، فقلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، ثم عرض لنا واد فاستبطنه النبى صلى الله عليه وسلم ونزل فيه، وجلست على شفيره، فظننت ان له حاجة، فابطأ على و ساء ظنى فسمعت مناجاة فقال: ذلك جبريل يخبرنى لامتى من شهد منهم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، دخل الجنة، فقلت: يا رسول الله، وان زنى وان سرق؟ قال وان زنى وان سرق.

حضرت ابوذر غفارى رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقیع غرقہ کی طرف گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر۔ میں نے عرض کیا: جی حضور میں آپ پر فدا، حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں کثرت والے قیامت میں کتنی قلت والے ہوں گے۔ سوائے اس کے جس نے اپنے مال کو ایسے ایسے اور دائیں بائیں سے خرچ کیا یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔ پھر چلتے چلتے ہمارے سامنے احد پہاڑ آگیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے سونا ہو اور شام کے وقت تک ان میں سے ان کے پاس ایک دینار یا مثقال باقی ہو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر ہمارے سامنے ایک وادی آئی تو آپ اس میں داخل ہو گئے اور اس میں اتر گئے اور اس کے ایک کنارے پر بیٹھ گئے۔ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف فرما ہیں۔ تو میں نے خود کو پیچھے کیا لیکن یہ خام خیال تھا میں نے کچھ گفتگو کی آواز سنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل

علیہ سلام ہیں انہوں نے مجھے بتایا میری امت میں سے جس نے بھی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگرچہ وہ بدکاری کرتا ہو اور چوری کرتا ہو؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اگرچہ وہ بدکاری کرتا ہو اور چوری کرتا ہو۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 195۔

۔ الاذنب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 803۔

۔ تہذیب الاثر (طبری) حدیث نمبر 2453۔

﴿93﴾

انسان کو ایمان کیسے پہچانا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیف انت یا اباذر و موتا یصیب الناس حتی یقوم البیت بالوصیف؟ یعنی القبر۔ قلت: ماخار اللہ لی ورسولہ۔ او قال: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال: تصبر قال: کیف انت، وجوعا یصیب الناس، حتی تاتی مسجدک فلا تستطيع ان ترجع الی فراشک، ولا تستطيع ان تقوم من فراشک الی مسجدک؟ قال: قلت: اللہ ورسولہ اعلم۔ او ماخار اللہ لی ورسولہ۔ قال: علیک بالعفة ثم قال: کیف انت، وقتلا یصیب الناس حتی تغرق حجارة الزيت بالدم؟ قلت: ماخار اللہ لی ورسولہ، قال: الحق بمن انت منه قال: قلت: یا رسول اللہ افلا آخذ بسیفی، فاضرب به من فعل ذلک، قال:

شاركت القوم اذا، ولكن ادخل بيتك قلت: يا رسول الله فان دخل بيتي؟ قال ان خشيت ان يهرک شعاع السيف، فالحق طرف ردائك على وجهك، فيوء بائمه واثمك، فيكون من اصحاب النار.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب موت لوگوں تک پہنچ رہی ہوگی یہاں تک گھر خادم کے ساتھ قائم ہوگا یعنی قبر۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر صبر لازم ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا اس وقت تو کیسے ہوگا جب لوگوں پر قحط شدید ہوگا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہاں تک کہ تو اپنی مسجد میں آئے گا تو تو اپنے بستر تک نہ پہنچ سکے گا (بھوک کی وجہ سے) اور نہ ہی تو طاقت رکھے گا کہ اپنے بستر سے اپنی مسجد تک کے لئے اٹھ سکے تو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت بھی تجھ پر حرام سے بچنا لازم ہوگا۔ پھر فرمایا اس وقت کیا ہوگا جب مدینہ میں قتل عام ہوگا یہاں تک کہ حجارة الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جن لوگوں میں ہو انہیں میں رہنا یعنی اہل مدینہ کے ساتھ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں اپنی تلوار کیوں نہ پکڑوں اور جو ایسا کرے اسے ماردوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تب تم بھی مفسدوں کی قوم میں شریک ہو جاؤ گے لیکن اس وقت تم اپنے گھر میں خاموشی سے پڑے رہنا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر فتنہ باز میرے گھر میں گھس آئیں تو؟ آپ نے فرمایا: تمہیں تلوار

کی چمک کا خوف ہو تو اپنی چادر اپنے منہ پہ ڈال لیتا۔ اس صورت میں قاتل اپنا اور تمہارا گناہ لے کر جہنم میں جائے گا۔

سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب التثبت فی الفتنة۔

(94)

انسان کو فتنوں سے کیسے بچنا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا واردفني خلفه، وقال: يا اباذر، ارايت ان اصاب الناس جوع شديد لا تستطيع ان تقوم من فراشك الى مسجدك، كيف تصنع؟ قال: قال الله ورسوله اعلم: قال: "تعفف" قال: يا اباذر، ارايت ان اصاب الناس موت شديد، ويكون البيت فيه بالعبد، يعني القبر، كيف تصنع؟ قلت: الله ورسوله اعلم قال: اصبر قال يا اباذر، ارايت ان قتل الناس بعضهم بعضا، يعني حتى تغرق حجارة الزيت من الدماء كيف تصنع؟ قال: الله ورسوله اعلم، قال: افعد في بيتك واغلق عليك بابك، قال فان لم اترك؟ قال فائت من انت منهم، فكن فيهم قال فاخذ سلاحى؟ قال: اذا تشار كههم فيما هم فيه ولكن ان خشيت ان يروعك شعاع السيف فالق طرف ردائك على وجهك حتى يوء بائمه واثمك

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم ایک داز گوش پر سوار تھے۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے جب لوگوں کو بہت زیادہ بھوک پہنچے گی اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک جانے کی بھی طاقت نہ رکھو گے اس وقت تم کیا کرو گے؟ حضرت ابوذر نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر حرام سے بچنا لازم ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا اس وقت تو کیسے ہوگا جب لوگوں کو بہت سخت موت پہنچے گی یہاں تک کہ قبر ایک غلام کے بدلے قائم ہو جائے گی؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت صبر کرنا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر جب بعض لوگ بعضوں کو قتل کر رہے ہوں گے یہاں تک کہ حجارة الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا تو اس وقت تو کیا کرے گا؟ حضرت ابوذر نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور گھر کا دروازہ خود پر بند کر لینا۔ انہوں نے عرض کیا: اگر پھر بھی میں نہ چھوڑا جاؤں تو؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں انہیں لوگوں میں ہو جانا جن میں تم ہو یعنی اہل مدینہ میں شامل رہنا انہوں نے کہا کیا اس وقت میں اسلحہ نہ اٹھا لوں؟ آپ نے فرمایا تب تم بھی انہیں کے کام میں ان کے ساتھ شریک ہو گے۔ لیکن اگر تم خود پر تلوار کی چمک کا ڈر محسوس کرو۔ تو اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لینا یہاں تک کہ قاتل اپنا اور تمہارا گناہ اٹھائے گا۔

۔ مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 149۔

۔ سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 191۔

۔ تفسیر ابن کثیر سورة المائدة تحت آیت نمبر 27۔

(95)

نمازوں کی حفاظت کا مصطفائی عطائی طریقہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا ابا ذر كيف تصنع اذا ادركت امراء يؤخرون الصلاة عن مواقيتها، قال: قلت اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . قال: صل الصلاة لوقتها، ثم ائتهم فان كانوا قد صلوا كنت قد احرزت صلاحك، وان لم يكونوا صلوا صليت معهم وجعلت صلاحك معهم سُبْحَةً.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر تو اس وقت کیا کرے گا جب تو حکومتی لوگوں کو نمازیں اپنے وقت سے پیچھے کرتا ہوا پائے گا۔ حضرت ابو ذر نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نمازیں پڑھ لینا پھر ان کے پاس آنا اور اگر وہ نمازیں ادا کر چکے ہوں تو تم نے بھی پہلے ہی اپنی نماز ادا کر لی۔ اور اگر انہوں نے نہ پڑھی ہو تو جب وہ پڑھیں تو تم بھی ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور اپنی نماز ان کے ساتھ دعا بنا لینا۔

القوائد المشقة عن شیوخ العوالی (الصیرفی) حدیث نمبر 72۔

سنن الداری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 304۔

نصف امت یا ساری امت کی مغفرت؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عوف بن مالک يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

أتدرون ماخيرني ربي الليلة؟ قال: قلنا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، قال: فانه

خيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين الشفاعة ، فاخترت الشفاعة

قلنا : يا رسول الله ادع الله ان يجعلنا من اهلها ، قال: هي لكل مسلم .

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو رات کو میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا؟۔ عوف

بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے یا ساری امت کے لئے شفاعت

کرنے کا اختیار دیا تو میں نے شفاعت قبول کر لی۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بھی آپ کی شفاعت

پانے والے لوگوں میں فرمادے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری

شفاعت تو ہر مسلمان کے لئے ہے۔

- السنۃ (ابن ابی عاصم) حدیث نمبر 820۔

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 68۔

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 135۔

﴿97﴾

محبت مصطفیٰ ﷺ کی اعلیٰ مثالیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوب جانتے ہیں

عن عوف بن مالک الاشجعی یردہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ قال فہبت الریح من اللیل فاذا کل دابة واضعة خدھا الی الارض ولست اری فی العسکر الا مؤخرۃ الرحال فاتیت الی منزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا هولیس فیہ فانطلقت الی غیضة من قصب فاذا انا اسمع خشخشة واذا انا بسواد رجلین فاتیتھما فاذا معاذ بن جبل وابو عبیدہ بن الجراح فسلمت علیھما فقلت ما اخرجکما فقالا: اخرجنا الذی اخرجک فی طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینما ہم قیام ینظرون اذ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثم معاذ بن جبل قال نعم یا نبی اللہ هذا انا وابو عبیدہ بن الجراح قال اثم عوف بن مالک الاشجعی قال نعم یا نبی اللہ هذا انا فانطلقا حتی اتوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہم هل تدرون ما اخرجنی؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال فان جبریل اتانی فناخرجنی فکان الذی رايتم وانا ربی عزوجل خیرنی بین خصلتین ان یدخل نصف امتی الجنة و بین الشفاعة لامتی فاخترت الشفاعة لامتی

عوف بن مالک اشجعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روایت کو وارد کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نکلے انہوں نے کہا کہ رات کے وقت تیز آندھی چلنے لگی۔ ہر جانور نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور میں لشکر کے کجاووں کے پچھلے حصے ہی کو دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جائے آرام کی طرف لوٹ آیا تو آپ وہاں تشریف فرما نہیں تھے تو میں بانسوں کے جھنڈ کی طرف گیا تو وہاں میں نے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی تو دو آدمیوں کے سیاہ ہیولے نظر آئے جب میں ان کے قریب گیا تو وہ حضرت معاذ بن جبل اور ابو عبیدہ بن جراح تھے۔ میں نے ان دونوں کو سلام کیا اور ان سے پوچھا کہ انہیں کس چیز نے پڑاؤ سے نکلنے پر مجبور کر دیا؟۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی اسی ذات نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طلب میں باہر نکلنے پر مجبور کیا جس ذات نے تمہیں مجبور کیا ہے۔ چنانچہ اسی دوران کہ وہ ابھی کھڑے ہی تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے، پس آپ نے فرمایا: معاذ بن جبل ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ۔ یہ میں ہوں اور یہ ابو عبیدہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: عوف بن مالک ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ، یہ میں ہوں۔ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز نے مجھے میں اس وقت نکالا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے اور انہوں نے مجھے وہاں سے باہر نکلنے کے لئے کہا اور مجھے وہاں لے گئے جہاں تم نے دیکھا وہاں مجھے میرے رب نے دو میں سے ایک چیز اختیار کرنے حکم دیا میری نصف امت جنت میں داخل کرنے کا یا شفاعت کرنے کا۔ چنانچہ میں نے شفاعت اختیار کر لی۔

۔ الفوائد المعللة (ابوزرعہ الدمشقی) حدیث نمبر 238۔

(98)

پرندے، درندے اور حقائق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عوف بن مالک قال : هل تدرون ما العوافی ؟ قلنا : اللّٰهُ

ورسوله اعلم . قال : الطیر والسباع .

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عوافی کیا ہے؟۔

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پرندے اور

درندے ہیں۔

- صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6774 -

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 313 -

(99)

صحابہ کرام کے وجدانی نعرے

حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصین ، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نزلت یا

ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم [الحج - 1] الی قوله

ولکن عذاب اللہ شدید [الحج : 2] قال انزلت علیہ هذه الایة و هو فی

سفر فقال : أ تدرون ای یوم ذلک ؟ فقالوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، قال :

ذلک یوم یقول اللّٰهُ لا ادم : ابعث بعث النار ، فقال : یارب وما بعث

النار؟ فقال تسع مائة وتسعة وتسعون الى النار وواحد الى الجنة. قال: فأنشأ المسلمون يكون. فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قاربوا وسددوا فانها لم تكن نبوة قط الا كان بين يديها جاهلية، قال: فيؤخذ العدد من الجاهلية فان تمت والا كملت من المنافقين ومماثلكم والامم الا كمثل الرقمة في ذراع الدابة او كالشامة في جنب البعير، ثم قال: اني لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبروا، ثم قال: اني لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبروا، ثم قال: اني لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبروا. قال: ولا ادرى؟ قال: الثلثين ام لا؟ هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم [الحج - 1] الی قوله ولكن عذاب الله شديد [الحج: 2] تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ سلام سے ارشاد فرمائے گا: جہنم کے لئے فوج تیار کرو۔ حضرت آدم علیہ سلام عرض کریں گے: دوزخ کے لئے کتنی نفری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نو سو ننانوے دوزخ کے لئے اور ایک جنت کے لئے۔ یہ بات سن کر مسلمان رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ اعتدال پر رہو اور سیدھے رہو۔ جب بھی نبوت آئی تو اس کے سامنے جاہلیت ہی

رہی۔ آپ نے فرمایا: جاہلیت میں سے کثیر تعداد میں لوگ لئے جائیں گے۔ اگر جہنم کے لئے تعداد مکمل ہوگئی تو (توفیہا) وگرنہ منافقین سے پوری کی جائے گی۔ تم لوگوں کی مثال اور دوسری امتوں کی مثال ایسی ہے جیسی جانور کی ٹانگ میں داغ کی یا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنت میں ایک چوتھائی ہو گے یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم ایک تہائی ہو گے۔ صحابہ کرام نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنت میں نصف ہو گے۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ راوی نے بیان کیا: میں نہیں جانتا آپ نے دو تہائی کہا تھا کہ نہیں۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۔ سنن ترمذی کتاب التفسیر باب سورۃ الحج۔

۔ تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر 13767۔

۔ تفسیر قرطبی تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔

﴿100﴾

بدکاری، سرقت، شرب خمر وبال کتنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ارايتم

الزانی، والسارق، وشارب الخمر ما تقولون فيهم؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

اعلم. قال: هي من فواحش وفيهن عقوبة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بدکار، چور، شرابی ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزائیں بھی ہیں۔
- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 140۔

- مسند الروایاتی حدیث نمبر 86۔

﴿101﴾

موت کو یاد رکھنے والے کی سمجھداری

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصین قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اى المؤمنين اکیس قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: اکیس المؤمنین اکثرهم ذکرًا للموت احسنهم له استعدادا .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد رکھیں اور اس کی اچھی تیاری کریں۔
- اتحاف الخیرۃ المکرمۃ حدیث نمبر 7295۔

- المطالب العالیہ (عسقلانی) حدیث 3120۔

- مسند الحارث حدیث نمبر 1104۔

- بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث (پیشی) حدیث نمبر 1116۔

﴿102﴾

حضور ﷺ کے تبسم کی برکتیں کتنی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حمران ، قال : كنت عند عثمان ، فدعا بوضوء ، فتوضأ ، فلما فرغ ،

قال : توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم كما توضأت ، فلما فرغ تبسم

، فقال : هل تدرون مما تبسمت قال : قلنا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قال : ان

العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوءه ، ثم دخل في صلاته فاتم صلاته ،

خرج من صلاته ، كما يخرج من بطن امه .

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ انہوں نے پانی منگوایا اور اچھی طرح وضوء کیا پھر انہوں نے فرمایا

: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضوء فرمایا اسی طرح میں نے بھی وضوء کیا ہے پھر آپ

مسکرائے تو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد

فرمایا: جب آدمی وضوء کرے تو اپنا وضوء مکمل کرے پھر نماز میں داخل ہو تو اپنی نماز کو مکمل

کرے جب وہ اپنی نماز مکمل کر کے نکلے گا تو ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا

ہے۔

- مسند ابن جریر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 83 -

- مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 61 -

- معرفة الصحابة (ابو نعیم) حدیث نمبر 283 -

﴿103﴾

لعاب مصطفیٰ ﷺ اور دعائے مصطفیٰ ﷺ کی برکتیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد الله قال كنا يوم الخندق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرضت لنا القطعة الصلبة شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية من الجبل عرضت فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم المعول فعادت كثيبا اهيل او اهيم فقلت يا رسول الله ائذن لي البيت فقلت لامراتي اني رايت من رسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا ما في ذلك صبر فعندك شيء فاخرجت لي جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت ففرغت الى فراغي وقطعتها في برمتها البرمة القدر منه والعجين قد انكسر والبرمة بين الاثافي الحجارة التي توضع عليها القدر منه في قدر كادت ان تنضج ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لا تفضحني برسول الله صلى الله عليه وسلم وبمن معه فجئت فسايرته فقلت طعيم لي يا رسول الله فقم انت ورجل او رجلان قال كم هو فذكرت له قال كثير طيب قل لها لا تنزع البرمة والخبز من التنور حتى اتيكم واستقر صحافا ثم صاح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا اهل الخندق ان جابرا صنع لكم سو را فحي هلا بكم فقلت ويحك جاء النبي صلى الله عليه

وسلم بالمهاجرين والانصار ومن معهم فقالت بك وبك هل سالک
 فقلت نعم فقالت اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فدخل رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال ادخلوا ولا تضاعطوا فاخرجت له عجينا فبشق فيه وبارک
 ثم عمد الى برمتنا فبشق فيه وبارک ثم قال يا جابر ادع خابذة فلتخبز
 معک واقدهنى من برمتک ولا تنزلوها وجعل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يكسر الخبز ويجعل عليه اللحم يخرم البرمة التنور اذا اخذ
 منه ويقرب الى اصحابه ثم ينزع فلم يزل يكسر الخبز ويغرف اللحم
 حتى شبعوا وهم الف. قال جابر فاقسم بالله لا کلو حتى ترکوه وانحرفوا
 وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو ثم قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم کلى واهدى فان الناس اصابتهم مجاعة فلم نزل
 ناکل ونهدى يومنا. وفي رواية الدارمی و ابن ابی شيبه والبيهقى انهم
 كانوا ثمان مائة او ثلاث مائة .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں خندق کی
 کھدائی والے دن ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمارے
 سامنے ایک انتہائی سخت چٹان آگئی صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور عرض کی کہ پہاڑ کا ایک سخت پتھر سامنے آگیا ہے تو آپ نے فرمایا: میں آ رہا
 ہوں۔ پھر آپ اٹھے اس حالت میں کہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے
 ہم نے کوئی چیز بھی نہیں چکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کدال اپنے دستِ
 مبارک میں لیا اور پتھر پر ضرب لگا کر اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول

اللہ مجھے گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ میں نے گھر جا کر اپنی زوجہ سے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے جس پر مجھ سے صبر نہا ہوسکا کیا تیرے پاس گھر میں کوئی چیز ہے؟ تو اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (چار سیر) پرانا باٹ ((جو تھے ہمارے گھر میں ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ بھی تھا چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈالا اور اتنی دیر میں گندھا ہوا آٹا نرم ہو گیا ہنڈیا چولہے پر چڑھا دی گئی جب وہ پکنے کے قریب ہو گئی تو میں واپس لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگا تو مجھے گھر سے نکلتے ہوئے میری بیوی نے کہا: مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور جوان کے ساتھ ہیں ان کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر آپ کو سرگوشی کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے اور آپ کے ساتھ ایک دو آدمیوں کے لئے کافی ہوگا آپ تشریف لے آئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کھانا کتنا ہے میں نے تفصیلاً ساری بات عرض کر دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: بہت ہے اور بہت پاکیزہ ہے گھر جا کر اپنی بیوی سے کہہ دو میرے آنے تک ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ ہی روٹیاں تنور سے نکالے (روٹیاں پکانی شروع نہ کرے) کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلند آواز سے کہا اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے جلدی چلو۔ میں جلدی جلدی چلا اور گھر جا کر اپنی بیوی سے کہا تو برباد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مہاجرین و انصار اور اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں۔ تو اس نے کہا: اللہ تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کرے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تم سے تفصیلات نہیں پوچھی تھیں میں نے کہا آپ نے سب کچھ

پوچھا تھا۔ میری بیوی نے کہا تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پس کچھ دیر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے صحابہ سے کہا اندر داخل ہو جاؤ لیکن رش نہ کرنا۔ پھر میں نے آٹا آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے ہنڈیا کی طرف توجہ فرمائی اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا: اے جابر روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ روٹیاں پکائے اور تیری ہنڈیا سے سالن نکالے اور ہنڈیا کو چولہے سے نہ اتارنا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بذات خود روٹیوں کے ٹکڑے کرنے شروع کئے اور ان پر گوشت رکھنا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہنڈیا اور تنور کو بھی ڈھانک کر رکھا آپ اس میں سے لیتے اور صحابہ کے قریب کر دیتے۔ پھر ڈھکنا اتارتے پس اسی طرح روٹی توڑتے رہے اور اس پر گوشت رکھ کر صحابہ کرام کو دیتے رہے یہاں تک کہ ہزار آدمی نے جی بھر کر کھانا کھا لیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ صحابہ کرام جی بھر کر کھاتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھاتے کھاتے چھوڑ دیا اور واپس چل دیے لیکن ہماری ہنڈیا اسی طرح ابل رہی تھی جیسے ابتداء میں ابل رہی تھی اور آٹے سے مسلسل روٹیاں پکتی رہیں مگر آٹا اسی طرح موجود تھا جیسا پہلے تھا۔ پھر آپ نے حضرت جابر کی بیوی سے ارشاد فرمایا: اب تم بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی بھیجو کیونکہ لوگ انتہائی بھوک اور فاقے کا شکار ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم اسے کھاتے رہے اور سارا دن لوگوں کو بھی بھیجتے رہے۔ داری ابن ابی شیبہ اور بیہقی کی روایت کے مطابق ان کی تعداد تین سو یا آٹھ سو تھی (ثلاث اور ثمان کا تحریری فرق: برکاتی غفرلہ)۔

تفسیر مظہری تحت سورۃ الاحزاب آیت نمبر 9۔

سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 31709۔

دلائل النبوة (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 417۔

﴿104﴾

اونٹوں کی فریادری اور ان کی آب پتی
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد الله قال: اقبلنا حتى اذا كنا بمهبط من الحرة اقبل
جمل يرقل، فقال: أتدرون ما قال هذا الجمل؟ قالوا: الله ورسوله اعلم
قال: هذا جمل جاءني يستعيني على سيده، يزعم انه كان يحرق عليه
منذ سنتين حتى اذا اجر به واعجفه وكبر سنة اراد ان ينحره، اذهب معه
يا جابر الى صاحبه فائت به، فقلت: يا رسول الله ما اعرف صاحبه،
قال: انه سيدك عليه، قال: فخرج بين يدي معتقا حتى وقف بي في
مجلس بني خطمة، فقلت: اين رب هذا الجمل؟ قالوا: فلان بن فلان،
فجئته، فقلت: اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخرج معي، حتى
جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم: ان جملك هذا يستعيني عليك، يزعم انك حرثت عليه زمنا
حتى اجر به واعجفته وكبر سنة ثم اردت ان تنحره؟ قال: والذي
بعثك بالحق ان ذلك كذلك، فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم: بعنيه قال: نعم يا رسول الله، فابتاعه منه، ثم سيبه في الشجرة حتى
نصب سناما، وكان اذا اعتل على بعض المهاجرين او الانصار من

نواضحہم شیء اعطاه اياه فمكث بذلك زمانا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم حرہ کے دامن میں آئے تو سامنے سے ایک اونٹ آیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گریہ زاری کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس اونٹ نے کیا کہا: صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ میرے پاس آیا ہے اور اپنے مالک کے معاملہ میں مجھ سے مدد مانگتا ہے۔ اور یہ اونٹ سمجھتا ہے کہ یہ سال ہا سال سے اس کی خدمت کرتا رہا یہاں تک جب یہ کھلی والا، لاغر اور بوڑھا ہو گیا تو اب وہ اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر اس اونٹ کے ساتھ اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت جابر نے عرض کیا: مجھے اس کے مالک کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ تمہیں اپنے مالک تک نشاندہی کرے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اونٹ آزادانہ طور پر میرے آگے آگے چلتا رہا یہاں تک وہ بنی خطمہ کی مجلس میں پہنچ کر رک گیا۔ تو میں نے کہا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا: فلاں ابن فلاں ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ میرے ساتھ نکلا یہاں تک وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اس اونٹ نے تجھ پر میری پناہ طلب کی ہے اور یہ اونٹ خیال کرتا ہے کہ تو ایک لمبے عرصہ تک اس سے کھیتی باڑی کی خدمت لیتے رہے ہو یہاں تک تم نے اسے خارش زدہ لاغر کر دیا اور اس کی عمر نے اس پر بڑھاپا کر دیا تو اب تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق بنا کر بھیجا ہے یہ معاملہ واقعی اسی طرح ہے۔ تو حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ اونٹ مجھے بیچ دو تو انہوں نے اس پر رضا مندی ظاہر کی پھر آپ نے وہ اونٹ ان سے خرید لیا پھر آپ نے اسے سرسبز درختوں میں آزاد چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے اپنی کوہان مضبوط کر لی۔ جب بھی وہ بیمار ہوتا تو مہاجرین اور انصار اپنے اونٹوں کے چارے میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے اور یہ معاملہ ایک زمانے تک ایسے ہی چلتا رہا۔

۔ المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 54۔

۔ مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 562۔

۔ الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح (ابن تیمیہ) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 192۔

﴿105﴾

غیبت کرنے والوں کا ہوا میں اثر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد الله قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

فهاجت ريح مُنْتِنَةٌ فقال: أتدرون ماهذه الريح قلنا: الله ورسوله اعلم قال

هذه ريح الذين يغتابون المسلمين .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے جب بدبودار ہوا چلی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم

جانتے ہو کہ یہ ہوا کیسی ہے؟۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بدبودار ہوا ان لوگوں کی ہے

جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

﴿106﴾

حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کس قدر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد اللہ، قال: لما نزلت علی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم "وتعزروه" قال: ما ذاکم؟ قلنا: اللہ ورسولہ اعلم قال

لتتصروه و توقروه و تعظموه و تفخموه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ

وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی "وتعزروه" آپ نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟ ہم

نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ان کی مدد کرو، ان کی توقیر و تعظیم کرو اور ان کی بڑائی بیان

کرو۔

تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 8۔

تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 92۔

تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 412۔

﴿107﴾

مشکل کشائی کرنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد اللہ قال: کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ

وسلم اذ جاء رجل من الانصار فقال: يا رسول الله، ان ابنا لی دب من

سطح لنا الى ميزاب فهو متعلق به ، فادع الله ان يهبه لوالديه قال النبي صلى الله عليه وسلم: قوموا بنا . قال جابر: فاتبعت النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت امرا عظيما، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ”ادعوا لي صبيا مثله على السطح“، فدعوه فناغاه ثم ناغاه فذب الصبي حتى اخذه ابوه، فقال النبي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”هل تدرون ما قال له؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال: قال له: لم تلقى نفسك فتلفها؟ قال: مخافة الذنوب. قال: فلعل العصمة ان تلحقك .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک انصاری آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرا ایک بیٹا ہے جو چھت پر ریگتے ہوئے پرنا لے پہ جا کر لٹک گیا ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین (ہمیں) کو بیٹا ہبہ فرمادے۔ آپ نے (وہاں موجود صحابہ سے) ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ تو میں نے ایک بہت بڑا معاملہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اس بچے جیسا ایک اور بچہ چھت پر لاؤ تو لوگوں نے ویسا ہی ایک بچہ بلوایا اس بچے نے دوسرے بچے سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو دوسرے نے بھی اس کے ساتھ اسی طرح بات کی پھر وہ بچہ ریگلتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس کے والد نے اسے پکڑ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس بچے نے اس بچے سے کیا کہا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے اسے کہا کہ تم کیوں اپنی جان کو ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہو؟۔ اس نے کہا:

اپنے گناہوں کے ڈر سے۔ اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ تجھے پاکبازی نصیب ہو جائے۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 27 صفحہ نمبر 48۔

۔ میزان الاعتدال (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 263۔

۔ لسان المیزان (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 211۔

﴿108﴾

علامتِ منافق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر رفعہ: أتدرون ما علامة المنافق؟ قلنا: اللہ ورسولہ اعلم

، قال: الذی یبکی باحدی عینیہ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ منافق کی کیا علامت ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے

ارشاد فرمایا: منافق وہ ہے جو دونوں آنکھوں میں سے صرف ایک آنکھ سے روتا ہے۔

۔ القاصد الحسنیہ (سخاوی) حدیث نمبر 1042۔

۔ کشف الخفاء (العجلونی) حدیث نمبر 2338۔

﴿109﴾

لوگوں اور اللہ کے ہاں پسندیدہ اور ناپسندیدہ کون

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

جابر بن عبد اللہ یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول: من ابغض الناس الى الناس؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: فان ابغض الناس الى الناس اسألهم لهم وألحهم عليهم، ثم قال: أتدرون من احب الناس الى الله؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: احب الناس الى الله اسألهم له، وألحهم عليه في الطلب قلنا: صدق الله ورسوله.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ بغض کس بندے سے ہوتا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ بغض اس سے ہوتا ہے جو ان سے مانگے اور پھر ان پر تنگی پیدا کرے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ مانگنے والا ہو اور مانگنے میں بہت زیادہ اصرار کرے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

طبقات المحمدین باصمہان (ابوالشیخ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 30۔

ترتیب الامالی النخعیۃ (ابن اثیری) حدیث نمبر 1043۔

﴿110﴾

زمین مثل چاندی سفید کب ہوگی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زید قال: ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليهود،

فقال: هل تدرون لم ارسلت اليهم؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: فاني ارسلت اليهم اسالهم عن قول الله: يوم تبدل الارض غير الارض انها تكون يومئذ بيضاء مثل الفضة، فلما جاءوا سألهم، فقالوا: تكون بيضاء مثل النقي.

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ یہودیوں کو بلوا بھیجا پھر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے انہیں کیوں بلوایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں اس لئے بلوایا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا جائے۔ یوم تبدل الارض غیر الارض سے مراد ہے بے شک زمین چاندی کی مثل سفید ہو جائے گی۔ چنانچہ جب یہ لوگ آپ کے پاس گئے ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا: زمین چاندی کی مثل سفید ہو جائے گی۔

تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 48۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 48۔

(111)

نماز کیلئے اٹھنے والے قدموں کا اجر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زید بن ثابت قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نريد الصلاة فكان يقارب الخطي فقال أتدري لم اقارب الخطي؟ فقلت اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فقال لا يزال العبد في صلاة ما دام في

طلب الصلاة

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم نماز ادا کرنا چاہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں چھوٹے چھوٹے قدموں سے کیوں چل رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے تب تک وہ حالت نماز میں ہی ہوتا ہے۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 118۔

۔ مجمع الزوائد (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 151۔

۔ کنز العمال جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 575۔

(112)

اللہ بندے کیلئے خیر کا ارادہ کپ فرماتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن الحمق قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول: اذا اراد الله بعد خيرا عسله قال: وهل تدري ما عسله؟ قالوا:

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال: يفتح له عملا صالحا بين يدي موته، حتى يرضى

عنه جيرانه ومن حوله.

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کے لئے

خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے نیکی کے لئے خوب تحریک دیتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ اس کا تحریک دینا کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ اس کی موت سے پہلے اس کے لئے نیکیاں آسان کر دی جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے اڑوس پڑوس والے اور اس کے ارد گرد والے اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

مشکل الآثار (طحاوی) حدیث نمبر 2641۔

المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 325۔

معرفۃ الصحابة (ابو نعیم) حدیث نمبر 5044۔

﴿113﴾

حضور ﷺ عالم الغیب ہیں

یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عمر و بن الحمق، يقول: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بسرية، فقالوا: يا رسول الله، انك تبعثنا وليس لنا زاد، ولا لنا طعام ولا علم لنا بالطريق، فقال انكم ستمرون برجل صبيح الوجه، يطعمكم من الطعام، ويسقيكم من الشراب، ويدلكم على الطريق، وهو من اهل الجنة فلما نزل القوم على جعل يشير بعضهم الى بعض وينظرون الى فقلت: ما بكم يشير بعضكم الى بعض، وتنظرون الى؟ فقالوا: ابشر ببشرى الله ورسوله، فانا نعرف فيك نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبروني بما قال لهم فاطعمتهم، وسقيتهم، وزودتهم، وخرجت

مَعَهُمْ حَتَّى دَلَّلْتَهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِ فَاوَصِيَّتِهِمْ بَابِلَى ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا الَّذِي تَدْعُو إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: ادْعُوا لِي شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآيَتَاءَ الزَّكَاةِ، وَحَجَّ الْبَيْتِ، وَصُومَ رَمَضَانَ فَقُلْتُ: إِذَا أَجَبْنَاكَ إِلَى هَذَا، فَنَحْنُ آمِنُونَ عَلَى أَهْلِنَا، وَدِمَائِنَا، وَأَمْوَالِنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْلَمْتُ، وَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي، فَنَاخَبَرْتَهُمْ بِإِسْلَامِي، فَاسْلَمَ عَلَيَّ يَدَي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْهُمْ ثُمَّ هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ لِي: يَا عَمْرُو هَلْ لَكَ أَنْ أَرِيكَ آيَةَ الْجَنَّةِ؟ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُ الشَّرَابَ، وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ قُلْتُ: بَلَى يَا أَبَايَ أَنْتَ قَالَ: هَذَا وَقَوْمُهُ آيَةُ الْجَنَّةِ وَأَشَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لِي: يَا عَمْرُو، هَلْ لَكَ أَنْ أَرِيكَ آيَةَ النَّارِ؟ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُ الشَّرَابَ، وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا أَبَايَ أَنْتَ قَالَ: هَذَا وَقَوْمُهُ آيَةُ النَّارِ وَأَشَارَ إِلَى رَجُلٍ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ، ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَرْتُ مِنْ آيَةِ النَّارِ إِلَى آيَةِ الْجَنَّةِ وَتَرَى بَنِي أُمِيَّةٍ قَاتِلِي بَعْدَ هَذَا؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ فِي جَحْرٍ فِي جَوْفِ جَحْرٍ لَأَسْتَخْرِجُنِي بَنُو أُمِيَّةٍ حَتَّى يَقْتُلُونِي حَدَّثَنِي بِهِ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَأْسِي أَوَّلُ رَأْسٍ تُحْتَرَفُ فِي الْإِسْلَامِ، يَنْقَلُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ.

حضرت عمرو بن حتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں روانہ تو فرما رہے ہیں لیکن

ہمارے پاس زاوراہ نہیں ہے نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی ہم راستے سے واقف ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک روشن چہرے والے کے پاس سے گزرو گے وہی تمہیں کھانا کھلائے گا اور مشروب پلائے گا اور تمہیں راستہ سمجھائے گا۔ اور وہ شخص جنتی لوگوں میں سے ہوگا۔ عمرو بن حنق کہتے ہیں: لوگ میرے پاس اترے۔ تو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرنے لگے اور میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہو اور میری طرف دیکھتے ہو؟۔ انہوں نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے بشارت ہو ہم تیرے ہی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کروایا ہوا تعارف پہچانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انہیں کہا تھا انہوں نے مجھے اس کی خبر دی۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے انہیں کھانا کھلایا اور ستوب بھی پلایا اور انہیں زاوراہ بھی دیا اور میں ان کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ میں انہیں راستہ بھی سمجھایا۔ پھر میں اپنے گھر والوں کی طرف پلٹا اور انہیں اپنے اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا چیز ہے جس کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، روزے رکھنا۔ میں نے کہا جب ہم آپ کی دعوت قبول کریں تو ہم اپنے گھر والوں، اپنے خونوں اور اپنے مالوں پر امن پائیں گے؟۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ میں اس بات پر اسلام لے آیا اور اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اپنے اسلام لانے کی خبر دی تو میری قوم کے بہت سے لوگ میرے ساتھ ایمان لے آئے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ اسی

دوران میں ایک دن آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمرو کیا میں تمہیں جنت کی نشانی نہ دکھاؤں ایسے آدمی کی صورت میں کہ وہ دنیا میں کھانا کھاتا ہے مشروب پیتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میرا باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اور اس کی قوم جنت کی نشانی ہے۔ پھر فرمایا: اے عمرو کیا میں تمہیں جہنم کی نشانی نہ دکھاؤں ایسے آدمی کی صورت میں کہ وہ دنیا میں کھانا کھاتا ہے مشروب پیتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اور اس کی قوم جہنمی ہے۔ چنانچہ جب امت میں فتنہ شروع ہوا تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ فرمان یاد آ گیا تو میں جہنم کی نشانی سے جنت کی نشانی کی طرف آ گیا۔ اور تو دیکھے گا کہ اس کے بعد میرے قاتل بنی امیہ کے لوگ ہوں گے۔ میں (راوی) نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضرت عمرو بن لُحْمَق نے بیان کیا کہ اگر میں ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کے اندر تک بھی پہنچ جاؤں تو بھی بنی امیہ کے لوگ مجھے وہاں سے نکال کر ضرور قتل کر دیں گے۔ اور یہ بات مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ کہ اسلام میں سب سے پہلے میرا سر جو کاٹا جائے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف لے جایا جائے گا۔

۔ المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 239۔

۔ مجمع الزوائد (یثربی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 675۔

۔ سبل الہدیٰ والارشاد (صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 113۔

﴿114﴾

”وفی“ کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی امامۃ ، قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :
 و ابراہیم الذین وفی [النجم : 37] قال : أتدرون ما وفی قالوا : اللّٰهُ
 ورسولہ اعلم . فقال : ”وفی عمل یومہ اربع رکعات من اول النہار .

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
 ابراہیم الذین وفی [النجم : 37] کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت
 ابراہیم کی وفاداری سے کیا مراد ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے
 رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے دن
 کے شروع میں چار رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے۔

- تفسیر طبری تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 124 -

- تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ النجم آیت نمبر 37 -

- مسند الشامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1971 -

﴿115﴾

بخیل کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی امامۃ الباہلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : هل
 تدرون ما الكنود ، قالوا : اللّٰهُ ورسولہ اعلم ، قال : هو الکفور الذی

يَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَاكُلُ وَحْدَهُ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بخیل کون ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ ناشکرا ہے جو اپنے غلام کو مارتا ہے اور اس سے اپنا دسترخوان روکتا ہے اور تنہا کھانا کھاتا ہے۔
- تفسیر ابن وہب جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 129۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة العاديات آیت نمبر 6۔

- تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورة العاديات آیت نمبر 6۔

﴿116﴾

ربوة ذات قرار و معین کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه تلا هذه الایة

: وَاَوِيْنَاهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَ مَعِيْنٍ (الایة) قال: اَتَدْرُوْنَ اَیْنَ هِیْ قَالُوْا:

اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، قال: هِیْ بِالشَّامِ بَارِضٌ یَّقَالُ لَهَا الْغَوْطَةُ مَدِیْنَةٌ یَّقَالُ لَهَا

دَمَشَقُ هِیْ خَیْرُ مَدَائِنِ الشَّامِ .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ آپ

نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاَوِيْنَاهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَ مَعِيْنٍ آپ نے فرمایا:

یہ کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب

سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ جگہ ملک شام کی سرزمین پر جسے شہر غوطہ کہا جاتا ہے

اور اسے دمشق بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 203۔

۔ فوائد تمام (ابوالقاسم تمام بن محمد) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 11۔

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ ”المؤمنون“ آیت نمبر 44۔

﴿117﴾

زندگی، موت اور حقیقت کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غرز عوداً بین یدیه غرزا ثم غرزا الی جنبہ آخر ثم غرز الثالث فأبعده

فقال: أتدرون ما هذا؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال: هذا الانسان وهذا

اجله وهذا امله يتعاطى الامل فيختلجه دون ذلك .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے اپنے سامنے ایک ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے پہلو میں ایک اور لکڑی

گاڑی پھر اس سے دور دوسری لکڑی گاڑ دی اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے تو

صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ اور یہ اس کی امید

ہے پس انسان اپنی امید میں مشغول رہتا ہے اور موت اس کو پکڑ لیتی ہے۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 17۔

۔ حلیۃ الاولیاء جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 311۔

۔ کنز العمال حدیث نمبر 8859۔

﴿118﴾

ذکر مصطفیٰ بلند کیسے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اتانی جبریل فقال: ان ربی وربک یقول: تدری کیف رفعت ذکرک؟ قلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال اذا ذکرک ذکرک معی.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں آپ کا ذکر کیسے بلند کروں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میں ذکر کیا جاؤں گا تو آپ بھی میرے ساتھ ذکر کئے جائیں گے۔

- کتاب الشفا (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 63۔
- تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 8۔
- فتح البیان (بہوپالی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔

﴿119﴾

افضل لوگ کون

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای الناس افضل. قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فاعادھا ثلاث مرات. قالوا: یا

رسول اللہ من جاهد بماله ونفسه ، قال : ثم من ؟ قالوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ

قال : مؤمن يعتزل في شعب يتقى ربه ، ويدع الناس من شره .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کون سے لوگ افضل ہیں ؟۔ اس سوال کو آپ نے تین مرتبہ

دہرایا۔ لوگوں نے عرض کیا : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا : جس نے اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کیا آپ نے

ارشاد فرمایا : پھر کون ؟۔ انہوں نے عرض کیا : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا : مومن ایسی قوم میں شامل ہوتا ہے جو

اپنے رب سے ڈرتی ہے اور لوگوں کو ان کے شرکی وجہ سے چھوڑتا ہے۔

۔ الزهد الکبیر (بیہقی) حدیث نمبر 117۔

۔ الترغیب والترہیب لقوام السنۃ (اسماعیل الاصبہانی) حدیث نمبر 708۔

﴿120﴾

امت رسوائی سے محفوظ شکر کیسے کرنا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن معاذ بن جبل قال : اقبلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم

فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي فلم يزل قائما حتى اصبحت

فسجد سجدة ظننت ان نفسي قبضت فيها فنظر الي فقال : يا معاذ رأيت ؟

فقلت يا رسول الله نعم رأيتك سجدت سجدة ظننت ان نفسي قد

قبضت فقال تدري لم ذاك ؟ قلت اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . قال : اني صليت

ما کتب لی ربی واتنانی ربی فقال لی یا محمد ما افعل بامتک؟ قلت: رب انت اعلم فاعادها علی ثلاثا او اربعا فقال لی فی آخرها: ما افعل بامتک؟ قلت: انت اعلم یا رب قال: انی لا احزنک فی امتک، فسجدت لربی وربک شاکر یحب الشاکرین.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کھڑے رہے یہاں تک صبح ہو گئی۔ پھر آپ نے سجدہ فرمایا سجدہ اتنا طویل فرمایا کہ مجھے گمان ہوا کہ (خدا نخواستہ) آپ کا وصال ہی نہ ہو گیا ہو۔ پھر فارغ ہو کر آپ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے کچھ دیکھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں میں نے آپ کو سجدہ کی حالت میں دیکھا سجدہ کی طوالت سے میں نے اندازہ کیا کہ کہیں آپ کا وصال تو نہیں ہو گیا؟ آپ نے فرمایا: طویل سجدہ کا سبب جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو میرے لئے نماز مقرر کی تھی میں نے وہ ادا کی۔ یہاں تک میرے رب نے (کمابلق بشانہ) جلوہ گری فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا: یا اللہ تو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین (راوی کا شک) یا چار مرتبہ استفسار فرمایا اور آخر میں مجھے فرمایا: آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا: یا اللہ تو زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں غمگین نہیں کروں گا۔ میں نے اپنے رب کو سجدہ کیا اور تیرا رب شکر کا بڑا ہی قدردان ہے اور شکر کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔

۱۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 102۔

۲۔ مسند الشامیین (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 122۔

۳۔ مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 581۔

﴿121﴾

بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا بندوں پر حق کیا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن معاذ قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فقال : يا معاذ

الا تسألني اذا خلوت معي قال قلت : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال : يا معاذ هـ

تدري ما حق الله على العباد؟ قلت : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال : فان حق الله

على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا . قال فهل تدري ما حق العباد

على الله اذا فعلوا ذلك؟ قلت : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال : يدخلهم الجنة .

حضرت معاذ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ جب تو تنہائی میں میرے

ساتھ ہوتا ہے تو مجھ سے کچھ پوچھتا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی

اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ

حق ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آپ

نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے

؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 35 صفحہ نمبر 102۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 122۔

۔ کنز العمال حدیث نمبر 1454۔

﴿122﴾

جنتیوں میں کون سے لوگ ہیں

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

کعب بن عجرة عن ابيه عن جده قال: قال بينا رسول الله صلى

الله عليه وآله وسلم في ناس من اصحابه قال: ما تقولون في رجل قتل في

سبيل الله؟ قالوا: الجنة ان شاء الله. قال: الجنة ان شاء الله. قال: ما

تقولون في رجل مات في سبيل الله؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: الجنة

ان شاء الله، قال: ما تقولون في رجل مات فقاما رجلا ذوا عدل

فقالا: اللهم لا نعلم الا خيرا؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم: مذنب، والله غفور رحيم.

حضرت کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے

بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا: ان شاء

اللہ جنتی ہے۔ آپ نے بھی ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ وہ جنتی ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا:

تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر گیا؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ جنتی ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنی موت مر گیا تو دو عادل آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ ہم سوائے بھلائی کے اس شخص میں کچھ بھی نہیں جانتے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اگرچہ گناہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

۔ شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 22۔

۔ کنز العمال حدیث نمبر 42978۔

(123)

محفل صحابہ میں حضور ﷺ کی آمد کی برکتیں

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن كعب بن عجرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في المسجد سبعة منا ثلاثة من عربنا وأربعة من مواليها أو أربعة من عربنا وثلاثة من مواليها. قال فخرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم من حجرة حتى جلس إلينا فقال ما يجلسكم ها هنا؟. قلنا انتظار الصلاة قال فنكت بأصبعه في الأرض وتكس ساعة ثم رفع إلينا رأسه فقال هل تدرون ما يقول ربكم؟. قال قلنا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قال انه يقول من صلى الصلاة لوقتها فاقام حدها كان له بها على عهد ادخله

الجنة ومن لم يصل الصلاة لوقتها ولم يقم حدها لم يكن له عندى عهد ان شئت ادخلته النار وان شئت ادخلته الجنة .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر مسجد میں تشریف لائے اور ہم سات لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم میں سے تین عربی تھے اور چار ہمارے مددگار تھے یا چار عربی تھے اور تین ہمارے مددگار تھے (راوی کو شک ہے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ مبارکہ کی طرف سے ہمارے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہو گئے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم لوگ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ تو آپ نے غور و فکر کے انداز میں انگلی کے ساتھ زمین کو کرپدا اور کچھ دیر تک کریدتے رہے پھر آپ نے اپنا سر ہماری طرف اٹھایا اور ہمیں ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے وقت مقررہ کے اندر نماز ادا کر لی اور اس کی حد کو قائم رکھا تو اس کا نماز ادا کرنے کے ساتھ میرا وعدہ تھا تو میں اسے جنت میں ضرور داخل کروں گا۔ اور جس نے اپنے وقت مقررہ میں نماز ادا نہ کی اور اس کی حد کو قائم نہ رکھا تو میرے ساتھ اس کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر میں چاہوں گا تو اسے جہنم میں داخل کروں گا اور اگر میں چاہوں گا تو اسے جنت میں داخل کروں گا۔

۔ سنن الداری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 303۔

۔ مسند ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر 348۔

۔ مشکل الآثار (طحاوی) حدیث نمبر 3173۔

﴿124﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے مولا

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال: خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھینا الی غدیر خم فامر بدُوح، فکسح فی یوم ما اتی علینا یوم کان اشد حرا منه فحمد اللہ واثنی علیہ وقال: یا ایہا الناس، انہ لم یبعث نبی قط الا ما عاش نصف ما عاش الذی کان قبلہ، وانی اوشک ان ادعی فاجیب، وانی تارک فیکم ما لن تضلوا بعده کتاب اللہ عزوجل ثم قام فاخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال: یا ایہا الناس، من اولی بکم من انفسکم؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال: من کنت مولاه فعلی مولاه.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم غدیر خم تک پہنچ گئے۔ آپ نے خیمہ زن ہونے کا حکم فرمایا۔ جھاڑو دیا گیا۔ اس دن بہت زیادہ گرمی تھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ نصف زندگی گزارے جتنی پہلوں نے گزاری ہے۔ اور قریب ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے اور میں اسے قبول کروں۔ اور میں تم لوگوں میں وہ چھوڑ رہا ہوں جس کے بعد تم لوگ گمراہ نہیں ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تمہاری جانوں سے بھی زیادہ تمہارے قریب کون ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں مولا اس کے علی مولا۔

۱۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 171۔

۲۔ المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 613۔

﴿125﴾

جنت کے خزانے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی موسیٰ الاشعری ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : هل

ادلکم علی کنز من کنوز الجنة او ما تدری ما کنز من کنوز الجنة قلت :

اللہ ورسولہ اعلم . قال : ”لا حول ولا قوة الا باللہ“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

ارشاد فرمایا : کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی نشاندہی کر دوں؟۔ یا تم جنت

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ جانتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی

اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا : ”لا حول ولا قوة الا باللہ“

۳۔ مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 400۔

۴۔ کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 1669۔

﴿126﴾

خلفائے راشدین کی خلافت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الحکم بن عمیر الثمالی و کانت امہ مریم بنت ابی سفیان بن

حرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صحابہ ذات یوم : یا ابابکر کیف بک اذا ولیت قال لا یكون ذاک ابدا؟ . قال فانت یا عمر قال حجرا اذا قد لقیث شرا . قال فانت یا عثمان قال آکل واطعم واقسم ولا اظلم . قال فانت یا علی قال اقسام التمرۃ و احمی الجمرۃ و آکل القوت قال اما انکم کلکم سبیلی و سیری اللہ اعمالکم . فانت یا معاویۃ قال اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال انت رأس الخطم و مفتاح العظم خفتا خفتا یهزم فیہا الکبیر و یربو فیہا الصغیر و تتخذ السيئة حسنة و الحسنۃ قبیحة اجلک یسیر و جربک عظیم الا ان یرحمک ربک عزوجل .

حکم بن عمیر الثمالی جن کی ماں مریم بنت ابوسفیان بن حرب تھی، سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر: اے ابوبکر تیرے ساتھ کیسا ہو گا جب ایک دن تم حکومت کے سربراہ بنادیئے جاؤ گے۔ انہوں نے کہا ایسا شاید نہ ہو سکے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے عمر تم کیا کرو گے انہوں نے کہا: یہ معاملہ تو مجھ سے دور ہے اور اگر میں امیر بنا دیا گیا یا پھر تو میں بہت زیادہ تکلیف اٹھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: اے عثمان تم کیا کرو گے؟۔ انہوں نے کہا: میں (جیسے اب کھاتا ہوں اسی طرح) خود بھی کھاؤں گا اور دوسروں کو بھی کھلاؤں گا۔ اور تقسیم بھی کروں گا اور کسی پر ظلم نہ کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی تم کیا کرو گے؟۔ کھجور تقسیم کروں گا انکاروں سے بچوں گا (اچھا اچھا تقسیم کروں گا اور کسی پر زیادتی کرنے سے بچوں گا)۔ اور میں اتنا ہی کھاؤں گا جتنا جان بچانے کے لئے ضروری ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سب میرے راستے پر ہو میری سیرت پر ہو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے سارے معاملات دکھائے گا اور اے معاویہ تم کیا کرو گے

؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ تو معاملات کو نکیل ڈالنے والا ہوگا، عظمتوں کی چابی ہوگا، پوشیدہ پوشیدہ اس میں بڑے بڑے شکست کھائیں گے چھوٹے فائدہ اٹھائیں گے، تو برائی کو اچھائی بنادے گا اور اچھائی کا بدلہ برا ہوگا۔ تیری موت آسان ہوگی اور تیری جنگ عظیم ہوگی ماسوائے اس کے تیرا رب تجھ پر رحم فرمادے۔

۔ تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 59 صفحہ نمبر 126۔

۔ مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 27۔

﴿127﴾

دست مصطفیٰ میں کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن عبد اللہ قال سمعت جعفر بن محمد علیہ السلام یقول خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس ثم رفع یدہ الیمنی قابضا علی کفہ قال اتدرون مافی کفی؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم۔ فقال فیہا اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم الی یوم القیمة ثم رفع یدہ الیسری فقال ایہا الناس ائتدرون مافی کفی؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم۔ فقال اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم الی یوم القیامة۔

محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق بن محمد سے سنا انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اپنی ہتھیلی کو پکڑتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میری ہتھیلی میں کیا ہے

؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں قیامت تک کے جنتی لوگوں کے نام ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میرے اس ہاتھ میں کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں قیامت تک کے جہنمیوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔

۔ الکافی (کلینی) الجزء الاول صفحہ نمبر 444۔

نوٹ: معمولی لفظی تغیر کے ساتھ یہی روایت بالتفصیل جامع ترمذی کے ابواب القدر باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاهل الجنة واهل النار میں بھی موجود ہے۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ۔

(128)

بچوں کے ساتھ محبت کا طریقہ اور خیر کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن جعفر قال: لورأيتني وقثم وعبيد الله ونحن صبيان نلعب اذ مر النبي صلى الله عليه وسلم، علي دابة فقال: ارفعوه هذا اليّ فحملني امامه، وقال لقثم: ارفعوا هذا اليّ فجعله وزائه فدعا لنا، وكان عبيد الله احب الي عباس من قثم ما استحي من عمه ان حمل قثما وتركه، قال: ثم مسح علي رأسه ثلاثا وقال كلما مسح اللهم اخلف جعفرا في ولده قال: قلت: ما فعل قثم؟ قال: استشهد، قال: قلت: الله اعلم بالخير ورسوله بالخير، قال: اجل.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: کاش تم مجھے، عبید اللہ اور قثم کو کھیلتے ہوئے دیکھتے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سواری پر ہمارے پاس سے گزرے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میری طرف اٹھالاؤ تو مجھے آپ نے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر آپ نے قثم کے لئے فرمایا: اسے میری طرف اٹھاؤ تو آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر آپ نے ہمارے لئے دعا کی۔ قثم کے مقابلہ میں عبید اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو زیادہ پیارے تھے۔ آپ نے اپنے چچا سے اس معاملہ میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کی کہ قثم کو اٹھالیا اور عبید اللہ کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے اس کے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور جب بھی ہاتھ پھیرا تو کہا: اے اللہ جعفر کو اس کے بیٹے میں سے خلف الرشید عطا فرما۔ میں (راوی) نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا: قثم کے بارے میں کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا: آپ نے اس کی شہادت کی دعا کی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ بھلائی کو زیادہ جانتا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلائی کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یقیناً ایسے ہی ہے۔

- مسند احمد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 205 -

- المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 655 -

- تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 27 صفحہ نمبر 254 -

- الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 321 -

﴿129﴾

حضرت امیر معاویہ کی سمجھداری

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن بسر، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استاذن

ابا بکرو عمر رضی اللہ عنہما فی امر فقال: اشيروا. فقالا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فقال: اشيروا علیّ. فقالا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فقال: ادعو معاویة فقال: ابو بکرو عمر رضی اللہ عنہما: اما کان فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلین من رجال قریش ما ینفذون امرهم حتی یبعث اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی غلام من غلمان قریش. فقال ادعوا لی معاویة. فلما وقف بین یدیه، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احضروه امرکم، و اشهدوه امرکم فانه قوی امین..

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک معاملہ میں حضرت ابو بکر و عمر سے مشورہ طلب کرتے ہوئے فرمایا: تم مجھے مشورہ دو تو دونوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: معاویہ کو بلاؤ تو ابو بکر و عمر نے کچھ کبیدگی محسوس کی اور دونوں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے دو مردوں میں ایسا کچھ نہ تھا کہ وہ اپنا حکم نافذ کر سکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے بچوں میں سے ایک بچے کو بلوایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے لئے معاویہ کو بلوایا جب وہ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرنا اور اسے اپنے معاملات میں حاضر رکھنا وہ قوی اور امین ہے۔

۔ مسند شامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1110۔

۔ مسند البزار حدیث نمبر 3507۔

۔ تاریخ مدینۃ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 59 صفحہ نمبر 86۔

(130)

شہداء میں کون کون لوگ ہیں

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن بسر، قال: عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم سعد بن عبادۃ فقال: ما تعدون الشهداء من امتي؟ قال: قال ذلك ثلاثا قلنا: الله ورسوله اعلم، قال سعد بن عبادۃ: ان شاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لي فاخبرته من الشهداء من امته، قال: فاخبرني من الشهداء من امتي. قال: اسندوني، فاسندوه، فقال: من امن بالله وجاهد في سبيل الله وقاتل حتى قتل فهو شهيد، قال ان شهداء امتي اذا لقليل القتل في سبيل الله شهيد، والمبطون شهيد، والمطعون شهيد، والغريق شهيد، والنفساء شهيد.

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو آپ نے وہاں موجود لوگوں سے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے تم کن کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ استفسار فرمائی۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت سعد نے عرض کیا اگر حضور مجھے اجازت دیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ شہداء کی کتنی اقسام ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خبر دو کہ میری امت میں کتنے شہداء ہیں۔ انہوں نے اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا: تم مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے سہارا دے کر بٹھا دیا تو وہ کہنے لگے کہ:

جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور لڑتا ہوا قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شہداء بہت کم تھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوتے تو انہیں بڑھانے کے لئے اضافہ فرمایا کہ جو پیٹ کے مرض سے مر جائے وہ بھی شہید، جو طاعون سے مر جائے وہ بھی شہید، جو عورت زچگی سے مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

۔ مسند الشامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1508۔

۔ مجمع الزوائد (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 545۔

۔ الاحادیث المختارة (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 87۔

﴿131﴾

کس کی موت کیسے ہوگی

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن سهل بن سعد، قال: كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل في بعض مغازيه، فأبلى بلاء حسنا، فعجب المسلمون من بلاءه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اما انه من اهل النار، قلنا: في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: فخرج الرجل، فلما اشتدت به الجراح، وضع ذباب سيفه بين ثدييه، ثم اتكأ عليه، فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقيل له: الرجل الذي قلت له ما قلت قد رايته يتضرب بالسيف بين اضعافه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى يبدو للناس، وانه لمن اهل النار، وانه ليعمل عمل اهل النار فيما يبدو للناس وانه لمن اهل الجنة.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک جنگ میں ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور وہ جنگ کی سختیوں کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کر رہا تھا اور مسلمان اس کی تکلیفوں کی برداشت پر سخت متعجب تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے پھر بھی جہنمی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: چنانچہ وہ آدمی جب نکلا اس کو سخت زخم لگے تو اس نے تلوار اپنے سینے کے درمیان رکھی اور اس پر وزن ڈال دیا۔ اور یوں خودکشی کر لی۔ چنانچہ یہ معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں آپ نے جو ارشاد فرمایا تھا میں نے اسے دیکھا کہ اس نے حرکت کی اور تلوار اس کی ہڈیوں کے درمیان میں تھی۔ آپ نے فرمایا: کوئی انسان جنتیوں والے کام کرتا ہے جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوتے ہیں اور یقیناً وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ یقیناً جہنمیوں کے کام کرتا ہے جو لوگوں کیلئے ظاہر ہوتے ہیں لیکن وہ یقیناً جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ (تقدیر مبرم کے بارے میں وضاحت ہے)

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 331۔

﴿132﴾

جب وعدے اور غتیں مذاق کا نشانہ ہوں گی وہ وقت

اللہ و رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن سہل بن سعد قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

یوما ونحن فی مجلس فیہ عمرو بن العاص وابنه، فقال: کیف ترون اذا
 اخرتم فی زمان حثالة من الناس، قد مزجت عهودهم ونذورهم فاشتبكوا،
 فکانو هکذا؟ وشبک بین اصابعه، قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ: قال تاخذون ما
 تعرفون، وتدعون ما تنكرون، ویقبل احدکم علی خاصة نفسه ویذر امر العامة
 حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک دن حضور صلی
 اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم ایک مجلس میں تھے اس مجلس میں
 عمرو بن العاص اور ان کا بیٹا بھی تھا آپ نے فرمایا: تم کیسے گمان کرتے ہو کہ جب تم زمانہ
 کے آخر میں خراب لوگوں میں ہو گے جن کے وعدے اور منتیں مذاق ہوں گی اور وہ لوگ آپس
 میں یوں ملے ہوئے ہوں گے، اور آپ نے انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں کر دکھائیں:
 صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو تم حق پہچانتے ہو اسے لے لینا اور جو ناحق ہو اسے چھوڑ دینا تم میں
سے کوئی ایک شخص بطور خاص اپنے لئے ایک چیز قبول کرتا ہے اور عام معاملہ کو چھوڑتا ہے۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 164۔

۔ مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 548۔

۔ مکارم الاخلاق (ابن ابی الدنیا) صفحہ نمبر 91۔

﴿133﴾

قرآن کی سب سے عظیم آیت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی بن کعب قال: سألنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال: يا ابا المنذر اي آية في كتاب الله عز وجل اعظم؟ قلت: الله
ورسوله اعلم. قالها ثلاثا ثم سألتني، فقلت: الله ورسوله اعلم. ثم سألتني
 فقلت: الله لا اله الا هو الحي القيوم فضرب في صدرى ثم قال: هنيئا
لك العلم يا ابا المنذر والذي نفسى بيده ان لها لسانا تقدرى الملك
عند ساق العرش.

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے استفسار فرمایا کہ اے ابوالمنذر قرآن پاک میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں
 نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے
ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ مجھ سے یہی ارشاد فرمایا تو میں نے تین مرتبہ یہی عرض کیا: اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا تو
میں نے عرض کیا: اللہ لا اله الا هو الحي القيوم آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور
 ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر تجھے مبارک ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
 ہے بے شک اس آیت (آیۃ الکرسی) کے لئے قیامت کے دن ایک زبان ہوگی جس کے
 ساتھ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرے گی۔
 -تفسیر الکشف والبیان (نعلبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 227-

﴿134﴾

بظاہر قرآن پڑھنے والوں کا انجام

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عاصم بن کلب عن ابیہ ، قال : كنت جالسا عند علی رضی اللہ

عنه اذ جاء رجل عليه ثياب السفر فاستاذن علي رضي الله عنه و هو
يكلّم الناس فشغل عنه فاقبلنا فسألناه من اين قدمت ما خبرك ؟ قال :
خرجت معتمرا فلقيت عائشة رضي الله عنها فقالت ما هؤلاء الذين
خرجوا من بلادكم يسمون حرورا ؟ قال : قلت : خرجوا من ارضنا الى
مكان يسمى حرورا به يدعون . قالت : طوبى لمن قتلهم اما والله لو شاء
ابن ابي طالب لخبركم خبرهم . قال : فاهل علي رضي الله عنه و كبرئهم
اهل و كبرئهم اهل و كبر فقال : اني دخلت علي رسول الله صلى عليه
وسلم و عنده عائشة فقال لي : كيف انت و قوم كذا و كذا قال عبد الله بن
ادريس : وصف صفتهم . قلت : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . قال : قوم يخرجون من
قبل المشرق يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما
يمرق السهم من البرمية “

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے
کہا : ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب ایک آدمی آیا اس
نے سفری لباس پہنا ہوا تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو حضرت علی
رضی اللہ عنہ دوسرے لوگوں سے مصروف گفتگو رہے اور اس کی طرف توجہ نہ کی ۔ ہم اس
کے پاس گئے ، اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور تیری کیا خبر ہے ؟ ۔ اس نے کہا کہ
میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا : وہ جو لوگ تمہارے شہروں
میں سے نکلے ہیں انہیں حرورا کا نام دیا جاتا ہے ؟ ۔ اس نے کہا : میں نے عرض کیا : وہ ہماری

ہی سر زمین سے نکلے ہیں اس جگہ کی طرف جس جگہ کو حروراء کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لوگ انہیں قتل کریں گے انہیں مبارک ہو اللہ کی قسم اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ چاہیں گے تو تمہیں ان کے متعلق ضرور خبر دیں گے آنے والے نے کہا: یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تہلیل اور تکبیر بلند کی پھر تہلیل اور تکبیر بلند کی پھر تہلیل اور تکبیر بلند کی اور پھر فرمایا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے علی تو کیسا ہوگا جب ایسی ایسی قوم ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا: آپ نے ان کی نشانیاں بیاں کیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ قوم ہوگی جو نکلے گی مشرق کی طرف سے اور قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے علق سے آگے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے۔ جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

۔ السنۃ (عبداللہ بن احمد بن حنبل) حدیث نمبر 1483۔

۔ مسند المزاح حدیث نمبر 872۔ (مسند علی)

۔ اتحاف الخیرۃ المکرمة حدیث نمبر 7451۔

﴿135﴾

گھروں میں کیا ہو رہا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مالک یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لثابت بن

قیس بن شماس: انقلب بهذا الرجل فاضفه الليلة فانقلب بی ثابت فقال

لاہلہ: اذا وضعت الطعام فضعوا ايديكم وارفعوها ولا تمسوا فيه شيئا ،
وقال: أطفئوا المصباح ، فلما أصبح اقبل الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال: يا ثابت ما فعلت بضيفك؟ قال: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال: ان
للہ تبارک و تعالیٰ لیضحک لفعلك بضيفك .

حضرت مالک فرماتے ہیں: بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ثابت
بن قیس بن شماس سے ارشاد فرمایا: اس شخص کو لے جاؤ اور رات کو اپنا مہمان بناؤ۔ تو حضرت
ثابت مجھے لے گئے انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ جب تم کھانا لگا دو اور اپنے
ہاتھ کھانے میں رکھ لو تو چراغ بجھا دینا اور کھانا نہ کھانا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ثابت تو نے
اپنے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ
تیری مہمان نوازی پر خوش ہو رہا ہے۔

۔ البیان والتحصيل (قرطبی) باب: قصۃ ثابت بن قیس۔

﴿136﴾

حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن واثلة ، قال: ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى استغرب فقال الا تسالوني مم ضحكت قالوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قال
عجبت من قوم يساقون الى الجنة بالسلاسل وهم يتقاعسون عنها ما

يَكْرَهُهَا إِلَيْهِمْ؟ قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ مِنَ الْعَجَمِ يَسْبِيهِمُ الْمُهَاجِرُونَ. يَدْخُلُونَ فِي الْإِسْلَامِ وَهُمْ كَارَهُونَ.

حضرت عمرو بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے اور اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہونے لگے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے حیرت ہوئی اس قوم سے جن کے پاؤں میں زنجیریں باندھ کر جنت کی طرف ہانکا جائے گا اور اس طرف زبردستی لے جائے جائیں گے اور وہ جنت میں جانا پسند نہیں کرتے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ عجم میں سے قوم ہے مہاجرین جنہیں قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے جب کہ وہ اسلام میں آنا پسند نہیں کرتے۔ (اسی طرح وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے)

۔ الاصابۃ (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 696۔

(137)

حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن صہیب قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

احدى صلاتي العشاء. فلما انصرف اقبل الينا بوجهه ضاحكا فقال الا

تسالوني مم ضحكك؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال عجبت من قضاء

اللہ للعبد المسلم ان کل ما قضی اللہ تعالیٰ له خیر و لیس احد کل قضاء اللہ له خیر الا العبد المسلم .

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے مغرب یا عشاء میں سے ایک نماز حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ادا کی چنانچہ جب آپ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے ہماری طرف چہرہ مبارک پھیرا اور ارشاد فرمایا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہے اللہ تعالیٰ کے مسلم بندے کے حق میں بہتر فیصلہ پر کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ مسلمان بندے کے لئے خیر ہی خیر ہوتا ہے۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 40۔

۔ المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 242۔

۔ حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 154۔

﴿138﴾

کسی کافر کے اسلام لانے کی خوشی کس قدر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ اللہ خوب جانتے ہیں

(قالت فاطمة بنت قيس) فلما انقضت عدتي سمعت نداء

المنادی منادی رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي: الصلاة جامعة،

فخرجت الى المسجد فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم،

فكنت في صف النساء التي تلي ظهور القوم، فلما قضى رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم صلاتہ جلس علی المنبر وهو یضحک ، فقال : لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال : ا تدرّون لم جمعتکم قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال : انی واللّٰہ ما جمعتکم لرغبة ولا لرهبة ، ولكنی جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا ، فجاء و بايع واسلم .

حضرت فاطمہ بنت قیس نے کہا: جب میری عدت ختم ہوگئی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والے کی نداء سنی جو کہہ رہا تھا کہ نماز تیار ہے چنانچہ میں مسجد کی طرف نکلی میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی میں عورتوں کی مردوں کے ساتھ پیچھے ملی ہوئی صف میں تھی۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو منبر پر مسکراتے ہوئے تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا ہر شخص اپنی جگہ پر موجود رہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟۔ سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں ترغیب کیلئے جمع کیا ہے ڈرانے کیلئے نہیں۔ تمہیں داری جو کہ عیسائی تھا وہ آیا ہے اس نے بیعت کر لی ہے اور مسلمان ہو گیا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الفتن و شرائط الساعة باب قصۃ الجساسة۔

سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب فی خبر الجساسة۔

المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 388۔

﴿139﴾

کوئی اصحاب ثلاثہ کی مخالفت کیوں کرے کہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن سوید ابن یزید قال رأیت ابا ذر جالسا وحده فی المسجد

فاغتنت ذلك ، فجلست اليه فذكرت له عثمان فقال : لا اقول لعثمان ابدا الا خيرا ليتني رأيتہ عند رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اتبع خلوات رسول الله صلى الله عليه وسلم وأتعلّم منه فذهبت يوما فاذا هو قد خرج فاتبعته فاذا به قد جلس في موضع فجلست عنده . فقال يا ابا ذر ما جاء بك ؟ . فقلت الله ورسوله اعلم . فجاء ابو بكر فسلم و جلس عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : ما جاء بك ؟ . قال : الله ورسوله اعلم . و جاء عمر و سلم فجلس عن يمين ابى بكر فقال : ما جاء بك يا عمر ؟ . قال : الله ورسوله اعلم . و جاء عثمان فسلم و جلس عن يمين عمر فقال : ما جاء بك يا عثمان ؟ . قال : الله ورسوله اعلم . قال فتناول النبى صلى الله عليه وسلم سبع حصيات فسبحن في يده حتى سمعت لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن في يد ابى بكر فسبحن بهن في يده حتى سمع لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن في يد عمر فسبحن في يده فسمعت لهن حنينا كحنين النحل فوضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن في يد عثمان فسبحن بهن في يده فسمعت لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن .

حضرت سويد بن يزيد سے روایت ہے انہوں نے کہا : میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو تنہا مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا تو میں ان کی طرف جا کر بیٹھ گیا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان غنی کا ذکر سوائے بھلائی کے نہیں کر سکتا۔ کاش تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دیکھتا میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تنہائی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور آپ سے تعلیم حاصل کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کہیں باہر تشریف لے جا چکے تھے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ آپ ایک جگہ پر تشریف فرما تھے تو میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیسے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے سلام عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگے سلام عرض کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آگے سلام عرض کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سات کنکریاں پکڑیں تو وہ کنکریاں آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیاں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو میں نے ان سے شہد کی مکھیاں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ

دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو ان کے ہاتھ میں بھی ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو میں نے ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو ان کے ہاتھ میں بھی ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔

نوٹ: (دراصل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میں کچھ شکر رنجی تھی اس لئے راوی نے ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے قلبی خیالات جاننے چاہے تھے: محمد احمد برکاتی غفرلہ)

۔ جامع المسانید والسنن جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 408۔

۔ دلائل النبوة (ابوالقاسم اصبحانی) صفحہ نمبر 47۔

﴿140﴾

غلامانِ مصطفیٰ کی مغفرت کیسے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ام هانی اخت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرک ان اللہ تبارک و تعالیٰ یجمع الاولین والآخرین یوم القیامة فی ضعیف واحد فمن یدری این الطرفان؟ فقالت: اللہ ورسولہ اعلم ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اهل التوحید

فَيُشْرِكُونَ. قَالَ ابوعاصم: يرفعون رؤوسهم. ثم ينادى يا اهل التوحيد،
ثم ينادى الثالثة: يا اهل التوحيد، ان الله قد عفا عنكم قال: فيقوم الناس
قد تعلق بعضهم ببعض في ظلمات الدنيا. يعنى المظالم. ثم ينادى:
يا اهل التوحيد، ليعف بعضكم عن بعض وعلى الله والثواب.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ ام ہانی سے روایت ہے انہوں
نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہیں بتاتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ایک ہی مٹی میں جمع فرمائے گا تو کون جانتا
ہے کہ لوگوں کے دونوں کنارے کہاں تک ہوں گے؟ حضرت ام ہانی نے عرض کیا کہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی
اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک منادی کرنے والا عرش کے نیچے نداء کرے گا کہ:
اے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والو! تو لوگ اپنے سر اٹھائیں گے (ابوعاصم نے باختلاف
الفاظ اسی مفہوم میں یہی کہا ہے)۔ پھر وہ اعلان کرے گا اے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والو!
پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا اے اللہ کو ایک ماننے والو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سب
کو معاف فرمادیا ہے۔ تو لوگ دنیا میں ایک دوسرے کی زیادتیوں کے بارے میں
مطالبات کریں گے یعنی ایک دوسرے پر کئے گئے مظالم کے بارے میں۔ پھر آواز دی
جائے گی تم ایک دوسرے کو معاف کر دو اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ان مظالم کا بدلہ ہے اور ان
مظالم کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اجر ہے۔

تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ العنکبوت آیت نمبر 25۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ العنکبوت آیت نمبر 26۔

تفسیر الدر المنثور تحت سورۃ الانفال آیت نمبر 2۔

﴿141﴾

الموجبتان کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن طلحة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتدرون ما

الموجبتان؟ قالوا: الله ورسوله أعلم. قال من مات لا يشرك بالله شيئاً

دخل الجنة. ومن مات يشرك بالله شيئاً دخل النار.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون کون سی دو چیزیں لازم ملزوم ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے

فرمایا: جو آدمی فوت ہوا اس حال میں کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کا شرک نہ کیا تو وہ

جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو آدمی مرا اس حال میں کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کا

شرک کیا ہوا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

— زاد المعاد (ابن قیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 374 —

﴿142﴾

ایام حج کی فضیلت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن أبي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الزمان قد استدار

كهيئته يوم خلق السموات والارض، السنة اثنا عشر شهراً منها اربعة

حرم ثلاثة متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم، ورجب شهر مضرب

الذی بین جمادی و شعبان ثم قال ای شهر هذا؟ قلنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، فسکت حتی ظننا انه سیسمیة بغير اسمه ، فقال ألیس ذا الحجة قلنا بلی قال فای بلد هذا؟ قلنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، فسکت حتی ظننا انه سیسمیة بغير اسمه فقال الیس البلد الحرام؟ قلنا: بلی قال فای یوم هذا قلنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، فسکت حتی ظننا انه سیسمیة بغير اسمه قال الیس یوم هذا قلنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ ، فسکت حتی ظننا انه سیسمیة بغير اسمه قال فان دمائکم و اموالکم قال محمد : واحسبه قال واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا ، وستلقون ربکم فیسالکم عن اعمالکم فلا ترجعن بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض .

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آسمانوں و زمین کے تخلیق والے دن ہی کی صوت میں سال کے بارہ ماہ گھوم رہے ہیں۔ سال میں بارہ ماہ ہیں ان میں چار ماہ حرمت والے ہیں ان میں سے تین مہینے ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم مسلسل ہیں اور جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ماہ رجب ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام

دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال اور راوی محمد نے بیان کیا کہ مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر تمہارے اس دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے کی طرح تم پر حرام ہیں۔ اور تم عنقریب اپنے رب کے پاس حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ تو میرے بعد ناشکرے بن کر ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہوئے حاضر نہ ہونا۔

صحیح مسلم کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء۔

صحیح بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع۔

مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 49۔

﴿143﴾

کبار کون سے ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انه صلى الله عليه وسلم قال: ما تعدون الكبائر فقالوا: الله

ورسوله اعلم فقال: الاشراك بالله وقتل النفس المحرمة و عقوق

النوالدين والفرار من الزحف والسحر واكل مال اليتيم وقول الزور اكل

الرباء وقذف المحصنات الغافلات وعن عبدالله بن عمر انه ذكرها وزاد

فیہا : استحلّال آمین البیت الحرام، و شرب الخمر۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گناہ کبیرہ کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جنگ کے وقت راہ فرار اختیار کرنا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، جھوٹ بولنا، سود کھانا، بے خبر پاک باز عورتوں پر تہمت لگانا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی زیادہ کیا کہ بیت الحرام کے امن کو برباد کرنا اور شراب پینا۔

- تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 31۔

- حاشیہ اسباب رفع العقوبۃ (ابن تیمیہ) صفحہ نمبر 15۔

﴿144﴾

حضور ﷺ نے کیا مانگا اللہ نے کیا دیا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حذیفہ بن الیمان قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى

حرة بنى معاوية اتبعت اثره حتى ظهر عليها فصلى الضحى ثمان ركعات

طول فيهن ثم انصرف فقال يا حذيفة طولت عليك؟ قلت: اللّٰهُ

ورسوله اعلم . قال انى سالت الله فيها ثلاثا ، فاعطانى اثنتين ، ومنعنى

واحدة سألته ان لا يظهر على امتى غيرها ، فاعطانى وسألته ان لا يهلكها

بالسنين ، فاعطانى وسألته ان لا يجعل بأسها بيها فمنعنى .

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حرہ بنی معاویہ کی طرف نکلے تو بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے پیچھے گیا یہاں تک کہ آپ اس پر چڑھ گئے آپ نے آٹھ رکعات نفل چاشت کے ادا فرمائے اور ارشاد فرمایا: اے حذیفہ میں تمہیں کافی انتظار کروایا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں دو مجھے عطا کر دی گئیں اور ایک مجھ سے روک لی گئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت پہ ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرنا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دے دیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو مجھے یہ بھی دے دیا گیا۔ میں سوال کیا کہ میری امت آپس میں جنگ نہ کرے تو مجھے اس سوال سے روک دیا گیا۔

۔ مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 29506۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الانعام آیت نمبر 65۔

۔ کنز العمال حدیث نمبر 37883۔

﴿145﴾

منافقین کی سازشیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی الطفیل قال: لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من غزوۃ تبوک امر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ العقبۃ فلا یأخذھا احد فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقودہ حذیفۃ ویسوق بہ عمار اذ اقبل رھط متلثمون علی

الرواحل غشوا عمارا و هو يسوق برسول الله صلى الله عليه وسلم و
 اقبل عمار يضرب وجوه الرواحل . فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم لحذيفة : قد قد حتى هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما
 هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل و رجع عمار فقال : يا عمار
 هل عرفت القوم ؟ فقال قد عرفت عامة الرواحل والقوم متلثمون
 قال : هل تدري ما ارادوا ؟ قال : الله رسول الله اعلم . قال : ارادوا ان
 ينفروا برسول الله صلى الله عليه وسلم فيطرحوه . قال فسأل عمار
 رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نشدتك
 بالله كم تعلم كان اصحاب العقبة . فقال اربعة عشر فقال : ان كنت
 فيهم فقد كانوا خمسة عشر فعدد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 منهم ثلاثة قالوا والله ما سمعنا منادى رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وما علمنا ما اراد القوم فقال عمار اشهد ان الاثنى عشر الباقي
 حرب لله ورسوله في الحياة الدنيا .

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم تبوک سے تشریف لارہے تھے اثنائے سفر ایک نداء دینے والے نے نداء دی بے
 شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دشوار گزار گھاٹی کی طرف سے جارہے ہیں لہذا کوئی
 بھی اس گھاٹی کی طرف سے نہ جائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس گھاٹی میں
 چلنا شروع ہوئے حضرت عمار پیچھے پیچھے تھے جب کہ حضرت حذیفہ آگے آگے تھے۔ اس
 دوران کچھ لوگ سوار یوں پر منہ لیٹے ہوئے آگے۔ انہوں نے حضرت عمار کو گھیرنا شروع

کر دیا جب کہ حضرت عمار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری چلا رہے تھے تو حضرت عمار ان کے اونٹوں کے چہروں پر مارنے لگے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت حذیفہ سے فرمایا: آگے آگے بڑھو حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم وادی میں اتر گئے۔ چنانچہ جب آپ وادی میں اتر گئے تو حضرت عمار واپس آئے تو آپ نے حضرت عمار کو فرمایا: کیا تم نے ان لوگوں کو پہچان لیا ہے؟۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے اونٹوں کو پہچان لیا ہے جب کہ سواروں نے نقاب پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ان کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چوٹی سے نیچے گرا دیں۔ راوی حدیث نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی سے کوئی بات پوچھی تو اس نے کہا کہ تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہارے علم میں گھائی والے لوگ کتنے تھے انہوں نے جواب دیا: چودہ آدمی تھے۔ اس نے کہا: اگر تو بھی ان میں تھا تو وہ پندرہ آدمی تھے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ان میں سے تین آدمی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شمار کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نداء نہیں سنی تھی اور نہ ہی ہمیں ان لوگوں کے ارادے کا علم تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں ان میں سے بارہ آدمی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دنیاوی زندگی میں ضرور لڑتے رہیں گے۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 453۔

۔ مسند البزازی جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 227۔

۔ مجمع الزوائد (پیشی) حدیث نمبر 425۔

﴿146﴾

اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ فگن کیا فرماتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الزبير بن العوام رضى الله عنه قال: جئت حتى جلست بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بطرف عمامتي من ورائي ثم قال: يا زبير اني رسول الله اليك خاصة الى الناس عامة أتدرى ماذا قال ربكم قلت: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: ربكم حين استوى على عرشه ونظر الى خلقه: عبادي انتم خلقي وانا ربكم ارزاقكم بيدى فلا تتبعوا فيما تكفلت لكم واطلبوا مني ارزاقكم والى فارفعوا حوائجكم انصبوا الى انفسكم اصب عليكم ارزاقكم.

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے میرے پیچھے سے میرے عمامہ کا کنارہ پکڑا پھر فرمایا اے زبیر میں تیری طرف خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب جب عرش پر جلوہ فگن ہوا تو اس نے اپنی مخلوق کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے میرے بندو تم میری مخلوق ہو میں تمہارا رب ہوں میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رزق دوں گا۔ ان چیزوں کے حصول کے لئے نہ بھاگو جو چیزیں تمہارے لئے میرے ذمہ ہیں وہ میرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ مجھ ہی سے رزق طلب کرو اور میری ہی طرف اپنی

ضروریات پیش کرو اور اپنی جانوں کو میری طرف ہمت میں لگاؤ میں تم پر رزق کے انبار لگا دوں گا۔

نوادرا اصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 76۔ (الاصل الخامس عشر والمائة)

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة سبأ آیت نمبر 39۔

تفسیر البحر المدید (ابن عجبیہ) تحت سورة سبأ آیت نمبر 39۔

﴿147﴾

اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم: الدعاء تلو العبادۃ ثم قرأ: وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان

الذین یستکبرون عن عبادتی (قال عن دعائی) سیدخلون جہنم

داخرین (سورة المؤمن آیت 60) هل تدرون ما عبادۃ اللہ؟ قلنا: اللہ

ورسوله اعلم، قال: هو اخلاص اللہ مما سواه

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وقال

ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون

جہنم داخرین (سورة المؤمن آیت 60) آپ نے فرمایا: عن عبادتی کا مطلب

دعا مانگنے سے تکبر کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسی

ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے

زبادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت یہ ہے اس کی ذات کے علاوہ باقی سب کو چھوڑ دے۔

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة الغافر آیت نمبر 11۔

﴿148﴾

حضرت ابو بکر کا عقیدہ کفار کو کیسے سنبھالنا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم يصدق كل واحد منهما حديثه حديث صاحبه قالا: خرج النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه حتى اذا كانوا بذي الحليفة قلّد رسول الله صلى الله عليه وسلم الهدى واشعره ثم احرم بالعمرة وبعث بين يديه عيناً له رجلاً من خزاعة يجيئه بخبر عن قريش وسار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان بغدير الاشطاط قريبا من عسفان اتاه عينه الخزاعي فقال: اني تركت كعب بن لؤي و عامر بن لؤي قد جمعوا لك الاحابيش وجمعوا لك جموعا كثيرة وهم مقاتلون وصادوك عن البيت فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اشيروا عليّ اترؤن ان نميل الي ذراري هؤلاء الذين اعانواهم فنصيبهم فان قعدوا قعدوا موثورين محزونين وان نجوا يكونوا عنقا قطعها الله ام ترون ان تؤم البيت فمن صدنا عنه قاتلناه فقال ابو بكر الصديق رضوان الله عليه: اللہ ورسولہ اعلم يا نبي الله انما جئنا معتمرين ولم نجئ لقتال احد ولكن من حال

بیننا و بین البیت قاتلناه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: فروحوا اذا
 حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں نے ایک دوسرے کی
 بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حدیبیہ کے زمانہ میں اپنے
 ایک ہزار سے کچھ زائد صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ ذوالحلیفہ پہنچے یہاں
 پر حضور نے اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار لٹکائے اور عمرہ کا احرام باندھا اور
 اپنے سامنے بنی خزاعہ کا ایک جاسوس روانہ کیا کہ وہ قریش کی خبر لائے، آپ چلتے رہے
 یہاں تک کہ عسفان کے قریب آپ غدیر اشراط پہنچے تو آپ کا خزاعی جاسوس آپ کے
 پاس واپس آیا۔ اس نے بتایا کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں
 چھوڑا ہے کہ وہ آپ کے لئے بہت سے جیشی اور بہت سا لشکر جمع کر رہے ہیں اور وہ آپ
 سے لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ سے دور رکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو جو
 لوگ ان کے معاون ہیں کیا ان پر ہم حملہ کر دیں کہ اگر وہ بیٹھیں گے تو غمگین ہو کر بیٹھیں
 گے اور اگر وہ بچ گئے تو بھی اس حال میں یہ وہ گردنیں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ نے کاٹ دی
 ہوں گی بھلا دیکھو کہ ہم صرف اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے آئے ہیں تو جو ہمیں اس سے
 روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یا نبی اللہ ہم صرف عمرہ
 کی غرض سے آئے ہیں ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے لیکن جو ہمارے اور بیت اللہ
 کے درمیان حائل ہوگا ہم اس سے لڑیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر سب آگے بڑھو۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 4872۔

المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 9۔

سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 218۔

﴿149﴾

”الفلق“ کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ قال: صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرا قل أعوذ برب الفلق فقال: یا ابن عبسۃ أتدری ما الفلق قلت اللہ ورسولہ اعلم قال: بشر فی جہنم اذا سمرت البثر فمنها تسعر جہنم وانها لتأذی به کما تأذی بنو آدم من جہنم .

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ آپ نے قل اعوذ برب الفلق تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عبسہ کیا تو جانتا ہے کہ الفلق کیا ہے؟۔ عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں ایک کنواں ہے جب وہ بھڑکتا ہے تو جہنم بھی بھڑک جاتی ہے اور اس سے ایسے اذیت میں آ جاتی ہے جیسے اولاد آدم جہنم سے اذیت میں آ جاتی ہے۔

- تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

- تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

- تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

﴿150﴾

چار پر عمل اور چار سے رکنا، کیسا عمل؟
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی جمرۃ قال کنت اترجم بین یدی ابن عباس و بین الناس
فاتته امرأة تسأله عن نبيذ الجرف فقال: ان وفد عبد القيس اتوا رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مَنْ
الوفد او قال من القوم؟ قالوا: ربعة، قال مرحبا بالقوم او بالوفد
غير خزايا، ولا الندامى. قال فقالوا: يا رسول الله انا نأتیک من شقة
بعيدة وان بيننا وبينک هذا الحی من کفار مضر، وانا لا نستطيع ان
نأتیک الا فی الشهر الحرام، فمرنا بامر فصل نخبر به مَنْ وراءنا
ندخل به الجنة، قال: فامرهم باربعة، ونهاهم عن اربع قال: امرهم
بالایمان بالله وحده، وقال هل تدرون ما الايمان بالله قالوا: الله
ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله،
واقام الصلاة وایتاء الزكاة، وصوم رمضان، وان تؤدوا خمساً من
التمغنم ونهاهم عن الدباء والحتم والمزفت قال شعبة وربما قال
النفير قال شعبة وربما قال المقير. وقال احفظوه واخبروا به من
ورائکم.

ابو جمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں لوگوں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی
اللہ عنہ کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا تو ایک عورت آئی اس نے گھڑے میں تیار کئے

ہوئے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عبد القیس کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے استفسار فرمایا: تم کس قوم سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ربیعہ سے۔ آپ نے فرمایا: تم سب کو مرحبا یہاں تمہیں کوئی ناخوشی (تکلیف) نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی رسوائی ہوگی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی خدمت میں بہت دور سے حاضر ہوئے ہیں ہمارے آپ کے درمیان قبیلہ بنی مضر کے کفار ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ایسے کاموں کا حکم دیں کہ ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں تو ہم سب اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں تو آپ نے انہیں چار چیزوں پر عمل کرنے کا اور چار چیزوں سے رکنے کا حکم دیا آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مالی غنیمت میں سے پانچواں حصہ دو اور آپ نے انہیں منع فرمایا: خشک کدو کے بنے ہوئے برتن، سبز گھڑے اور روغن قار ملے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ کبھی آپ نے نقیر کا لفظ استعمال کیا ہے اور کبھی مقیر کا جس کا معنی ہے تار کول (لگ) کا لپٹا ہوا برتن۔ ان چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ان چیزوں کو یاد کر لو اور جو تمہارے پیچھے ہیں انہیں بھی جا کر خبر دے دو۔

صحیح مسلم کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ۔

صحیح بخاری کتاب التمنیٰ باب وصاۃ النبی ﷺ۔

مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 228۔

﴿151﴾

لوگوں کے دل کی حالت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

محمود بن ربیع ان عتبان بن مالک وهو من اصحاب رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ممن شهد بذرا من الانصار انه اتی رسول الله صلی
الله علیہ وسلم ، فقال : یا رسول الله قد انکرت بصری ، وانا اصری
لقومی فاذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبنهم ، لم استطع ان
آتی مسجدهم فاصلی بهم ، ووددت یا رسول الله ، انک تأتینی فتصلی
فی بیتی ، فاتخذہ مصلی ، قال : فقال له رسول الله صلی الله علیہ وسلم
: سأفعل ان شاء الله قال عتبان : فغدا رسول الله صلی الله علیہ وسلم و ابو
بکر حین ارتفع النهار ، فاستأذن رسول الله صلی الله علیہ وسلم فأذنت
له ، فلم یجلس حتی دخل البیت ، ثم قال : أين تحب ان اصری من بیتک
قال : فاشرت الی ناحیة من البیت ، فقام رسول الله صلی الله علیہ وسلم
فکبر ، فقمنا فصفنا فصلی رکعتین ثم سلم ، قال وحیسناء علی خزیرة
صنعنا هاله ، قال فثاب فی البیت ، رجال من اهل الدار ذو عدد ، فاجتمعوا
، فقال قائل منهم : أين مالک بن الدخیشن او ابن الدخیشن ؟ فقال
بعضه : ذلک منافق لا یحب الله ورسوله ، فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم : لا تقن ذالک ، ألا تراہ قد قال : لا اله الا الله ، یرید بذلک
وجه الله ، قال : اللہ ورسوله اعلم ، قال فاننا نری وجهه و نصیحتہ الی

المنافقین، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فان الله قد حرم على النار من قال: لا اله الا الله يتغى بذلك وجه الله.

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے انصاریوں میں سے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری بصارت کمزور ہو گئی ہے۔ میں اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو اس وقت میرے اور ان کے درمیان وادیاں پانی سے بھر جاتی ہیں اس حالت میں ان کے ساتھ ان کی مسجد میں حاضر ہو کر ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے قاصر ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمادیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ حضرت عتبہ بن مالک نے بیان کیا صبح کے وقت جب سورج بلند ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، تو میں نے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ آپ گھر کے کمرے میں داخل ہوئے لیکن نہ بیٹھے بلکہ آپ نے فرمایا گھر میں کس جگہ میرا نماز پڑھنا پسند کرتے ہو؟ میں نے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو رکعت نفل ادا کئے پھر آپ نے سلام پھیرا۔ حضرت عتبہ کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کے لئے روک لیا جو آپ کے لئے ہم نے تیار کیا تھا۔ حضرت عتبہ کہتے ہیں: محلہ داروں میں سے کئی لوگ آپ کے گھر میں جمع ہو گئے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک بن دحسین کہاں ہے؟ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے نہ کہو کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ

کہتے ہوئے نہیں سنا؟ اور وہ تو اس کلمہ کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے۔ اس شخص نے کہا: اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن ہم اسے دیکھتے ہیں کہ اس کا چہرہ اور نصیحت منافقین ہی کی طرف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ کہہ دیا اور وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو اس شخص پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔

صحیح البخاری کتاب ابواب القبلة باب المساجد فی البیوت۔

صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 77۔

سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 124۔

﴿152﴾

بہتری کا معیار اور درجہ بندی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی الزناد، قال: شهد ابو سلمة لیسع ابا اسید الانصاری، یشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال خیر۔ دور الانصار بنو النجار، ثم بنو عبد الاشهل، ثم بنو الحارث بن الخزرج، ثم بنو ساعدة، وفي کل دور الانصار خیر. قال ابو سلمة: قال ابو سید: اُتھم انا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت کا ذبا لبدأت بقومی بنی ساعدة، وبلغ ذلک سعد بن عبادہ، فوجد فی نفسہ، وقال خَلَفْنَا فکنا اخر الاربع، اسرجوا لی حماری اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و کلمہ ابن اخیه سہل، فقال: أتذهب لتردّ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم، اولیس حسبک ان تكون رابع اربع، فرجع وقال: اللہ ورسولہ اعلم، و امر بحمارہ فحلّ عنہ حضرت ابوالترناد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ابوسلمہ نے گواہی دی کہ اس نے ابواسید انصاری کو سنا ہے انہوں نے کہا کہ بے شک وہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں۔ پھر بنو عبدالماسھل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ۔ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین گھرانہ ہے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا: ابواسید نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ منسوب کرتا ہوں؟۔ اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے میں اپنے قبیلہ بنی ساعدہ سے اس کی ابتداء کرتا۔ یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی انہوں نے کچھ ملال محسوس کیا اور کہا ہمیں چار خاندانوں کے آخر میں رکھا گیا میرے گدھے پر زین کسو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤں۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مسترد کرنے جا رہے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو چوتھے درجے میں رکھا ہے۔ پھر وہ لوٹ گئے اور کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور حکم دیا کہ گدھے سے زین کھول دی جائے۔

صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فی خیر دور الانصار۔

المخلصات (طاہر المخلص) حدیث نمبر 636۔

جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 173۔

السيرة الحلبية (نور الدین حلبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 84۔

(153)

یہودیوں کی قبروں میں عذاب کیسے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ایوب هو الانصاری خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين غربت الشمس او اصفرت للمغيب ومعى كوز من ماء فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته وقعدت انتظره حتى جاء فوضأته فقال يا ابا ايوب اسمع ما اسمع؟ قلت الله ورسوله اعلم قال اسمع اصوات اليهود يعذبون في قبورهم

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں غروب آفتاب کے وقت یا جس وقت اس کا غروب ہونے کے لئے رنگ زرد ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا اور میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ جب آپ واپس آئے تو میں نے آپ کو وضوء کروایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ میں نے یہودیوں کی آوازیں سنی ہیں یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

—المجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 120—

—فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 241—

﴿154﴾

مقام ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

لما سار رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك قدم ابو بكر و عمر على معظم جيشه وقدمهما امامه وسار في آخر الناس في نفر يسير، وفي ذلك العسكر غير واحد من بني هاشم، وهي قصة معروفة، وفيها يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه: كيف ترون الناس صنعوا حين ارهقتهم صلاتهم وفقدوا نبيهم، قالوا: الله ورسوله اعلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اليس في القوم ابو بكر و عمر، انهما سير شدان الناس، فان اطاعوا هما فقد رشدوا ورشدت امهم، وان عصوهما فقد غوا، وغوت امهم، يقولها ثلاثا.

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف چلے تو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما لشکر کے بڑے حصے میں چل رہے تھے اور آپ نے انہیں اپنے آگے آگے کیا ہوا تھا اور خود لوگوں کے آخر میں چل رہے تھے اس لشکر میں سوائے ایک کے (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے) بنی ہاشم میں سے بھی لوگ موجود تھے۔ اور یہ واقعہ بہت ہی معروف ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کو کیسے دیکھتے ہو جو اپنی نمازوں کو مؤخر کر دیں گے اور اپنے نبی کو گم پائیں گے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے

زما دہ جانتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا قوم میں ابو بکر و عمر نہیں ہوں گے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کریں؟۔ اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کریں گے تو ہدایت پائیں گے اور امتیں بھی ہدایت پائیں گیں۔ اور اگر ان دونوں کی نافرمانی کریں گے تو گمراہ ہوں گے اور ان کی امتیں بھی گمراہ ہوں گی۔ اور آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

تثبیت دلائل الدعوۃ (قاضی عبدالجبار الزہدانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 559۔

﴿155﴾

دوران طواف کعبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی شفقت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال لرجل و هو فی الطواف، کم تعد یا فلان ثم قال: تدری لم سألتک؟ قال: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قال: لکی تکون احصى لعددک۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے آدمی سے ارشاد فرمایا جو طواف کر رہا تھا، اے فلاں تم نے کتنے چکر لگائے ہیں؟۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں پوچھا ہے؟۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تا کہ تم اپنے چکر شمار کرتے رہو۔

۔ اخبار مکہ (الازرقی) حدیث نمبر 536۔

۔ اخبار مکہ (فاکھی) حدیث نمبر 310۔

۔ اخبار مکہ و ما جاء فیها من الآثار (الازرقی) صفحہ نمبر 277۔

﴿156﴾

دنیا میں جنتی پہاڑ کہاں ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

کثیر بن عبد اللہ ، عن ابیہ ، عن جدہ قال : غزو ناعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول غزوة غزاها الابواء حتى اذا كنا بالروحاء نزل بعرق الظبية ، فصلى ثم قال : هل تدرون ما اسم هذا الجبل قالوا اللہ ورسوله اعلم قال : هذا جبل من جبال الجنة ، اللهم بارک فيه ، وبارک لاهله و قال للروحاء : هذه سجاسج واد من اودية الجنة ، لقد صلى فی هذا المسجد قبلی سبعون نبیا .

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلی جنگ ابواء کے مقام پر کی تو اس وقت آپ عرق الظبیه کے مقام پر اترے اور وہ مسجد ہے جو کہ مقام روحاء کے علاوہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا : کیا تم جانتے ہو کہ اس پہاڑ کا کیا نام ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا : یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ اے اللہ اس پہاڑ میں اور یہاں رہنے والوں کو برکت عطا فرما۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا : روحاء کے لئے یہ سجاسج وادی ہے (عمدہ ہوا اور عمدہ زمین والی وادی) اور یہ جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ اور اس مسجد میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نمازیں ادا کی ہیں۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 16۔

- تاریخ مدینہ (ابن عثیمہ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 80۔

- مجمع الزوائد (یثقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 87۔

- التذکرۃ (قرطبی) باب ماجاء فی انہا راجعۃ وجبا لہا الخ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 80۔

﴿157﴾

کون سے الفاظ بول کر سونے والے کا مرنا فطرت پر

اللہ و رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن البراء بن عازب قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

: ما تقول یا براء اذا آویت الی فراشک ؟ قال قلت : اللہ ورسولہ اعلم .

قال : اذا آویت الی فراشک طاهرا فتوسد یمینک ثم قل : اللہم اسلمت

وجہی الیک ، وفوضت امری الیک ، والجات ظہری الیک ، رہبۃ

ورغبۃ الیک ، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک ، آمنت بکتابک الذی

انزلت ، وبنبیک الذی ارسلت . فقلت کما قال الا انی قلت : ” و

برسولک “ الذی ارسلت ، فوضع یدہ فی صدري وقال ” وبنبیک “

الذی ارسلت ثم قال من قالہا من لیلۃ ثم مات مات علی الفطرۃ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: مجھے حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے براء جب تو اپنے بستر پر جاتا ہے تو کیا کہتا ہے؟۔

حضرت براء نے بیان فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر جائے تو تو با وضو

ہو اور دائیں کروٹ لیٹ جا اور پھر یہ دعا کر: اللہم اسلمت وجہی الیک ، و

فوضت امری الیک، والجات ظہری الیک، رغبة ورغبة الیک، لا ملجأ ولا منجاة لك الا الیک، آمنت بکتابک الذی انزلت، وبنبیک الذی ارسلت تو جس طرح حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے الفاظ ادا فرمائے تھے اسی طرح میں نے بھی ادا کئے سوائے اس کے کہ میں نے بنییک کی جگہ پر برسولک پڑھا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: بنییک پڑھو۔ پھر آپ نے فرمایا جو کوئی یہ پڑھ کر سوئے گا تو جب وہ مرے گا تو فطرت اسلام پر مرے گا۔

- عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) حدیث نمبر 783۔

- مکارم الاخلاق (خرائطی) حدیث نمبر 961۔

- کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 240۔

﴿158﴾

جہنم کس پر حرام

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن معقیب، عن ابيه، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "أتذرون علي من حرمت النار قالوا الله ورسوله اعلم قال: علي الهين اللين السهل القريب .

محمد بن معقیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کس پر جہنم حرام کر دی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نرم رویہ رکھنے اور لوگوں کو آسانیاں فراہم کرنے والے پر۔

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 352۔

- معرفة الصحابة (ابو نعیم) حدیث نمبر 5647۔

- شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 272۔

﴿159﴾

مسائل کی تفہیم کیسے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

رویف بن ثابت الانصاری، اہ قال: قرب لرسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تمر و رطب، فاکلوا منه حتی لم یبق منه شیء، الا نواة فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أتدرون ما هذا؟ قالوا اللہ ورسولہ

اعلم قال: تذهبون الخیر فالخیر حتی لا یبقی منکم الا مثل هذا.

حضرت رویف بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خشک اور تازہ کھجوریں پیش کی گئیں صحابہ کرام

نے انہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ ان کی گٹھلیاں باقی رہ گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم

جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے اوپر سے کارآمد اور بہترین چیز

چلی گئی۔ اسی طرح تم میں سے بھی بہترین لوگ چلے جائیں گے تو باقی اسی طرح کے رہ

جائیں گے۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7225۔

- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 29۔

- کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 31365۔

﴿160﴾

طلب نماز میں اٹھنے والے قدموں کا اجر
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حدثنا ثابت قال: كنت مع انس بن مالك، بالزاوية فوق الغرفة اذ
سمع الاذان، فنزل ونزلت معه، فلما ان استوى على الارض مشى بي، ثم
قاب في الخطى حتى دخلت المسجد، فقال: اتدري يا ثابت لم مشيت
بك هذه المشية حتى دخلت المسجد؟ ان النبي صل الله عليه وسلم
مشى بي هذه المشية، وقال: اتدري لم مشيت بك هذه المشية؟
قلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال: ليكثر عدد الخطى في طلب الصلاة. قلت
ليكثر عدد الخطى في طلب الصلاة.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان فرمایا: انہوں نے کہا: میں حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمرے کے اوپر چھت پر تھا جب میں نے اذان سنی تو آپ
سواری سے اترے میں بھی آپ کے ساتھ اتر پڑا جب ہم زمین پر قرار پذیر ہو گئے تو ہم
چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چلے یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضرت
انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ثابت کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ چھوٹے چھوٹے
قدموں کے ساتھ کیوں چل کر مسجد میں جا رہا ہوں؟۔ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی
ایسے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چل کر داخل ہوا کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو کہ اتنے چھوٹے قدم اٹھانے کا میرا مقصد کیا تھا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضرت انس

نے فرمایا: تاکہ نماز کی طلب میں اٹھنے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔

۔ المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 117۔

۔ الادب المفرد (بخاری) حدیث نمبر 458۔

۔ کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 20324۔

﴿161﴾

مولد عیسیٰ علیہ سلام والی جگہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

شداد بن اوس قال: قلت یا رسول اللہ کیف اسری بک لیلة
اسری بک؟ قال: صلیت لاصحابی صلاة العتمة بمكة معتما، فاتانی
جبریل علیہ سلام، بدابة بیضاء فوق الحمار، ودون البغل، فقال: اركب،
فاستصعب علی، فدارها باذنها، ثم حملنی علیها، فانطلقت تهوی بنا،
یقع حافرہا حیث ادرک طرفہا، حتی بلغنا ارضا ذات نخل، فقال: انزل
، فنزلت، ثم قال: صل فصلیت، ثم رکبنا، فقال: أتدری این صلیت؟
قلت: اللہ اعلم، قال: صلیت بیثرب، صلیت بطیبة، ثم انطلقت تهوی
بنا، یقع حافرہا حیث ادرک طرفہا، حتی بلغنا ارضا بیضاء، فقال: انزل
فنزلت ثم قال: صل فصلیت، ثم رکبنا، فقال: تدری این صلیت؟ قلت:
اللہ اعلم، قال: صلیت بمدین، صلیت عند شجرة موسى، ثم انطلقت
تهوی بنا، یقع حافرہا حیث ادرک طرفہا، ثم بلغنا ارضا بدت لنا
قصورها، فقال: انزل، فنزلت، ثم قال: صل، فصلیت، فقال: أتدری این

صلیت؟ قلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال: صلیت بیت لحم حیث ولد عیسیٰ علیہ السلام المسیح ابن مریم۔

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ کو شب معراج کیسے معراج ہوئی تھی؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ میں میں نے اپنے صحابہ کے ساتھ رات کی نماز ادا کی تو میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے ایک سفید جانور کے ساتھ جو کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ جبریل علیہ سلام نے مجھے کہا: اس پر سوار ہو جائیے۔ مجھے اس پر سوار ہونے میں کچھ دقت ہوئی تو انہوں نے اس کے کان پکڑ کر اسے گھمایا پھر مجھے اس پر بٹھا دیا وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم کھجوروں والی سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کئے جبریل علیہ سلام نے کہا آپ نے کن مقام پر نفل ادا کئے ہیں؟۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے یثرب میں نماز ادا کی ہے، طیبہ میں نماز ادا کی ہے۔ پھر مجھے اس پر بٹھا دیا وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم ایک سفید سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کئے جبریل علیہ سلام نے کہا آپ نے کس مقام پر نفل ادا کئے ہیں؟۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے مدین میں شجر موسیٰ کے پاس نماز ادا کی ہے۔ پھر وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم محلات والی سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کئے جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے کس مقام پر نفل ادا کئے ہیں۔ میں

نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔
جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے بیت اللحم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ولادت
ہوئی وہاں نماز ادا کی ہے۔ (یہاں حضور علیہ سلام نے اپنا علم بیان فرمایا کہ میں جانتا ہوں،
بعض لوگ اس سے مراد جبریل علیہ سلام بھی لیتے ہیں۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ)
المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 283۔

﴿162﴾

کھانا کھانے کی حقیقت اور مسئلہ سمجھانے میں حکمت
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی عثمان، قال: جاء رجل الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فتعرض للمسألة، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ألكم طعام؟ قال:
نعم، قال: فتطبخون وتنضجون وتطیبون وتقزحون؟، قال: نعم، قال:
لكم شراب؟، قال: نعم، قال: فتقرسون وتبردون وتنظفون؟ قال: نعم،
قال: فجمعتهما جميعا فی البطن؟ قال: نعم، قال: فأین معادهما قال: اللّٰهُ
ورسوله اعلم، قال له: ذلک ثلاثا، قال: فان معادهما كمعاد الدنيا قمت
الی خلف بیتک، فامسکت علی انفک من تن ریحهما

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک شخص حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی ضرورت کے لئے التجاء کی تو حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کے پاس کھانا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے
ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کھانا بناتے ہو، اچھی طرح پکاتے ہو، خوش ذائقہ بناتے ہو مصالح

ڈالتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مشروب ہیں؟
اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے ٹھنڈا کرتے ہو،
تخ بستہ بناتے ہو صاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم
پھر کھانا اور پینا اپنے پیٹ میں جمع کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ان
دونوں کے لوٹنے کی جگہ کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ استفسار فرمایا: پھر ارشاد فرمایا:
ان دونوں کا انجام بھی دنیا کے انجام ہی کی طرح ہے۔ تو تو اپنے گھر کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے
اور اپنے ناک پر ان دونوں کی آنے والی بدبوری دیکھتا ہے۔

۔ کتاب الجوع (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 167۔

۔ کتاب الزهد (ابن مبارک) حدیث نمبر 491۔

﴿163﴾

جنتیوں کے لئے سب سے افضل نعمت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن شقيق بن ثور قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اى

نعيم اهل الجنة افضل؟ قالوا الله ورسوله اعلم. قال: النظر الى ذى العزة.

حضرت شقيق بن ثور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا: جنت والوں کے لئے کون سی نعمت سب سے افضل ہے؟۔

صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عزت کے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

۔ صفحہ الجہنم (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 87۔

(164)

حضرت عبداللہ بن مسعود کا فرمان اگر مسئلہ معلوم نہ ہو تو کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن مسروق، وقال بينما رجل يحدث في كندة، فقال يجي دخان يوم القيامة، فيأخذ باسماع المنافقين و ابصارهم، ويأخذ المؤمن منه كهيئة الزكام، ففرعنا، فأتيت ابن مسعود، وكان متكأ فنهض، فجلس، فقال من علم شيئا فليقل، ومن لم يعلم فليقل: الله اعلم، فان من العلم ان يقول لما لا يعلم، لا اعلم. الله ورسوله اعلم. فان الله تعالى قال لنبيه صلى الله عليه وسلم قل ما اسألكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين.

مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کندہ میں بیان کرتا ہے اس نے کہا: قیامت کے دن دھواں آئے گا۔ تو وہ منافقین کی سماعت اور ان کی بصارت کو پکڑ لے گا اور مومن اس سے زکام کی صورت لے گا۔ تو ہم ڈر گئے۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے تو وہ سیدھے ہوئے اور بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جس کو آتا ہو وہ بتا دیا کرے اور جسے نہ آتا ہو وہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے پس بے شک علم میں سے یہ ہے کہ انسان جو کچھ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہہ دے: میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اے محبوب فرما دیجئے میں تم سے اجر کا سوال نہیں کرتا اور میں متکلفین میں سے نہیں ہوں۔

شرح مسند ابی حنیفہ (ملا علی قاری) صفحہ نمبر 425۔

﴿165﴾

انسان، اس کی موت اور امید میں کتنا فاصلہ
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی المتوکل الناجی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلاثة اعراد فغرز عودا بین یدیه والاخر الی جنبہ فاما الثالث فابعده فقال،
أتدرون ما هذا؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال فان هذا الانسان وذاک
الاجل وذلک الامل يتعاطاه ابن آدم ويختلجه الاجل دون ذلک۔
حضرت ابو المتوکل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تین لکڑیاں پکڑیں۔ ان میں سے ایک لکڑی اپنے سامنے کھڑی کر دی، دوسری
اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے کچھ فاصلے پر گاڑ دی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ
وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان اور یہ اس کی موت ہے اور
یہ اس کی امید ہے ابن آدم امید کی طرف بڑھتا ہے اور موت اسے دبوچ لیتی ہے۔

۔ کتاب الزہد (عبد اللہ بن مبارک) حدیث نمبر 254۔

﴿166﴾

حضور ﷺ کی تلوار کا کیا حق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال ابن اسحاق کان فی المشرکین رجل لا یدع جریجا الا دَفَفَ
علیہ فجعل کل واحد منهما یدنو من صاحبه فدعوت اللہ ان یجمع بینہما

فالتقيا فاختلعا ضرب المشرک ابا دجانه فاتقاه بدرقته فعضت
 بسيفه وضربه ابو دجانه فقتله. ثم رأته قد حمل السيف على مفرق رأس
 هند بنت عتبة ثم عدل السيف عنها قال الزبير: فقلت: اللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ
 . قال ابن اسحاق: قال ابو دجانه: رأيت انسانا يحمس الناس حمسا
 شديدا فصمدت له فلما حملت عليه السيف وَلَوْلَ فاذا امرأة فاكرمت
 سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضرب به امرأة .

(جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک میں ایک تلوار تھی آپ
 نے ارشاد فرمایا: اس کا حق کون ادا کرے گا؟۔ حضرت ابو دجانه رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:
 میں اس حق ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ وہ تلوار لے کر بڑی بے جگری سے لڑنے لگے)
 مشرکین میں سے ایک ایسا شخص تھا اس کے مقابل جو بھی آتا تو اسے کسی بھی طرح قتل کئے
 بغیر یا کم از کم مہلک طور پر زخمی کئے بغیر نہیں چھوڑتا تھا۔ تو دونوں (مشرک اور حضرت
 ابو دجانه) دوسرے لوگوں سے لڑتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آنے لگے تو میں
 (راوی) نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آمنے سامنے لے آئے۔ چنانچہ دونوں ایک
 دوسرے کے مد مقابل آگئے اور دونوں کی تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔ مشرک
 نے ابو دجانه پر حملہ کیا تو انہوں نے اپنی چمڑے کی ڈھال سے روکا تو وہ اس کے وار سے
 کٹ گئی اور ابو دجانه نے اپنی تلوار کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ پھر
 میں نے دیکھا کہ ابو دجانه نے اپنی تلوار ہند بنت عتبہ کے سر پر بلند کی لیکن پھر اس سے ہٹالی
 ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں (کہ کیوں تلوار پیچھے ہٹالی)۔ ابن اسحاق نے بیان کیا: ابو
 دجانه نے کہا: میں نے ایک انسان کو دیکھا جو دوسروں کو لڑائی کے لئے غضبناک کر رہا تھا

میں نے اس کا ارادہ کیا اور تلوار لہرا کر اس پر جوں ہی حملہ کیا تو وہ ایک عورت تھی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس تلوار کی عزت کی وجہ سے کسی عورت کی خون سے نہ رنگا (کہ کسی عورت کے خون سے رنگنے کی وجہ سے تلوار کی توہین ہے)۔

- سیرۃ ابن ہشام جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 69۔

- البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 19۔

- الروض الانف (سحلی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 430۔

﴿167﴾

آسمانوں کے دروازے رواز انہ کس کیلئے کھلتے ہیں
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الضحاک قال لما رای عبد اللہ بن زید الاذان فی المنام، وعلمہ بلالاً، فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال ان یصعد السطح ویؤذن فلما افتتح الاذان سمعوا ہدۃ بالمدينة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أتدرون ما هذه الہدۃ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال: ربکم امر بابواب السماء ففتحت الی العرش لاذان بلال فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، هذا لبلال خاصة او للمؤمنین عامة؟ قال: بل للمؤمنین عامة وان ارواح المؤذنین مع ارواح الشهداء، فاذا کان يوم القيامة نادى مناد این المؤذنون فيقومون علی کثبان المسک والکافور۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حضرت عبد اللہ بن زید نے اپنے خواب میں اذان سنی اور وہ اذان حضرت بلال کو سکھادی تو حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ چھت پر چڑھ کر اذان دے دو۔ جب انہوں نے اذان شروع کی تو مدینہ کے لوگوں نے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دھماکے کی کیسی آواز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے حکم دیا کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال کی اذان کے لئے عرش تک کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ بات صرف حضرت بلال کے لئے ہی ہے یا عام مسلمانوں کی اذان کے لئے بھی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مؤذنوں کے لئے ہے اور بے شک عام مؤذنوں کی ارواح شہداء کی ارواح کے ساتھ ہوں گی۔ چنانچہ جب قیامت کا دن آئے گا تو نداء دینے والا نداء دے گا کہ مؤذنین کہاں ہیں؟ تو مؤذنین کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

- تنبیہ الغافلین (ابواللیث سمرقندی) صفحہ نمبر 290۔

- تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ ہود آیت نمبر 84۔

﴿168﴾

اللہ کا اپنے بندوں کے لئے پیار کس طرح

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عمر بن میمون عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اتدرون ما قال

ربکم؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال: حین استوی علی عرشہ ونظر الی

خلقہ: عبادی، انتم خلقتی وانا ربکم ارزاقکم بیدی فلا تتبعوا انفسکم

فیم تکفلت لکم به، واطلبوا ارزاقکم منی وانشبوا انفسکم لی، وارفعوا حوائجکم الی اصبّ علیکم ارزاقکم، أتدرون ماذا قال ربکم؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: عبدی انفق انفق علیک ووسع اوسع علیک، ولا تضیق فاضیق علیک، ان ابواب الرزق بالعرش لا تغلق لیلاً ولا نهاراً، فانزل الرزق منها لكل عبد علی قدر نیته وعالته وصدقته ونفقته، فمن اکثر اکثر له ومن اقلل اقلل له و من امسک امسک علیہ.

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا: صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا تو اس نے اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے میرے بندو تم میری مخلوق ہو میں تمہارا رب ہوں تمہارے رزق میرے ہاتھ میں ہیں پس اپنے نفسوں کی پیروی نہ کرنا ان چیزوں کے معاملہ میں جن میں میں تمہاری کفالت کرتا ہوں۔ مجھ سے اپنے رزق طلب کرو اور اپنے نفسوں کو میرے لئے محنت پر لگاؤ اور اپنی ضروریات میرے آگے رکھو میں تم پر تمہارے رزق بہا دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندے خرچ کر، میں تم پر خرچ کروں گا۔ وسعت کر میں تم پر وسعت کروں گا تنگی نہ کرو گرنہ میں تم پر تنگی کروں گا۔ بے شک رزق کے دروازے عرش کے ساتھ ہیں جو نہ دن میں بند ہوتے ہیں اور نہ رات میں۔ اس میں سے ہر شخص کی نیت، ضرورت، صدقہ اور خرچ کے مطابق اترتا ہے

۔ جو زیادہ خرچ کرے گا میں اس کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کروں گا۔ جو کم خرچ کرے گا اس کے لئے کم کروں گا اور جو روکے گا میں اس کے لئے روک دوں گا۔
توت القلوب (ابوطالب کی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 48۔

﴿169﴾

اہل اللہ اور پہلے حج کا منظر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

اسلم عتاب بن اسید یوم فتح مکة ، وغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکة الی حنین یوم السبت لست لیال خلون من شوال سنة ثمان ، واستعمل علی مکة عتاب بن اسید یصلی بہم ، و خلف معاذ بن جبل و ابا موسی الاشعری یعلمان الناس السنن والتفقہ فی الدین ، وقال لعتاب : أتدری علی ما استعملتک ؟ قال : اللہ ورسولہ اعلم ، قال : استعملتک علی اہل اللہ . و اقام عتاب للناس الحج تلک السنة .

حضرت عتاب بن اسید فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ اگلے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے حنین کی طرف ہفتہ کے دن 6 شوال 8ھ میں روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں نمازیں پڑھانے کی ذمہ داری حضرت عتاب بن اسید کی لگائی اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو لوگوں کو سنتیں سکھانے اور دین کی فقہ سمجھانے پر مامور کئے۔ آپ نے حضرت عتاب سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کن پر مقرر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اہل اللہ پر مقرر کیا ہے۔ تو

حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے اس سال لوگوں کو حج کی ادائیگی کروائی۔

۔ الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 5۔

۔ کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 959۔

﴿ 170 ﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین علی القتال

والجہاد، ورغبہم فیہ، وامرہم بالصدقة، فحملوا صدقات کثیرة، فكان

اول من حمل ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ، جاء بماله كله اربعة الاف

درہم، فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: هل ابقیت شیئا؟ قال

اللہ ورسولہ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو قتال اور جہاد پر براہیختہ کیا اور انہیں رغبت

دلائی۔ اور صدقہ کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام بڑے بڑے صدقات لے کر حاضر ہوئے

سب سے اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سامان اٹھایا اور کل چار ہزار درہم کا

مال لے کر حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی چیز باقی

چھوڑی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔ کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 991۔

۔ امتاع الاسماع (المقریزی) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 47۔

(171)

سانپ کی گفتگو کیا ہے

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يشهد ان لا اله الا الله وحده، لا شريك له، حرمه الله على النار، قالوا: وعارض الناس في مسيرهم حية، ذكر من عظمها وخلقها، وانصاع الناس عنها. فاقبلت حتى واقفت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على راحلته طويلاً، والناس ينظرون اليها، ثم التوت حتى اعتزلت الطريق فقامت قائمة، فاقبل الناس حتى لحقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لهم: هل تدرون من هذا؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: فان هذا احد الرهط الثمانية من الجن الذين يريدون ان يسمعوا القرآن، فرأى عليه من الحق. حين ألم رسول الله صلى الله عليه وسلم ببلده ان يسلم عليه، وها هو ذا يقرئكم السلام، فسلموا عليه فقال الناس جميعاً: وعليه السلام ورحمة الله يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: اجيبوا عباد الله من كانوا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس پہ جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔ صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو راستے میں ایک بہت ہی بڑا اور عجیب الخلق سانپ ملا۔ راوی نے اس سانپ کا بڑا ہونا اور اس کی تخلیق کا عجیب ہونا بیان کیا ہے۔ لوگ اس کے آگے سے ہٹ گئے وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا جب کہ

آپ اپنے بڑے کجاوے میں ہی تھے۔ لوگ اس سانپ کو دیکھ رہے تھے پھر وہ پیچھے ہٹا اور ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ لوگ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ان آٹھ جنوں میں سے ایک تھا جو قرآن پاک سننا چاہتے تھے، اس نے اس وقت حق دیکھا تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شہر مکہ میں تکالیف اٹھائیں تھیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے تھے اور یہ جن وہی ہے اور تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔ اس نے صحابہ کرام کو سلام کیا تو صحابہ کرام نے بھی جواباً وعلیہ السلام ورحمة اللہ کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ جواب دیا کرو: اللہ کے بندے جو بھی ہیں ان پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔

۔ کتاب المغازی (باقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 1015۔

﴿172﴾

اللہ تعالیٰ کا تجول کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

سأل بشر بن السري حماد بن زيد فقال الحديث الذي جاء ان الله ينزل الى سماء الدنيا يتجول من مكان الى مكان؟ فسكت حماد ثم قال: هو في مكانه يقرب من خلقه كيف شاء، قلت: كان من حماد ان يزجر السائل ويقول: الله ورسوله اعلم، فان الخوض في هذا لا ينبغي، بل تمر الاحاديث كما جاءت ولا يعترض عليها.

بشر بن السري نے حماد بن زید سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: وہ حدیث جس میں

ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا (کما یلیق بشانہ) پر اجلال فرماتا ہے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ
تجول فرماتا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حماد کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس سے مراد
کہ وہ اپنے مقام پر اپنی مخلوق سے جس کے لئے چاہتا ہے مقام قرب اختیار فرماتا ہے۔
اور میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ حماد نے سائل کو جھڑکا وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس ضمن میں غور و خوض نہیں کرنا چاہئے بلکہ
احادیث جیسے آئی ہیں اسی طرح بیان کر دینی چاہئے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔
- تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 122 -

﴿173﴾

اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ رحیم

اللہ و رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

محمد بن المنکدر ان امیمة بنت رقیقة التیمیة حدثته انها اتت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نساء فقال: تبایعن (یبایعن ان لا یشرکن
باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین) (سورة الممتحنة آیت 12) ثم سکت ثم
قال: فیما استطعن واطقتن فقلن: اللہ ورسولہ اعلم ارحم بنا من انفسنا
وقلنا یا رسول اللہ بایعنا قال انی لا اصفح النساء انما قولی لمائة امرأة
منکن کقولی لامرأة واحدة.

محمد بن المنکدر کہتے ہیں حضرت امیمة بنت رقیقة تیمیہ رضی اللہ عنہا نے اس سے
بیان کیا: وہ دیگر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی تو حضور نے
ارشاد فرمایا: تم بیعت کرتی ہو کہ (یبایعن ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن و

لا یزنین (سورۃ الممتحنۃ آیت ۱۲) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، چوری اور زنا نہیں کروگی؟۔ پھر آپ نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا جتنی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو تو عورتوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ رحم دل ہیں۔ اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم بیعت کرتی ہیں (یہ کہہ کر عورتوں نے حضور کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیئے)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا اور میری تم میں سے ایک سو عورت کے لئے بھی بات ایسی ہی ہے جیسی ایک عورت کے لئے ہے۔

المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر ۲۴ صفحہ نمبر ۱۸۸۔

﴿۱۷۴﴾

عجز کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما لجلسائہ تدرؤن ما العجز قالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال العجز ثلاثة ان یبدر احدکم بطعام یصنعه لصاحبه فیخلفه ولا یاتیه والثانیة ان یصحب الرجل منکم الرجل او یجالسه یحب ان یعلم من هو ومن این هو؟ فیفارقه قبل ان یعلم ذلک والثالثة امر النساء یدنو احدکم من اہله فیفضی .

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو عجز کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عجز کی تین اقسام ہیں۔ کوئی آدمی

کھانے کے ساتھ ظاہر ہو اور وہ اپنے ساتھی کے لئے کھانا بنائے اور وہ ساتھی اس سے پیچھے ہو جائے اور کھانے کی طرف نہ آئے۔ دوسرا یہ کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کی صحبت اختیار کرے یا اسے بٹھائے اور وہ اسے جاننا چاہے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے ہے اور وہ شخص اس کی مطلوبہ معلومات سے قبل اسے چھوڑ جائے۔ تیسرا عورتوں کا معاملہ ہے۔ تم میں سے کوئی اپنے گھر والی کے قریب آئے پس وہ بہہ جائے۔

۔ الکافی (کلینی) الجزء الثانی صفحہ نمبر 671۔

﴿175﴾

جہد البلاء کیا ہے؟

اللہ و اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً هو يقول اللهم انی اعوذ بک من جہد البلاء. فقال له یا عبد اللہ هل تدری ما جہد البلاء؟ قال: اللہ و رسولہ اعلم. قال جہد البلاء کثرة المال والولد.

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا: اللہم انی اعوذ بک من جہد البلاء آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندے کیا تو جانتا ہے کہ جہد البلاء کیا ہے؟۔ اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جہد البلاء سے مراد مال اور اولاد کی کثرت ہے۔

۔ المحقق والمفتی (خطیب بغدادی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 2047۔

(176)

حضور کے نقباء کون اور کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن سلمان قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما نظر الى فقال يا سلمان: ان الله تبارك وتعالى لم يبعث نبيا ولا رسولا الا وله اثنا عشر نقيبا. قال: قلت له: يا رسول الله قد عرفت هذا من اهل الكتابين التوراة والانجيل قال يا سلمان فهل عرفت نقبائى الاثنا عشر الذين اختارهم الله للامة من بعدى فقلت: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فقال يا سلمان: خلقتنى الله من صفوة نوره ودعائى فاطمته فخلق من نورى عليا ودعاه فاطاعه وخلق من نورى ومن نور على فاطمة ودعاهما فاطمته فخلق منى ومن على و فاطمة الحسن والحسين ودعاهما فاطعاه فسمانا بخمسة اسماء من اسمائه فالله المحمود وانا محمد و الله العلى وهذا على والله الفاطر وهذه فاطمة والله ذوالاحسان وهذا الحسن والله المحسن وهذا الحسين الخ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور کے پاس حاضر ہوا آپ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے سلمان اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ بارہ نقیب بھی بنائے۔ میں نے عرض کیا: حضور یہ بات میں نے اہل کتاب سے تو زات اور انجیل میں سے پہچانی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان کیا تو میرے نقیبوں کو جانتا ہے اور یہ کہ ان بارہ میں سے میری امت کے لئے میرے بعد کون لوگ چنے جائیں گے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان اللہ نے اپنے نور کی صفات سے مجھے تخلیق فرمایا اور مجھے پکارا تو میں نے اطاعت کی تو میرے نور سے علی کے نور کو پیدا فرمایا اور انہیں پکارا تو انہوں نے اس کی اطاعت کی پھر میرے اور علی اور علی کے نور سے فاطمہ کو تخلیق فرمایا پھر انہیں پکارا تو فاطمہ نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے، علی اور فاطمہ کے نور سے حسن اور حسین کو تخلیق فرمایا۔ پھر ان دونوں کو پکارا تو انہوں نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ ناموں میں سے نام عطا فرمادئے۔ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں میں سے محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور یہ علی ہیں، اللہ تعالیٰ فاطمہ ہے اور یہ فاطمہ ہیں اللہ تعالیٰ احسان ہے اور یہ حسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ محسن ہے اور یہ حسین ہیں۔

۔ مصباح الشریعہ (امام جعفر الصادق) صفحہ نمبر 63۔

۔ دلائل الامامۃ (طبری) صفحہ نمبر 448۔

۔ معجم احادیث المحدثی (علی الکوری) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 222

﴿177﴾

حضرت علی کی انگوٹھی کا کمال درندے بھی مانتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان رجلا قال لعلی انی ارید السفر واخاف من السبع ، فدفع الیہ

خاتمة وقال له: اذا جاء السبع فقل له: هذا خاتم علی بن ابی طالب ، فلما

سافر الرجل وجاءه السبع فقال له: هذا خاتم علی بن ابی طالب ، فرفع

السبع راسه الى السماء وهمهم ، ثم نظر الى الارض وهمهم ، ثم نظر الى المشرق وكذلك الى المغرب ، ثم ذهب مهرولا ، فلما رجع الرجل من سفره اخبر عليا عن السبع بما فعل ، قال : اتعرف ما ذا قال بنظره الى هذه الجهات الاربع؟ فقال : الله رسولہ اعلم وابن عم رسولہ اعلم ، فقال : انه قال حين رفع نظره الى السماء : وحق من رفعها ، وحين نظر الى الارض ، وحق من وضعها ، وحين نظر الى المشرق : وحق من اطلعها ، وحين نظر الى المغرب : وحق من غيبها ما اسكن في بلاد يشكوني فيها لعلي بن ابي طالب .

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن درندوں سے ڈرتا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اپنی انگلی بڑھائی اور اس سے کہا جب کوئی درندہ سامنے آجائے تو اس سے یہ کہنا کہ یہ علی ابن ابی طالب کی انگلی ہے۔ چنانچہ جب وہ شخص سفر پر گیا تو اس کے پاس ایک درندہ آیا تو اس نے کہا: یہ علی ابن ابی طالب کی انگلی ہے۔ تو اس درندہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور غرایا اور اپنی زبان میں کچھ کلام کیا پھر زمین کی طرف دیکھا اور اپنی زبان میں کچھ کلام کیا پھر اس نے مشرق کی طرف دیکھا اسی طرح مغرب کی طرف دیکھا پھر وہ بھاگتا ہوا چلا گیا۔ پس جب وہ شخص اپنے سفر سے واپس آیا تو جو کچھ اس درندے نے کیا تھا اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اس درندے نے چاروں سمتوں میں دیکھتے ہوئے کیا کہا تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبی رسول ہی سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب اس نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے اٹھایا۔ پھر اس نے زمین کی طرف نگاہ کی تو کہا: برحق ہے جس نے اسے رکھا۔ جب اس نے نگاہ مشرق کی طرف کی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے طلوع کیا۔ جب اس نے نگاہ مغرب کی طرف کی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے غروب کیا اور برحق ہے جس نے اسے غیب کیا۔ میں ان شہروں میں نہیں رہوں گا جن میں مجھے علی ابن ابی طالب کے لئے شکایت کرتے ہیں۔

۔ شرح البخاری (السفیری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 165۔

﴿178﴾

تمہارا مولا کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال: قال سعد: اما والله، انی لاعرف علیا وما قال له رسول الله صلى الله عليه واله وسلم، اشهد لقال لعلى يوم غدیر خم ونحن قعود معه، فاخذ بضبعه ثم قام به ثم قال: ایها الناس: من مولکم؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال: من کنت مولاہ فعلى مولاہ، اللهم عاد من عاداه، ووال من والاه

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت سعد نے کہا: اللہ کی قسم میں حضرت علی کو یقیناً پہچانتا ہوں اور جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے کہا تھا وہ بھی اچھی طرح یاد ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غدیر خم والے دن حضرت علی کے لئے کہا تھا اس وقت ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے

انہیں پہلو سے پکڑا اور اپنے ساتھ کھڑا کیا اور فرمایا: اے لوگو تمہارا مولا کون ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا اس کے علی مولا۔ آپ نے دعا فرمائی: یا اللہ جو علی سے دشمنی کرے اس سے دشمنی فرما اور جو اس سے محبت رکھے اس محبت فرما۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 114۔

۔ فضائل الخلفاء الراشدین (ابو نعیم) صفحہ نمبر 43۔

﴿179﴾

بیت المعمور کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن قتادة: ذكر لنا ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال يوما لاصحابه: هل تدرون ما البيت المعمور؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال فانه منسجد في السماء تحته الكعبة، لو خر لخر عليها، يصلى فيه كل يوم سبعون الف ملك، اذا خرجوا منه لم يعودوا الاخر ما عليهم.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا گیا ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بیت المعمور کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آسمانوں کی وہ مسجد جس کے عین نیچے کعبۃ اللہ ہے۔ کہ اگر وہاں سے کچھ گرے تو عین کعبہ کے اوپر گرے۔ اس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے

نماز ادا کرتے ہیں جب وہ نکلتے ہیں تو کبھی دوبارہ نہیں لوٹ سکتے۔ (فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے)

تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔

تفسیر الدزالمشور (سیوطی) تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔

﴿180﴾

امتیوں کی مشکل کشائی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ابو قتادہ قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر والحر شدید، فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سیروا فانزلوا الماء غدا فمن لم ينزل الماء غدا عطش، فسار الناس بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وسار ابو بکر، وعمر رضوان اللہ علیہما وعطش الناس، قال: وکنت فیمن تخلف مع رسول اللہ، فسرنا یومنا وليلتنا، قال: وکان رسول اللہ ینعس علی راحلته من اللیل فینمیل، فاذا خشیت ان یقع دنوت منه فنبهته، ثم اسیر معه فینعس فینمیل، فاذا خشیت ان یقع دنوت منه فنبهته، قال: فقال لی کلمة ما یسرني بها حمر النعم، فقال: حفظک اللہ بما حفظت به رسوله حتی اذا کان عند السحر عرس، وقال: لعلنا ان نهجع هجعة قال: فاستمکننا من الارض، وقد سرنا یومنا وليلتنا، قال: فما ايقظنا الا حر الشمس من الغد فی ظهورنا، فقمنا فزعین

ولم نصل، قال: ففرزنا ولا عهد لنا بمثل ذلك قال: فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلم يعجل مسحاً فقضى حاجته، ودعا بميضأة فتوضأ منها، ثم دفع الميضأة، وما فيها إلى، فقال: يا ابا قتادة از دخر بهذه الميضأة فان لها نبأ قال: فجعلتها بيني وبين واسطة رحلي، قال: وفينا بلال، فاذن بلال رحمة الله عليه، وقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين كما كان يصلى قبل الفجر، ثم اقام بلال فصلى رسول الله صلاة حسنة لا يعجل فيها، فقال: لا تفريط في النوم انما التفريط في اليقظة، ثم قال ظنوا بالناس قال: قلت: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: الناس اصبحوا اليوم ليس فيهم ثلثهم، وفيهم ابو بكر وعمر، فقال عظم الناس: سيروا الى الماء ورسول الله قد نزل الماء وقد عهد اليكم انه من لم ينزل الماء غدا عطش، قال: فقال ابو بكر وعمر رضى الله عنهما: لا والله ما كان رسول الله ليعجل الى الرّي قبل اصحابه، ان رسول الله لبعثكم فانتظروا، وقال رسول الله: ان يطع الناس ابا بكر وعمر يرشدوا، قال: فسرنا حتى حميت الشمس، فاذا الناس قد اطاعوا ابا بكر وعمر فنزلوا على غير ماء فعطشوا فلما بصروا بنا اقبلوا، فقالوا: يا رسول الله هلكننا بالعطش. فقال رسول الله: لا هلك عليكم ان شاء الله. لا هلك عليكم ان شاء الله فوالله ما عدا ان سمعناها فاشتدت ظهورنا، فقال: يا ابا قتادة قلت: لبيك يا رسول الله وسعديك، قال: هات الميضأة، قال: فجئت بها تخضخض قال: قلت في نفسي: وما هذه الميضأة عما ترى وما فيها

رئى رجل قال: فاتيته بها، فقال: هات غمرى، فاتيته بقدرح له قال: فجئته به، فقال: اصبب بسم الله قال: فتكفأ الناس عليه لا يرى كل انسان الا انما هي شربة لمن سبق، فلما رأى رسول الله قال: احسنوا ملاكم كلكم سيروى ان شاء الله. قال: فجعلت اصب ونسقى، واسب واسقى وارى الميضاة ما اصب فيها شيئا الا فيها اكثر منه اراها تربوا حتى والله ما بقى من الجند احد الا قد صدر عنها ريان، وان رسول الله ليغرف ويمسح عن وجهه العرق، وما يشرب حتى بقيت انا وهو قال: اصبب بسم الله فصبيت فناولنى، فقال: اشرب، فقلت: يا رسول الله اشرب انت، ثم اشرب انا، قال: ساقى القوم اخرهم قال: فشربت، ثم شرب وهى كما هى حضرت ابوقحادة نے بیان فرمایا: ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور گرمی بہت زیادہ تھی۔ تو آپ نے فرمایا: چلو اور کل تک پانی پر اتر پڑو۔ جو کل پانی تک نہیں پہنچ پائے گا وہ پیاسا رہے گا۔ یہ سنتے ہی لوگ آپ کے آگے آگے چلنے لگے حضرت ابوبکر و عمر بھی چلنے لگے۔ لوگوں کو پیاس لگنے لگی۔ میں (ابوقحادة) ان لوگوں میں سے تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے۔ چنانچہ ہم اپنا دن اور اپنی رات چلتے رہے رات آپ کو اونٹنی پر اونگھ آگئی جب میں آپ کے گرنے سے ڈرا تو میں نے آپ کو جگادیا پھر میں آپ کے ساتھ چلتا رہا آپ کو پھر اونگھ آگئی میں آپ کے گرنے سے پھر ڈرا تو میں نے آپ کو پھر جگادیا تو آپ نے مجھے وہ کلمہ فرمایا جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے سونے کے ذخائر ملنے پر بھی اتنی خوشی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے جیسے تم نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔ رات بھر چلنے کے بعد سحر کے وقت آپ

نے فرمایا: کاش ہم رات کے پہلے پہر آرام کرتے۔ پھر آپ اسی جگہ اتر پڑے چونکہ ہم دن اور رات سفر کرتے رہے تھے اس لئے ہم سو گئے تو اگلے دن سورج کی تیش نے ہی ہمیں بیدار کیا تو ہم گھبرا کر اٹھے جب کہ ہم نے نماز ادا نہیں کی تھی حضرت ابوقنادہ کہتے ہیں کہ ہم گھبرائے ہوئے تھے اور اس جیسا ہم پر وقت بھی نہیں آیا تھا۔ آپ نے زیادہ وقت صرف نہیں کیا اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور پانی کی چھاگل منگوائی اس سے وضوء کیا اور چھاگل اور اس میں باقی پانی میری طرف بڑھادیا اور ارشاد فرمایا: ابوقنادہ اس چھاگل کی حفاظت کرنا عنقریب اس کی بڑی خبر ہوگی۔ میں نے اسے اپنے اور اپنے سواری کے درمیان ایک رسی سے باندھ لیا۔ ہم میں حضرت بلال موجود تھے انہوں نے اذان دی۔ آپ نے فجر سے پہلے والی دو سنتیں پڑھیں جیسا کہ آپ فجر سے قبل پڑھا کرتے تھے پھر حضرت بلال نے اقامت کہی۔ آپ نے اچھی طرح نماز ادا کی اس میں بالکل بھی جلدی نہیں کی۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا: نیند میں کوئی تفریط نہیں ہوتی بلکہ تفریط بیداری میں ہوتی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آگے جانے والے لوگوں کے بازے میں خیال کرو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے آج صبح کی اور ان میں ایک تہائی موجود نہیں ہیں جب کہ ان میں ابوبکر و عمر موجود ہیں۔ تو بڑے لوگ کہنے لگے پانی کی طرف چلو جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پانی پر پہنچ چکے ہوں گے کیوں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ کل جو پانی پر نہیں پہنچ پائے گا وہ پیاسا رہے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اللہ کی قسم اے لوگو یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے پہلے پانی پینے میں جلدی کریں آپ یقیناً تمہارے بعد پانی پینے گئے تم کچھ دیر انتظار کرو۔ ادھر آپ نے فرمایا: اگر لوگ ابوبکر و عمر کی اطاعت کریں گے تو یقیناً ہدایت پا جائیں گے۔ ابوقنادہ کہتے ہیں: ہم چلتے رہے

یہاں تک سورج کی گرمی بڑھ گئی۔ لوگ حضرت ابو بکر و عمر کی ہدایات کے مطابق پانی واپی جگہ کے سوا دوسری جگہ اتر پڑے تو پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے پیاسے رہ گئے۔ چنانچہ جب لوگوں نے ہمیں آتا ہوا دیکھا تو ہماری طرف آگئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہم پیاس سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم پر ہلاکت نہیں آئے گی ان شاء اللہ، تم پر ہلاکت نہیں آئے گی ان شاء اللہ۔ راوی کہتا ہے کہ اللہ کی قسم ہم نے اس کے سوا کوئی بھی بات نہیں سنی کہ ہماری دو پہر انتہائی سخت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو قتادہ۔ میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں آپ کی برکت سے خوش بخت ہوں۔ آپ نے فرمایا: پانی کی چھاگل لاؤ۔ تو میں اسے ہلاتے ہوئے لے آیا۔ اور میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ اس چھاگل میں جو پانی نظر آرہا ہے وہ تو صرف ایک آدمی کی سیرابی کے لئے ہی ہے۔ میں نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا: میرا پیالہ لاؤ۔ میں نے آپ کی خدمت میں آپ کا پیالہ پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر اس میں پانی ڈالو۔ لوگوں نے آپ پر رش کر دیا اور ہر کوئی یہ چاہتا تھا کہ پانی اسے ہی ملے۔ تو آپ نے فرمایا: لوگو اچھی طرح رہو تم سب عنقریب سیراب ہو جاؤ گے ان شاء اللہ۔ چنانچہ میں نے پانی ڈالنا شروع کیا اور صحابہ کرام پینے لگے میں پانی ڈالتا رہا اور لوگ مکمل طور پر سیراب ہو گئے اور میں نے چھاگل کو دیکھا تو جتنا پہلے پانی تھا اس سے کچھ زیادہ ہی نظر آرہا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجاہدین میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے اپنے لئے پانی کا معقول انتظام نہ کر لیا ہو۔ آپ نے پانی کا چلولیا اور اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا پس سب لوگوں نے پانی پی لیا میرے (ابو قتادہ) اور آپ کے سوا کوئی باقی نہ رہا آپ نے مجھے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر پانی ڈالو میں نے ڈالا تو آپ نے وہ مجھے دے دیا اور فرمایا: ابو قتادہ بیو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پیئیں۔ آپ نے فرمایا: تم بیو میں آخر میں ہی پیوں گا کیوں کہ لوگوں کو پلانے والا آخر میں ہی پیتا ہے۔ چنانچہ میں

نے پانی پیا۔ اور میرے بعد آپ نے پانی پیا اور چھاگل میں اتنا ہی پانی رہ گیا جتنا کہ پہلے تھا ضروری وضاحت 1: دلائل النبوة (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 407 الاعتقاد (بیہقی) صفحہ نمبر 277 حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (دارالفکر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 99 میں ہے کہ ان لوگوں کی تعداد اس وقت تین سو تھی۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ

ضروری وضاحت 2: لوگ پانی تک اگلے دن نہیں پہنچ سکے تھے تو حضرت ابوبکر و عمر کی ہدایات کے مطابق پانی سے پہلے اتر پڑے اور پیچھے سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہنچ گئے اور انہیں پانی مل گیا۔ اور اگر وہ نہ اترتے اور آگے بڑھ جاتے تو چونکہ اگلا دن آگیا تھا لہذا آگے پانی نہ ملتا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم والے پانی سے بھی یہ محروم رہتے۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ۔ دلائل النبوة (فریابی) حدیث نمبر 28۔

﴿181﴾

حضور ﷺ سے محبت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ابی قتادہ فی کعب بن مالک اذ ناشدہ اللہ هل تعلم انی احب اللہ ورسولہ ؟ کل ذلک لا یجیبہ ، ثم اجابہ ان قال : اللہ ورسولہ اعلم ، ولم یزدہ علی ذلک۔

ابوقتادہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا: جب انہوں نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ پہلے تو آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی جواب نہ دیا۔ شرح صحیح بخاری (ابن بطال) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 273۔

﴿182﴾

انہدام اسلام کس طرح ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

أتدري ما يهدم الاسلام قال: لا الله ورسوله اعلم. قال زلة العالم

وجدالة المنافق في الكتاب، وحكم الائمة المضلين.

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کس چیز کے

ساتھ گرے گا اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب

سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عالم کا شرعی معاملات میں پھسلنا۔ منافق کا

قرآن پاک کے احکامات کے بارے میں جھگڑا کرنا اور بڑے بڑے گمراہوں کا منصف بننا

۔ سلمان بن فہر العودۃ کتاب حصاد النبیۃ باب کیف ینہدم الزمان۔

﴿183﴾

حضرت موسیٰ و خضر کا واقعہ ظاہر کرتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ففي باب العلم من صحيح البخاري في قصة موسى مع الخضر

عليهما الصلاة والسلام ما يقتضي طلب ذلك حيث سئل موسى عن

اعلم الناس، فقال انا، فعتب الله عليه: اذ لم يرد العلم اليه، اي كان

يقول: الله اعلم، وفي القرآن العظيم: الله اعلم حيث يجعل رسالته ويسن

لمن سئل عما لا يعلم: ان يقول: الله ورسوله اعلم.

صحیح بخاری کے باب العلم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے جو اس

روایت کا تقاضا کرتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ سلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے کہا میں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ناپسندیدگی دکھائی ہے کہ ان کی طرف اس روایت کے عموم کو نہیں لوٹایا گیا۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہ کہتے اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کسے اپنا رسول بنایا ہے۔ اور سنت صحابہ یہ ہے کہ جس سے پوچھا جائے اس چیز کے بارے میں جسے وہ نہ جانتا ہو تو جواباً کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔ اعانة الطالبین (الدمیاطی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 123۔

﴿184﴾

جنگ میں پس قدمی یا پیش قدمی میں کیا حکمت
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

فاذن عمر بالرحيل فجعل المسلمون يتكلمون يمشي بعضهم الى بعض. فقالوا: ننصرف ولا نفتح الطائف لا نبرح حتى يفتح الله علينا، والله انهم لاذلّ واقل من لاقينا، قد لقينا جمع مكة وجمع هوازن. ففرق الله تلك الجموع وانما هؤلاء ثعلب في جحر. لو حصرناهم لماتوا في حصنهم هذا وكثر القول بينهم والاختلاف فمشوا الى ابي بكر فتكلموا، فقال ابو بكر رضي الله عنه: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ والامر ينزل عليه من السماء فكلّموا عمر فابى وقال: قد راينا الحديدية، ودخلني في الحديدية من الشك ما لا يعلمه الا الله، وراجعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يومئذ بكلام ليت اني لم افعل وان اهلى ومالى ذهباً ثم كانت
الخيرة لنا من الله فيما صنع فلم يكن فتح كان خيراً للناس من صلح
الحديبية. بلا سيف دخل فيه من اهل الاسلام مثل من كان دخل من يوم
بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يوم كتب الكتاب. فاتهموا
الراى والخيرة فيما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولن اراجعه فى
شىء من ذلك الامر ابداً والامر امر الله وهو يوحى الى نبيه ما يشاء.

(طائف کے محاصرہ کے دوران جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبار صحابہ سے
مشاورت کے بعد محاصرہ ختم کرنے کی منظوری دی تو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
کوچ کرنے کا اعلان کر دیا۔ کچھ مسلمان ایک دوسرے کی طرف جاتے ہوئے کہنے لگے:
ہم واپس لوٹ رہے ہیں اور ابھی تک طائف فتح کیا نہیں تو ہمیں واپس نہیں لوٹنا چاہئے تھا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فر دیتا۔ اللہ کی قسم جن لوگوں سے ہم جنگیں لڑ چکے ہیں یہ
لوگ ان لوگوں کے مقابلہ میں کہیں کمزور اور کم تعداد میں ہیں۔ ہم مکہ اور بنی ہوازن کے
جتھوں سے لڑ چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان جتھوں کی طاقت کو منتشر کر دیا تھا۔ اور یہ لوگ تو
لومڑی کے بھٹ میں ہونے کی طرح ہیں۔ اگر ہم ان کا محاصرہ جاری رکھیں تو یہ اپنے
مورچوں میں ہی مرجائیں گے۔ ان میں اس قسم کی کافی باتیں اور مختلف قسم کی گفتگو ہونے
لگی۔ تو وہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے
ہیں۔ اور حکم تو آسمان ہی سے نازل ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے کہا انہوں نے بھی انکار کر دیا اور کہا: ہم نے حدیبیہ میں بھی منظر دیکھا تھا اور حدیبیہ

میں میرے ذہن میں ایسا شک پیدا ہوا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور میں نے اس دن حضور صلی اللہ والہ وسلم سے کلام کیا کاش کہ میرے اہل و عیال اور میرا سارا مال چلا جاتا لیکن میں نے وہ باتیں نہ کی ہوتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام میں بہتری ظاہر ہوئی، تو وہ فتح صلح حدیبیہ سے زیادہ کسی طرح بھی بہتر نہ ہوتی۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان بغیر جنگ کے داخل ہو گئے اس کی مثل جس دن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اس دن سے لے کر صلح حدیبیہ کے لکھے جانے کے دن تک۔ تو تم لوگ اپنی رائے کو باطل سمجھو اور بہتری اسی کام میں ہے جو کام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور میں اس معاملہ میں کسی بھی کام میں کبھی بھی نہیں پڑوں گا اور حکم تو اللہ ہی کا ہے جو وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی فرماتا ہے۔

۔ کتاب المغازی (واقعی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 936۔

۔ امتاع الاسماع (المقریزی) جزء 14 صفحہ نمبر 22۔

﴿185﴾

حضرت عثمان غنی حق پر ہیں یہ بات

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن حوالة قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو تحت دومة، وهو يكتب الناس، فرفع رأسه فقال: يا ابن حوالة، اكتبك؟ قلت: ما خار الله لي ورسوله، ثم جعل يملئ على الكاتب، ثم رفع رأسه فقال: يا ابن حوالة اكتبك؟ قلت: ما خار الله لي ورسوله، ثم جعل يملئ على الكاتب، ثم رفع رأسه فقال: يا ابن حوالة، اكتبك

فقلت: ما خار الله لي ورسوله، ثم جعل يملئ علي الكاتب، ثم رفع رأسه فقال: اكتبك؟ فقلت: ما خار الله لي ورسوله، فجعل يملئ علي الكاتب، فنظرت في الكتاب فاذا فيه ابو بكر وعمر، فعلمت انهما لم يكتبوا الا في خير، قال: يا ابن حوالة، اكتبك؟ فقلت: نعم، فكتبني ثم قال يا ابن حوالة، كيف انت وفتنة تكون باقطار الارض كأنها صياصي البقر، والتي تليها كنفخة ارنب؟ قلت اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال: فانه يومئذ ومن معه علي الحق قال: فذهبت فَلَفَّتُهُ فاذا هو عثمان بن عفان، فقلت: هذا يا رسول الله؟ فقال: نعم.

حضرت عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کھجور کے مشابہ درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ اور لوگوں کو کچھ لکھ کر دے رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چنانچہ میں نے کتاب میں

دیکھا کہ اس میں حضرت ابو بکر و عمر فاروق کا تذکرہ تھا میں جان گیا کہ ان دونوں کا تذکرہ سوائے بھلائی کے نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے لکھ کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ تو کیسا ہوگا جب فتنہ زمین کے اطراف سے ہوگا گویا کہ وہ گائے کے سینک ہوں گے جس کے ساتھ خرگوش کی سانسیں ملی ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص اور جو اس کے ساتھ ہوں گے وہی حق پر ہوں گے۔ ابن حوالہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور اس شخص کو موڑ کر دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے۔ میں نے عرض کیا کیا یہی وہ شخص ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

۔ فضائل الصحابة (احمد بن حنبل) حدیث نمبر 825۔

۔ فضائل عثمان بن عفان (عبداللہ بن احمد بن حنبل) صفحہ نمبر 155۔

﴿186﴾

حرمت والے مہینوں کی عظمت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

اقبل مشرکوا مکة علی مسلميهم فقالوا: يا معشر الصباة، الاترون ان اخوانکم استحلوا القتال فی الشهر الحرام واخذوا اسرارنا و اموالنا انتم تزعمون انکم علی دین اللہ، ا فوجدتم هذا فی دین اللہ حیث امن الخائف، وریبطت الخیل، ووضعت الاسنة، وبدا الناس لمعاشهم. فقال المسلمون: اللہ ورسوله اعلم. وكتب مسلمو مكة الى عبد الله بن جحش ان المشركين عابونا فی القتال واخذوا الاسرى و الاموال فی

الشهر الحرام فاسال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أَلنا في ذلك متكلم، او انزل الله بذلك قرانا. فدفع عبد الله بن جحش الاسدي الكتاب الى النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل يسألونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير (سورة البقرة آيت 217) ولم يرخص في القتال.

مشرکین مکہ مسلمانوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے صابیوں کے گروہ کیا تم اپنے بھائیوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے حرمت والے مہینے میں لڑائی کو حلال سمجھ لیا ہے۔ انہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنالیا اور ہمارا مال لوٹ لئے اس کے باوجود تم گمان کرتے ہو کہ تم اللہ کے دین پر ہو۔ کیا تم اللہ کے دین میں پاتے ہو کہ خوف زدہ امن پالے، گھوڑے باندھ دیئے جائیں، نیزے رکھ دیئے جائیں، اور لوگ اپنے ذرائع معاش اختیار کر لیں؟۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس کے بعد مکہ کے مسلمانوں نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو خط لکھا کہ مشرکین جنگ کے حوالے سے ہم پر عیب لگاتے ہیں کہ مسلمانوں نے حرمت والے مہینے میں لوگوں کو قیدی بنایا اور ان کے اموال لے لئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھو کہ کیا اس میں ہمارے لئے کوئی گفتگو کرنا جائز ہے؟۔ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے بارے میں کوئی حکم جاری فرمایا ہے؟۔ تو حضرت عبد اللہ بن جحش نے وہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: يسألونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير (سورة البقرة آيت 217) قتال کی اجازت نہیں دی گئی۔

تفسیر مقاتل بن سلیمان تحت سورة البقرة آيت نمبر 217۔

(187)

مالِ غنیمت کا صحیح مصرف اور محبت و عنایتِ مصطفیٰ ﷺ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد اللہ بن زید قال لما افاء اللہ علی رسولہ یوم حنین ما افاء
قسم فی الناس فی المؤلفۃ قلوبہم ولم یعط الانصار شیئا فکانوا وجدوا
فی انفسہم ان لم یصبہم ما اصاب الناس فخطبہم فقال یا معشر الانصار
الم اجدکم ضاللا فہذا کم اللہ بی وکنتم متفرقین فجمعکم اللہ بی
وکنتم عالة فاغناکم اللہ بی کلما قال شیئا قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال
اما لو شئتم قلتہم خضنا کذا وکذا اما ترضون ان یذهب الناس بالشاة
والبعیر وتذهبون برسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم الی رحالکم لو لا
الہجرة لکنت امرأ من الانصار ولو سلك الناس وادیا او شعبا لسلکت
وادی الانصار وشعبہم الانصار اشعار والناس اوبار انکم ستلقون بعدی
اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض.

حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالِ غنیمت عطا فرمایا تو آپ نے وہ مالِ غنیمت لوگوں میں
مؤلفۃ قلوب کے طور پر تقسیم فرمادیا اس میں سے انصار کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔ تو انہوں نے
دل میں کچھ ملال محسوس کیا کہ اگر وہ انہیں نہ پہنچتے تو ان لوگوں کو بھی کچھ نہ ملتا۔ تو حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا میں نے تمہیں
گمراہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے ہدایت نہیں دی؟ تم بکھرے ہوئے

تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے اکٹھا نہیں کیا؟۔ کیا تم تنگ دست نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے غنی نہیں کیا؟۔ آپ جب بھی یہ بات کہتے تو وہ لوگ کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ایسے ایسے مصائب بھی جھیلے ہیں کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو لوگ بکریوں اور اونٹوں کو ساتھ لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی انصار میں سے ہی ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار اونٹوں کے بالوں کی طرح قیمتی ہیں اور لوگ بھیڑوں کی اون کی طرح ہیں۔ میرے بعد یقیناً تم بہت آزمائشیں دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم لوگ مجھے حوض کوثر پر آن ملو۔

البيان والتعريف (ابراہیم بن محمد دمشقی) حدیث نمبر 1409۔

﴿188﴾

”نعیم“ سے کیا مراد ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن یحییٰ وهو عبد لابن ابی کثیر قال: قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم: الهاکم التکائر علی اصحابه فلما بلغ لتسلن يومئذ عن النعیم قال: هل تدرؤن ماذاک النعیم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: بیت یقلک وخرقة توارى عورتک، کسرة تشدبها صلبک ماسوی ذلک النعیم.

یعنی جو کہ ابن ابی کثیر کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے سامنے یہ سورۃ تلاوت فرمائی: الهاکم التکائر جب آپ

لتسئلن يومئذ عن النعيم پر پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نعيم سے کیا مراد ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے سونے کے لئے گھرتیرا ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور تیرا کمر بند، اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب نعمتیں ہیں۔
تفسیر الکشف والبيان (تعالیٰ) تحت سورة التكاثر آیت نمبر 8۔

﴿189﴾

شارب الخمر، زانی اور سارق کے لئے کیا احکامات ہیں

اللہ و رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن النعمان بن مرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال: ما تقولون في الشارب، والزاني، والسارق وذاك قبل ان تنزل الحدود، فقالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هن فواحش وفيهن عقوبة.

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ زواہیت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حدود کے احکامات نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: تم لوگ شرابی، چور اور زانی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزائیں بھی ہیں۔

۔ مسند شافعی حدیث نمبر 790۔

۔ سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 209۔

ابورغال کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن اسماعيل بن امية مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبر ، فقال : أ تدرؤن ما هذا؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قال: هذا قبر ابي رغال ، قالوا: ومن ابورغال؟ قال: زجل كان من ثمود كان في حرم الله ، فمنعه حرم الله عذاب الله، فلما خرج اصابه ما اصاب قومه من الهلكة، فدفن ها هنا ودفن معه غصن من ذهب فابتدره القوم فبحثوا عنه فاستخرجوا الغصن .

اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے صحابہ نے عرض کیا: ابورغال کون تھا؟۔ آپ نے فرمایا کہ وہ قوم ثمود کا ایک فرد تھا جو کہ حرم پاک میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کو عذاب دیا اور یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے عذاب سے بچا رہا پس جب یہ حرم سے نکلا تو اس کو بھی وہی عذاب پہنچا جو اس کی قوم کو ہلاکت میں سے پہنچا تھا تو اس کو یہاں دفن کر دیا گیا اور اس کے ساتھ سونے کی ایک ٹہنی بھی دفن کر دی گئی تو لوگ اس کی قبر کو تلواروں سے کھودنے لگے تو اس کو تلاش کرتے کرتے انہوں نے وہ ٹہنی نکال لی۔

مصنف عبد الزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 454۔

تفسیر ابن جریر سورة الاعراف آیت نمبر 73۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورة آیت نمبر 79۔

(191)

عظمت جمعہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن علقمة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان أ تدري ما يوم الجمعة؟ قال: قلت: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قالها ثلاث مرات. فقلت: في الثالثة هو اليوم الذي جمع فيه أبوكم آدم. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إلا أحدثكم عن يوم الجمعة، لا يتطهر رجل ثم يأتي الجمعة فيجلس وينصت حتى يقضى الإمام صلاته إلا كانت كفارة ما بين الجمعة ما اجتنبت المقتلة.

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا سلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ یہی پوچھا تو میں نے عرض کیا: آپ کے والد حضرت آدم علیہ السلام اسی دن بنائے گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جمعہ کے دن کے متعلق نہ بتاؤں؟ آدی جمعہ کے دن اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے۔ پھر وہ مسجد آئے اور بیٹھ جائے اور خاموش رہے۔ جب تک امام اپنی نماز ادا نہ کر لے تو یہ تمام عمل جمعہ کے درمیان کفارہ ہوگا جب تک وہ کبائر سے بچتا رہے اور یہ تمام عمل قیامت تک کے لئے ہے۔

۔ مسند ابن ابی شیبہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 305۔

۔ مشکل الآثار (طحاوی) حدیث نمبر 3223۔

مسند المزاج جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 491۔

شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 95۔

﴿192﴾

تسعة عشر سے کیا مراد ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن البراء قال ان رهطا من اليهود سألوا رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن خزنة جهنم فقال الله ورسوله اعلم فجاء فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فنزل عليه ساعتئذ "عليها تسعة عشر" (المذثر آیت 30)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے جہنم کے داروغوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی تو اس وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

عليها تسعة عشر (المذثر آیت 30)

اس پر انہیں فرشتے مقرر ہیں۔

تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر 19039۔ تحت سورة المذثر آیت نمبر 30۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورة المذثر آیت نمبر 30۔

کتاب البعث والنشور (بیہقی) حدیث نمبر 446۔

﴿193﴾

بندوں سے شکوے کیوں ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زید بن خالد الجہنی قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الصبح بالحديبية في اثر سماء كانت من الليل فلما انصرف اقبل على الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربكم ؟ قالوا: اللہ ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادى مؤمن بى و كافر ، فاما من طرنا بفضل اللہ وبرحمته فذالك مؤمن بى و كافر بالكوكب ، واما من قال طرنا بنوء كذا وكذا فذالك كافر بى مؤمن بالكوكب .

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حدیبیہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو اس وقت رات میں سے آسمان پر بارش کے آثار تھے جب آپ فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح میرا بندہ یا تو مجھ پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے یا میرے ساتھ کفر کرنے والا ہوتا ہے۔ پس جس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور جس نے یہ کہا: فلاں فلاں ستارہ ایسے ایسے ہوا تو بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے

- مسند الشافعی صفحہ نمبر 80 -

- سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 188 -

- مشکاة حدیث نمبر 4596 -

﴿194﴾

یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں کا افتراق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال زاذان ابو عمر قال لی علی رضی اللہ عنہ: یا ابا عمر اتدری
کم افترقت الیہود؟ قال: قلت: اللہ ورسولہ اعلم فقال: افترقت علی
احدی وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة وهی الناجیة، اتدری
علی کم افترقت النصاری؟ قلت: اللہ ورسولہ اعلم قال: افترقت علی
ثنتین وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة هی الناجیة اتدری علی
کم تفترق هذه الامة، قلت: اللہ ورسولہ اعلم قال تفترق علی ثلاث
وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة فهی الناجیة ثم قال علی رضی
اللہ عنہ: اتدری علی کم تفترق فی؟ قلت وانه لتفترق فیک یا امیر
المؤمنین؟ قال نعم تفترق فی اثنا عشر فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة
وهی الناجیة وانت منهم یا ابا عمر.

ابو عمر زاذان نے کہا کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے
ہو کہ یہود کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اکہتر فرقوں میں بٹ

گئے تھے۔ وہ تمام جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عیسائی کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ وہ تمام جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ امت کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے اور تمام جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ امت میری ذات کے حوالے سے کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟۔ میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین کیا آپ کی وجہ سے یہ امت فرقوں میں بٹے گی؟۔ آپ نے فرمایا یہ امت میری ذات کی وجہ سے بارہ فرقوں میں بٹے گی اور تمام جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہی نجات پانے والا ہوگا اور اے ابو عمر تو انہیں نجات پانے والوں میں سے ہوگا۔

تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورة الانعام آیت نمبر 157۔

۔ السنۃ (محمد بن نصر مروزی) حدیث نمبر 47۔

۔ الدرر السعیدۃ فی الکتب النجدیۃ جزء نمبر 11 صفحہ نمبر 400۔

﴿195﴾

چڑیا کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

عن ابی فدیك قال بلغنی ان سلیمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان جنالسا، فبرای عصفورا یرید عصفورة علی السفاد وہی تمتنع،

فَضْرَبَ بِمَنْقَارِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ سَلِيمَانُ : هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَتْ لَهَا ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . فَقَالَ : قَالَ لَهَا : وَرَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، مَا أَرِيدُ بِفَدَاكَ ، وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ مِنْ نَسْلِي وَنَسْلِكَ مِنْ يَسْبَحُ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ .

ابن فدیك سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ آپ نے ایک چڑے کو دیکھا جو اپنی مادہ سے جھپتی ہونا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ تھی تو اس نے اپنی چونچ زمین پہ ماری اور پھر منہ آسمان کی طرف کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟۔ سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے چڑیا سے کہا: آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم میں صرف جھپتی نہیں ہونا چاہتا تھا بلکہ میں چاہتا تھا کہ میری اور تیری نسل میں سے ایسی اولاد پیدا ہو جو زمین میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہے۔

۔ مقتل امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ (ابن ابی الدنیا) صفحہ نمبر 108۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 273۔

۔ المجالسة وجواهر العلم (دینوری مالکی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 106۔

﴿196﴾

بلبل کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

عن مالك بن دينار ، قال : خرج سليمان بن داود عليهما السلام في موكبه فمر ببلبل على غصن شوك يضفرف ويضرب بذنبه فقال : أ

تدرون ما يقول؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قال: فانه يقول: قد اصبحت اليوم نصف تمرة فعلى الدنيا العفا.

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اپنی سواری پر نکلے تو ایک کانٹے دار درخت کی شاخ پر بیٹھی ہوئی ایک بلبل کے پاس سے گزرے جو کہ اپنی دُم مارتے ہوئے چھبھار ہی تھی۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کیا کہتی ہے؟۔ آپ کے ساتھیوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلبل کہتی ہے: آج کے دن مجھے نصف نصف پھل مل گیا ہے اس لئے اب دنیا پر سلامتی ہے۔

۔ حلیۃ الاولیاء (ابو نعیم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 378۔

۔ تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 286۔

۔ صفۃ الصفوۃ (ابن جوزی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 287۔

﴿197﴾

طوطی کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

صاح طوطی بحضرة سليمان فقال تدرون ما يقول قالوا: اللّٰهُ و

رَسُولُهُ اَعْلَمُ قال يقول كل حي ميت و كل جديد بال .

ایک طوطی حضرت سلیمان علیہ سلام کی خدمت میں آکر چچائی۔ آپ نے فرمایا: کیا

تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کیا کہتی ہے؟۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب

سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کہتی ہے ہر زندہ مرنے والا ہے اور ہر نیا پرانا ہونے والا ہے۔

فیض القدیر (مناوی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 102۔

(198)

قمری کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

عن كعب الاحبار قال: صاح ورشان عند سليمان بن داود فقال

اتدرون ما يقول هذا؟ قالوا الله ورسوله اعلم، قال: يقول: لدوا للموت
وابنوا للخراب.

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت سلیمان بن

داؤد علیہ سلام کے پاس ایک قمری چھپائی۔ آپ نے فرمایا: اس نے کیا کہا؟۔ لوگوں نے

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ

کہتی ہے: ہر پیدا شدہ جاندار کا انجام موت اور ہر عمارت کا انجام اجڑنا ہے۔

المقاصد الحسنة (سخاوی) صفحہ نمبر 529۔

کشف الخفاء (العجلونی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 140۔

(199)

حام بن نوح کا واقعہ اور حضرت عیسیٰ علیہ سلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس، قال: قال الحواريون لعيسى ابن مريم: لو بعثت لنا

رجلا شهد السفينة فحدثنا عنها قال: فانطلق بهم حتى انتهى بهم الى كتيب من تراب، فاخذ كفا من ذلك التراب بكفه، قال: أتدرون ماهذا؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قال هذا كعب حام بن نوح قال فضرب الكتيب بعصاه، قال: قم باذن الله! فاذا هوقائم ينفض التراب عن رأسه قد شاب، قال له عيسى: هكذا هلكت؟ قال: لا ولكن مت وانا شاب، ولكنى ظننت انها الساعة، فمن ثَمَّ شَبَّتْ. قال: حدثنا عن سفينة نوح. قال: كان طولها الف ذراع ومائتى ذراع، وعرضها ست مائة ذراع: وكانت ثلاث طبقات، طبقة فيها الدواب والوحش، وطبقة فيها الانس، وطبقة فيها الطير. فلما كثر ارواث الدواب، اوحى الله الى نوح ان اغمر ذنب الفيل، فغمزه فوق منه خنزير وخنزيرة، فاقبلا على الروث. فلما وقع الفار بجزر السفينة يقرضه، اوحى الله الى نوح ان اضرب بين عيني الاسد، فخرج من منخره سنور و سنورة، فاقبلا على الفار، فقال له عيسى: كيف علم نوح ان البلاد قد غرقت؟ قال: بعث الغراب ياتيه بالخبر. فوجد جيفة فوقع عليها، فدعا عليه بالخوف، فلذلك لا يالف البيوت قال: ثم بعث الحمامة فجاءت بورق زيتون بمنقارها وطين برجليها، فعلم ان البلاد قد غرقت قال: فطوقها الخضره التى فى عنقها، ودعا لها ان تكون فى انس و امان، فمن ثم تألف البيوت. قال: فقلنا يا رسول الله الا ننطلق به الى اهلينا، فيجلس معنا، ويحدثنا؟ قال: كيف يتبعكم من لا رزق له؟ قال: فقال له: عد باذن الله، قال: فعاد ترابا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حواریوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ کاش آپ کسی ایسے مردہ کو زندہ کر دیتے جس نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی دیکھی ہو تو وہ ہمیں اس کے بارے میں معلومات دیتا۔ آپ انہیں لے کر چلے۔ ایک مٹی کے ٹیلہ پر پہنچ کر وہاں کی مٹی اٹھائی اور فرمایا کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: یہ مٹی حام بن نوح کی ایک پنڈلی کی ہے۔ پھر آپ نے اپنی لائٹھی ٹیلے پر مار کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی وقت ایک بوڑھا سا آدمی اپنے سر سے مٹی بھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو بڑھاپے میں مرا تھا؟۔ اس نے کہا کہ نہیں مرا تو جوانی میں تھا لیکن دل میں قیامت کی دہشت بیٹھ گئی کہ ابھی قیامت قائم ہو گئی ہے اسی دہشت نے بوڑھا کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہمیں نوح علیہ السلام کی کشتی کے بارے میں بتلاؤ!۔ اس نے کہا کہ وہ بارہ سو ہاتھ لمبی اور اور چھ سو ہاتھ چوڑی تھی۔ اس کے تین درجے تھے۔ ایک درجہ میں چوپائے اور جانور تھے، دوسرے درجہ میں انسان اور چوپائے تھے اور تیسرے درجہ میں پرندے تھے۔ جب جانوروں کا گوبر پھیل گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف حکم فرمایا کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ!۔ آپ کے دم ہلاتے ہی خنزیر اور مادہ نکل آئے اور وہ گوبر کھانے لگے۔ چوہوں نے جب اس کشتی کے تختے کترنا شروع کئے تو حکم ہوا کہ شیر کی پیشانی کو انگلی لگائیں۔ اس سے بلی کا جوڑا نکلا اور وہ چوہوں کی طرف لپکا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے سوال کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کو شہروں کے غرق ہو جانے کی خبر کیسے ملی؟۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نے کوا بھیجا تاکہ خبر لائے لیکن وہ جا کر ایک مردار پر بیٹھ گیا اس نے واپسی میں تاخیر کر دی۔ آپ نے اس کے لئے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی بددعا فرمائی۔ اسی لئے کوا گھروں سے مانوس نہیں ہوتا۔

پھر آپ نے کبوتر بھیجا اور وہ اپنی چونچ میں زیتون کا پتہ اور اپنے پنجوں کے ساتھ گیلی مٹی لایا۔ اس سے شہروں کی غرقابی کے بارے میں آپ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس کی گردن میں خضرہ کا ہار ڈال دیا اور اس کے لئے امن و انس کی دعا کی اسی لئے وہ گھروں کے ساتھ مانوسیت رکھتا ہے۔ حواریوں نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ انہیں ہمارے ہاں لے چلیں تاکہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور ہمیں مزید باتیں سنائے۔ آپ نے فرمایا: کہ یہ تمہارے ہاں کیسے آسکتا ہے جب کہ اس کا رزق ہی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو جا۔ وہ اسی وقت مٹی میں لوٹ گیا۔

- تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ہود آیت نمبر 38۔

- تفسیر قرطبی تحت سورۃ ہود آیت نمبر 38۔

- تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ ہود آیت نمبر 38۔

(200)

سب سے افضل نفقہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن مروق العجلی ، عن رسول الله عليه السلام قال: هل تعلمون

نفقة افضل من نفقة في سبيل الله؟ قالوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قال: نعم نفقة

على الوالدين؛ فان دعاءهما بالخير ينبت الاصل وينبت الفرع، وان

دعاءهما بالشر يبس الاصل.

حضرت مروق العجلی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی خرچ کیا جائے اس میں سے خرچ

کرنے کا سب سے افضل ترین مقام کون سا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین خرچ کرنے کا مقام والدین ہیں اگر وہ بھلائی کی دعا دیں تو وہ جڑ کی نشوونما بھی کرتی ہے اور شاخوں کی بھی۔ اور اگر وہ بددعا دیں تو جڑ ہی سوکھ جاتی ہے۔

۔ الجامع لابن وهب حدیث نمبر 124۔

﴿201﴾

ام الكتاب میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حدثنا عبد الواحد بن سليم، قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابي رباح فقلت له، يا ابا محمد، ان اهل البصرة يقولون في القدر، قال يا بني اتقرا القرآن؟ قلت: نعم قال: فاقرأ الزخرف، قال فقرأت: حم والكتاب المبين انا جعلناه قرانا عربيا لعلمكم تعقلون وانه في ام الكتاب لدينا لعلي حكيم . فقال أتدري ما ام الكتاب؟ قلت: الله ورسوله اعلم . قال: فانه كتاب كتبه الله قبل ان يخلق السموات وقبل ان يخلق الارض، فيه ان فرعون من اهل النار، وفيه ثبت يدا ابي لهب وتب .

حضرت عبد الواحد بن سلیم نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں آیا۔ میں عطاء بن ابی رباح سے ملا۔ میں نے ان سے کہا اے ابو محمد بصرہ والے لوگ تقدیر کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے کیا تو قرآن پڑھتا ہے۔ میں نے

کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا: سورۃ الزخرف پڑھو میں نے پڑھنا شروع کی: حم والکتاب
المبین انا جعلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی
حکیم انہوں نے کہا: تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ اسی کتاب
میں ہے جس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو آسمانوں اور زمین سے پہلے لکھ دیا تھا۔ اس
میں لکھ دیا گیا تھا فرعون جہنمیوں میں سے ہے، اسی میں ہے تبت یدا ابی لہب و تب
سنن ترمذی کتاب القدر باب الرضا بالقضاء۔

۔ القضاء والقدر (نیہتی) حدیث نمبر 460۔

۔ جامع الاصول حدیث نمبر 7576۔

۔ مرہم العلل المعصیۃ (عبداللہ بن اسعد یافعی) صفحہ نمبر 139۔

﴿202﴾

امت مصطفیٰ کی تعداد کتنی جنتی ہے ام الکتاب میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

الشعبی قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أيسر كم ان

تكونوا ثلث اهل الجنة؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قال أيسر كم ان تكونوا

نصف اهل الجنة؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قال فان امتي ثلثا اهل الجنة

و الناس يومئذ عشرون ومائة صنف وان امتي من ذلك ثمانون صفا.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مرسلہ روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری تعداد جنت میں

ایک تہائی ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری تعداد جنت میں نصف ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی۔

۔ کتاب الزہد (عبد اللہ بن مبارک) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 113۔

۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 315۔

۔ التذکرہ (قرطبی) صفحہ نمبر 831۔

(203)

بضع سے کیا مراد ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

روى الشعبي ان النبي عليه الصلوة والسلام قال لاصحابه كم

البضع؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: ما دون العشرة.

حضرت شعبي رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بضع (چند) کتنا ہوتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد

فرمایا: جو دس سے کم ہو۔

۔ تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ یوسف آیت نمبر 42۔

(204)

ملاء الاعلیٰ میں جھگڑا کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: هل تدرون فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم. قال: یختصمون فی الکفارات الثلاث اسباغ الوضوء فی المکروهات، المشی علی الاقدام الی الجماعات وانتظار الصلاة بعد الصلاة. حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ عرش کے فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تین چیزوں کے ثواب کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں: مکروہات میں مکمل وضوء کرنا، جماعت کی طرف اٹھنے والے قدم اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنے کے اجر کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة "ص" آیت نمبر 67۔

(205)

لمم کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الحسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتدرون ما

اللّم؟ قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قال: هو الذى يلم بالخطرة من الزنا ثم لا يعود ويلم بالخطرة من شرب الخمر ثم لا يعود ويلم بالسرقه ثم لا يعود .
حضرت حسن بھری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لّم کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ زنا کے خطرہ کے ساتھ ایسی ملامت ہے کہ انسان دوبارہ زنا نہ کرے اور وہ شراب پینے کا خطرہ ہے اور ایسی ملامت کرے کہ انسان دوبارہ نہ شراب نہ پیئے اور چوری کی ملامت ہے کہ انسان اس ملامت کے ساتھ دوبارہ چوری نہ کرے۔
تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورة النجم آیت نمبر 31۔

(206)

صحابہ کرام کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قالوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فيه حسن ادب الصحابة رضي الله عنهم حيث

لم يبدوا رايًا عنده صلى الله عليه وسلم. بل ردوا العلم الى الله ورسوله

صحابہ کرام نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حسن ادب ہے۔ کہ حضور صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اپنا علم ظاہر نہ کرو بلکہ علم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کی طرف ہی لوٹا دو۔ (حدیث نمبر 189 کی طرف اشارہ)

شرح مؤطا امام مالک (زرقانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 579۔

﴿207﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ: تیرے حالات

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قوله: اللہ ورسولہ اعلم ای منک و منا بحالک و حالنا ، اشارت بحسن عقلها الی ان لا ینبغی التحیر والحزن فانه اعلم فلما جاء بالناس لا بد ان یتظهر امر خارق العادة .

ان کا یہ کہنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔ یعنی تجھ سے اور ہم سے تیرے حال سے اور ہمارے حالات سے۔ یہ اس صحابیہ کے حسن عقل کی علامت ہے اس بات کی طرف کہ حیرت اور غم نہیں ہونا چاہئے کیوں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ جب وہ لوگوں کے ساتھ آئے تو ضروری ہو گیا تھا کہ وہ خرق عادت (معجزہ) دکھائیں۔ (حدیث نمبر 83 کی طرف اشارہ)

۔ التعلیق لمجد شرح مؤطا امام محمد حاشیہ (لکھنوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 399۔

﴿208﴾

یوم القری کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

واما یوم القری فقال فی المصباح قبل الیوم الاول من ایام التشریق یوم القری لان الناس یقرّون فی منی ای یوم هذا سال عنه وهو عالم به لتکون الخطبة اوقع فی قلوبهم واثبت. اللہ ورسولہ اعلم هذا من حسن الادب فی الجواب للاکابر والاعتراف بالجهل. (حدیث نمبر 142 کی طرف اشارہ)

جہاں تک یوم القدر کی بات ہے مصباح اللغات میں ہے کہ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یوم القدر سے مراد ایام تشریق کا پہلا دن مراد ہے۔ یوم القدر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن لوگ منی میں ٹھہرتے ہیں۔ تو جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ تو آپ اس چیز کو یقیناً جاننے والے تھے تو یہ اس لئے پوچھا تا کہ خطبہ ان کے دلوں میں بیٹھ جائے اور مضبوط ہو جائے۔ صحابہ کرام کا یہ کہنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ اکابرین کے جواب میں ان کے حسن ادب اور اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہے۔

۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 301۔

﴿209﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ :

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انہم اجابوہ عن کل سؤال بقولہم: اللّٰہ ورسولہ اعلم۔
وذلك من حسن ادبہم لانہم علموا انہ لا یخفی علیہ ما یعرفونہ من
الجواب۔

اور صحابہ کرام ان الفاظ کے ساتھ ہر سوال کا جواب دیتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ ان کے حسن ادب کا اظہار ہے کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ جس جواب کی انہیں پہچان نہیں ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مخفی نہیں ہے۔ (حدیث نمبر 142 کی طرف اشارہ)
۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159۔

(210)

صحابہ کرام کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

الحاصل انهم اجابوا بما عندهم من العلم بحسب عرف اهل الدنيا كما يدل عليه قولهم فينا غفلوا عن امر الآخرة وكان حقهم ان يقولوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ لان المعنى الذى ذكروه كان واضحا عنده صلى الله عليه وسلم. فلما اجابوه اى الحقيقى او المفلس فى الآخرة الخ.

حاصل کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پوچھنے پر صحابہ کرام نے جواب دیا اس کے مطابق جو علم ان کے پاس تھا جیسا کہ ان کا قول ہمارے ہاں عام مروجہ اصطلاح کے مطابق تھا لیکن وہ اس وقت آخرت کے معاملہ میں بے خبر تھے۔ تو ان پر یہی حق تھا کہ وہ کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے مفلس کا جو مطلب بیان کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک بھی واضح تھا اور جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جواب دیا جو ان کے نزدیک حقیقی تھا یعنی حقیقی مفلس یا آخرت میں مفلس (کون ہے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی اصلاح فرمادی) الخ۔

مرقاۃ شرح مشکاة (ملا علی قاری) باب النظام۔

تحفۃ الاحوذی (عبدالرحمن مبارکپوری) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 86۔

﴿211﴾

حضرت ابوقنادہ کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان الايمان لكونه قلبيا لا سبيل الى علمه والجزم به بخلاف الاسلام
لتعلقه بالظاهر، ولذا اجابه ابو قتادة بقوله: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ احب الله ورسوله
مجتهما طاعة امرهما ومنها الايمان وفعل الطاعات وترك مخالفتها.
بے شک ایمان دل میں راسخ ہو جائے کہ اس کے علم اور یقین کی طرف کوئی راستہ
باقی نہ رہے بخلاف اسلام کے ظاہری تعلق کے۔ اسی لئے حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے
جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت، اللہ اور اس کے
رسول کے معاملہ کی اطاعت اور ان پر ایمان، اطاعت والے کام کرنا اور اللہ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت ترک کرنا۔ (حدیث نمبر 181 کی طرف اشارہ)
۔ دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین (محمد علی بن محمد البکری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 126۔

﴿212﴾

یہ نہ کہو: اللہ جانے پھر رسول جانے بلکہ کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

القاء السائل على الطلبة ليمتحنهم، كما القى النبي عليه الصلاة
والسلام المسالة على عمر رضي الله عنه. وفيه ايضا: جواز قول
الانسان: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، ولا يلزمه ان يقول: الله ثم رسوله اعلم، لان

علم الشريعة الذى يصل الى النبى عليه الصلاة والسلام. من علم الله ، فعلم الرسول من علم الله. سبحانه وتعالى . فصح ان يقال : الله ورسوله اعلم، كما قال الله تعالى : ولو انهم رضوا ما اتاهم الله ورسوله : (التوبة: الاية 59)، ولم يقل : ثم رسوله، لان الايتاء هنا ايتاء شرعى، وايتاء النبى صلى الله عليه وسلم الشرعى من ايتاء الله. فالمسائل الشرعية يجوز ان تقول : الله ورسوله اعلم ، بدون ” ثم “

بعض دفعہ سائل طلباء سے ان کے امتحان کی غرض سے پوچھتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا۔ اور اس میں یہ جواز بھی ہے کہ انسان یہ بات کہے : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ چیز نہیں ہونی چاہئے کہ انسان یہ بات کہے : اللہ تعالیٰ جانے پھر اس کا رسول جانے۔ یہ علم شریعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچا تو علم رسول علم خدا ہوا تو یہ درست ہے کہ یہ کہا جائے : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : کاش کے وہ راضی ہو جاتے اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے انہیں دیا (التوبة: الاية 59) اور یہ نہیں کہنا چاہئے ” پھر اس کے رسول “ کیوں کہ یہاں پر عطا کا ذکر ہے اور یہ شریعت کی طرف سے عطا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کی عطا اللہ تعالیٰ ہی کی عطا سے ہے۔ چنانچہ شرعی مسائل میں بھی جائز ہے کہ تو یہ کہے : اللہ اور اس کے رسول ﷺ ” ثم “ یعنی ” پھر “ کا لفظ بولے بغیر۔

(حدیث نمبر 1 کی طرف اشارہ)

۔ شرح ریاض الصالحین (العثمینی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 483۔

﴿213﴾

علم کی نشانی: یہ کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مات (مامون) بطرسوس و دفن بها ثم استخلف بعده اخوه المعتصم

فامتحن الناس ونهض باعباء المحنة قاضيه احمد بن داؤود و ضربوا الامام

احمد ضربا مبرحا فلم يجبههم وناظروه و جرت امور صعبة. من اراد ان

يتأملها و يدري ما ثم كما ينبغي فليطالع الكتب و التواريخ و الا فليجلس في

بيته و يدع الناس من شره و ليسكت بحلم او لينطق بعلم فلكل مقام مقال

ولكل نزال رجال و ان من العلم ان تقول لما لا تعلم: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ.

جب مامون طرسوس میں مر گیا اور وہاں دفن کر دیا گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی

معتصم کو خلیفہ بنالیا گیا اس نے لوگوں کو تکالیف دینی شروع کیں اور اس کے قاضی احمد بن داؤد

نے لوگوں پر مضائب کے پہاڑ توڑنے کی ذمہ داری اٹھائی اور امام احمد کو جان لیوا ضربیں

لگائیں لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا انہوں نے آپ سے مناظرہ کیا۔ اور انتہائی

تکلیف دہ معاملات چلے۔ جو کوئی ان معاملات میں غور کرنا اور جاننا چاہے کہ درست کیا ہے تو

اسے چاہئے کہ وہ دینی کتب اور تاریخ کا مطالعہ کرے وگرنہ گھر میں بیٹھ جائے لوگوں کو شر پہچانا

چھوڑ دے اور بردباری کے ساتھ خاموش رہے یا علم کے ساتھ بولے۔ کیوں کہ ہر مقام پر کلام

کا موقع ہوتا ہے اور مقابلہ کے لئے لوگ ہوتے ہیں اور علم کی نشانی یہ ہے کہ جو تو نہیں جانتا تو یہ

کہہ دے: اللّٰهُ تَعَالٰی اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

- العلوی للعلی الغفار (ذہبی) صفحہ نمبر 162 -

(214)

بلغاء کا طریقہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان عادة البلغاء ان الكلام اذا كان مُنصَّباً لغرض من الاغراض جعلوا سياقه له وكان ما سواه مطروح ، فها هنا ذكر الشهادتين ليس مقصودا ؛ لان القوم كانوا مؤمنين مُقرِّين بكلمة الشهادة؛ بدليل قولهم: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ .

بلغائے عرب کی یہ عادت ہے جب اغراض میں سے کسی بڑی غرض کے لئے بڑا کلام لانا ہو تو اس کے لئے اس کا ایک سیاق بناتے ہیں۔ گویا کہ اس کے بغیر کلام کی ایسی اہمیت نہیں ہے۔ اس مقام پر ذکر شہادتین مقصود نہیں کیوں کہ مومنین کلمہ شہادت کا اقرار کرتے ہیں۔ ان کے قول کی اس دلیل کے ساتھ جو وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (حدیث نمبر 1 کی طرف اشارہ)

- مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 90۔

- عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (یعنی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 307۔

(215)

امام حاتم الاصم کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قوله: فردوه الى الله والرسول وقال الاصم: معناه ما لا تعلمونه فقولوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . وهذا ان اراد به فيما لا سبيل لبشر الى معرفته.

ان کا قول ” اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹادو “ امام حاتم
 اصم نے کہا: جو کچھ تمہیں نہ آتا ہو اس کے بارے میں کہہ دو: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ وہ الفاظ ہیں کہ ان کے ساتھ ایسی
 چیزوں کی پہچان کا ارادہ کیا جاتا ہے جن کی پہچان کا کوئی اور راستہ نہ ہوتا۔

تفسیر الراغب الاصفہانی تحت سورة النساء آیت نمبر 59

﴿216﴾

امام ذہبی کا فتویٰ: مشکل سوال کے جواب میں کہو:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال الذهبي: لما سمع ابن عساكر بوفاة الاسفراييني املی مجلسا في
 المعنى ، سمعناه بالاتصال ، فينبغي للمسلم ان يستعيد من الفتن ، ولا يشغب
 بذكر غريب المذاهب لا في الاصول ولا في الفروع ، فما رايت الحركة في
 ذلك تحصل خيرا ، بل تثير شرا وعدواة ومقتا للصلحاء والعباد من
 الفريقين ، فتمسك بالسنة ، والزم الصمت ، ولا تخض فيما لا يعنك ،
 وما اشكل عليك فرُدّه الى الله ورسوله ، وَقِفْ وَقُلْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ.

امام ذہبی نے کہا: جب ابن عساکر نے امام اسفرائینی کی وفات کی خبر سنی تو ساری
 مجلس اس مطلب سے لبریز ہو گئی جو ہم نے ابن عساکر سے سنا تھا (غم سے معمور)۔ تو
 ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ فتنوں سے پناہ مانگتا رہے اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے
 اجنبی مذاہب کی باتوں کے ذکر سے نہ ہی اصول میں اور نہ ہی فروعات میں۔ کیوں کہ میں
 نے اس حرکت میں خیر نہیں دیکھی بلکہ اس میں شر اور عداوت، صلحاء کے لئے باعث نفرت

اور لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے ہی کے اثرات دیکھے ہیں تو ضروری ہے کہ سنت پر مضبوطی اختیار کی جائے اور خاموشی کو لازم پکڑا جائے۔ اور بے کار باتوں کی طرف بالکل غور نہ کیا جائے۔ اور جو چیز تجھے مشکل میں ڈالے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اور توقف کرو اور کہو: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔ سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 11۔

۔ حاشیہ تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 36 صفحہ نمبر 484۔

﴿217﴾

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

حاشا کلام اللہ و کلام رسول من التضاد الواجب علی المؤمن فی مثل هذا ان يحسن الظن بكلام الله و کلام رسوله، ويقول كما امر الله : آمننا به كل من عند ربنا (ال عمران آیت 7) فاذا تبين له الحق فليقل به وليعمل به ، والا فليمسك وليقل : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فان الله تعالى ابتلى الناس بالمشابه كما ابتلاهم بالمحكم .

محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ سارے کا سارے برحق ہے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ مومن پر لازم ہے کہ اس قسم کی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام کے ساتھ حسن ظن رکھے۔ اور وہ کہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آمننا به كل من

عند ربنا (ال عمران آیت 7)۔ پس جب اس کے لئے حق واضح ہو جائے تو اس کو حق بات ہی کہنی چاہئے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ وگرنہ وہ رک جائے اور اسے یہی کہنا چاہئے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو تشابہات سے آزماتا ہے جیسے لوگوں کو محکم آیات سے آزماتا ہے۔

۔ فتاویٰ مسائل محمد بن عبد الوہاب نجدی صفحہ نمبر 34۔

۔ عقیدہ محمد بن عبد الوہاب (صلح بن عبد اللہ العبود) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 311۔

۔ موسوعة الجوث والمقالات العلمية فصل الخطاب في عقيدة محمد بن عبد الوہاب صفحہ نمبر 8۔

﴿218﴾

ابن باز کا فتویٰ: صحابہ کرام کا عقیدہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى الله عنهم

اذا سألهم الرسول صلى الله عليه وسلم عن شيء لا يعلمونه قالوا: الله

ورسوله اعلم. وما ذاك الا لكمال علمهم وايمانهم، وتعظيمهم لله

عز وجل، وبعدهم عن التكلف.

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب صحابہ کرام سے ایسی بات پوچھتے جو انہیں معلوم نہ

ہوتی تو وہ جواب میں کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ

جانتے ہیں۔ اور یہ چیز ان کے علم اور ایمان کے کے کامل ہونے، اللہ تعالیٰ کی ذات کی تعظیم

اور تکلفات سے دور ہونے کی علامت ہے۔

۔ مجموع فتاویٰ ابن باز جزء نمبر 1 صفحہ نمبر 255۔

۔ مجلة الجامعة الاسلامية (المدينة المنورة) جزء نمبر 3 صفحہ نمبر 20۔

﴿219﴾

حمد بن ناصر نجدی کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

من اعظم التكلف ان يتكلم الانسان بما لا يعلم و الواجب على
 الانسان ان يتكلم في دين الله بما يعلم فان لم يكن عنده علم فليقل: اللہ
و رسوله اعلم ، ولا تستح من قول : لا ادری .

حمد بن ناصر نجدی نے کہا: انسان کے لئے سب سے بڑی تکلیف وہ بات یہ ہے وہ
 ایسی بات کہے جو وہ خود نہیں جانتا۔ لہذا انسان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں
 ایسی بات کہے جو وہ جانتا ہے۔ اگر اس کے پاس علم نہ ہو تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ بات کہنے میں نہ ہچکچائے کہ:
 ”میں نہیں جانتا۔“

۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل (حمد بن ناصر نجدی التیمی) صفحہ نمبر 124۔

ماخذ و مراجع

- تفسیر مقاتل بن سلیمان از مقاتل بن سلیمان الازدی
تفسیر ابن وهب از عبد اللہ بن وهب القرشی
تفسیر طبری از ابو جعفر محمد بن جریر طبری
تفسیر القرآن العظیم از ابو محمد عبد الرحمن بن محمد ابن ابی حاتم
تفسیر الکشف والبیان از احمد بن محمد بن علی
تفسیر الراغب از ابو القاسم الحسین بن محمد الراغب اصفہانی
تفسیر معالم التنزیل از ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی
تفسیر کبیر از ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن الرازی
تفسیر الجامع لاحکام القرآن از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی
تفسیر القرآن العظیم از ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر
تفسیر السراج المنیر از محمد بن احمد الخطیب الشربینی
تفسیر الدر المنثور از عبد الرحمن بن ابی بکر جلال السیوطی
تفسیر روح البیان از اسماعیل حقی
تفسیر البحر المدید از ابو العباس احمد بن محمد ابن عجیبہ
تفسیر مظہری از محمد ثناء اللہ مظہری
تفسیر فتح القدیر از محمد بن علی الشوکانی
تفسیر روح المعانی از شهاب الدین محمود آلوسی
تفسیر فتح البیان از صدیق خان بن حسن بھوپالی
تفسیر الوسیط از محمد سید الطنطاوی
مصابح الشریعہ از امام جعفر الصادق بن محمد الباقر
کتاب الزہد والرقائق از ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک
- متونی 150 هـ
متونی 197 هـ
متونی 310 هـ
متونی 327 هـ
متونی 427 هـ
متونی 502 هـ
متونی 510 هـ
متونی 606 هـ
متونی 671 هـ
متونی 774 هـ
متونی 877 هـ
متونی 911 هـ
متونی 1127 هـ
متونی 1224 هـ
متونی 1225 هـ
متونی 1250 هـ
متونی 1270 هـ
متونی 1307 هـ
متونی 1431 هـ
متونی 178 هـ
متونی 181 هـ

- الجامع لابن وهب از عبد اللہ بن وهب القرشی
 - مستدابی داؤد طیالسی از سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی
 - مستد شافعی از ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی
 - کتاب المغازی از ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی
 - مصنف عبد الزاق از ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی
 - سیرۃ ابن ہشام از عبد الملک بن ہشام بن ایوب
 - غریب الحدیث از ابو عبیدہ القاسم بن سلام الحر وی
 - الطبقات الکبریٰ از ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع
 - مصنف ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی شیبہ
 - مستد ابن ابی شیبہ از ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی شیبہ
 - فضائل الصحابة از ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
 - کتاب الزهد از ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
 - مستد احمد از ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
 - اخبار مکہ از محمد بن عبد اللہ الازرقی
 - سنن الداری از ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری
 - الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری
 - صحیح بخاری از ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری
 - صحیح مسلم از ابو الحسن مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری
 - تاریخ مدینہ از ابو زید عمر ابن شیبہ بن عبیدہ النمیری
 - اخبار مکہ از ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق الہکمی القاسمی
 - سنن ابن ماجہ از ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوی
 - سنن ترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی
 - الفوائد المختلۃ از عبد الرحمن بن عمرو بن عبد اللہ المعروف ابو زرۃ الدمشقی
 - کتاب الجوع از ابو بکر عبد اللہ بن عبیدہ المعروف ابن ابی الدنیا
 - صفۃ البحۃ از ابو بکر عبد اللہ بن عبیدہ المعروف ابن ابی الدنیا
- متونی 197ھ
 متونی 204ھ
 متونی 204ھ
 متونی 207ھ
 متونی 211ھ
 متونی 213ھ
 متونی 224ھ
 متونی 230ھ
 متونی 235ھ
 متونی 235ھ
 متونی 241ھ
 متونی 241ھ
 متونی 241ھ
 متونی 250ھ
 متونی 255ھ
 متونی 256ھ
 متونی 256ھ
 متونی 261ھ
 متونی 262ھ
 متونی 272ھ
 متونی 273ھ
 متونی 279ھ
 متونی 281ھ
 متونی 281ھ
 متونی 281ھ

- ۲۸۱ متونی ۵ کتاب الاسوال از ابو بکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا
- ۲۸۱ متونی ۵ مکارم الاخلاق از ابو بکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا
- ۲۸۱ متونی ۵ مقتل امیر المؤمنین علی از ابو بکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا
- ۲۸۲ متونی ۵ مسند الحارث از ابو محمد الحارث بن محمد التمیمی المعروف ابن ابی اسامہ
- ۲۸۷ متونی ۵ السنۃ از ابو بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم
- ۲۹۰ متونی ۵ السنۃ از ابو عبدالرحمن عبداللہ بن احمد بن حنبل
- ۲۹۰ متونی ۵ فضائل عثمان بن عفان از ابو عبدالرحمن عبداللہ بن احمد بن حنبل
- ۲۹۲ متونی ۵ مسند البزار از ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق المعروف البزار
- ۲۹۴ متونی ۵ السنۃ از ابو عبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج مروزی
- ۳۰۱ متونی ۵ دلائل النبوة از ابو بکر جعفر بن محمد بن الحسن القرطابی
- ۳۰۳ متونی ۵ عمل الیوم واللیلۃ از ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی
- ۳۰۷ متونی ۵ مسند الرویانی از ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی
- ۳۱۰ متونی ۵ تہذیب الامار از ابو جعفر محمد بن جریر طبری
- ۳۲۰ متونی ۵ نوادر الاصول از ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی
- ۳۲۱ متونی ۵ المعجم الکبیر از ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
- ۳۲۷ متونی ۵ مکارم الاخلاق از ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الخراطی
- ۳۲۹ متونی ۵ الکافی از محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی
- ۳۳۳ متونی ۵ المجالسة وجواهر العلم از ابو بکر احمد بن مروان الدینوری المالکی
- ۳۳۵ متونی ۵ مسند الشاشی از ابو سعید ابیہثم بن کلیب بن سرج الشاشی
- ۳۴۰ متونی ۵ المعجم لابن الاعرابی از ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد المعروف ابن الاعرابی
- ۳۵۴ متونی ۵ صحیح ابن حبان از ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی
- ۳۵۴ متونی ۵ الثقات از محمد ابن حبان التمیمی
- ۳۶۰ متونی ۵ امثال الحدیث از ابو محمد الحسن بن عبدالرحمن ابن الخلد الرازحری مزی
- ۳۶۰ متونی ۵ مشکل الامار از ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الازدی الطحاوی
- ۳۶۰ متونی ۵ المعجم الاوسط از ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

- کتاب الدعاء از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
 - مستدث الثمین از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
 - مکارم الاخلاق از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
 - الکامل فی ضعفاء الرجال از ابواحمد ابن عدی الجرجانی
 - جزء الف دینار از ابوبکر احمد بن جعفر البغدادی المعروف القسری
 - طبقات المحمدین باصمهان ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف ابو الشیخ
 - جزء الحسن بن رشید العسکری از الحسن بن رشید العسکری البصری
 - تنبیه الغافلین از ابواللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی
 - فضائل رمضان از ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف ابن شاپین
 - الفوائد الممتعة عن شیوخ العوالی از علی بن عمر بن محمد الصیرفی
 - قوت القلوب از محمد بن علی بن عطیہ المعروف ابو طالب مکی
 - کتاب الایمان از ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق المعروف ابن منده
 - المخلصیات از محمد بن عبد الرحمن بن العباس البغدادی المخلص
 - التوحید از محمد بن اسحاق المعروف ابن منده
 - المستدرک از ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد الحاکم
 - شرف المصطفیٰ از ابوسعید عبد الملک بن محمد بن ابراهیم الخروشی
 - فوائد تمام از ابوالقاسم تمام بن محمد بن عبد اللہ
 - فنون العجائب از ابوسعید محمد بن علی النقاش
 - تثبیت دلائل النبوة از قاضی عبد الجبار بن احمد الحمیدانی
 - حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبهانی
 - فضائل الخلفاء الراشدين از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبهانی
 - دلائل النبوة از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبهانی
 - معرفة الصحابة از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبهانی
 - الهدایۃ الی بلوغ النہایۃ از ابو محمد مکی بن ابی طالب القیروانی
 - شرح صحیح بخاری از ابو الحسن علی بن خلف المعروف ابن بطلال

متونی 360 هـ
 متونی 360 هـ
 متونی 360 هـ
 متونی 365 هـ
 متونی 368 هـ
 متونی 369 هـ
 متونی 370 هـ
 متونی 373 هـ
 متونی 385 هـ
 متونی 386 هـ
 متونی 386 هـ
 متونی 395 هـ
 متونی 393 هـ
 متونی 395 هـ
 متونی 405 هـ
 متونی 407 هـ
 متونی 414 هـ
 متونی 414 هـ
 متونی 415 هـ
 متونی 430 هـ
 متونی 430 هـ
 متونی 430 هـ
 متونی 437 هـ
 متونی 449 هـ

- متونی 454ھ - مسند الشهاب القضاہ از ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر القضاہ
- متونی 458ھ - فضائل الاوقات از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - دلائل النبوة از ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی
- متونی 458ھ - الاعتقاد از احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - سنن کبریٰ از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - شعب الایمان از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - القضاء والقدر از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - کتاب الزهد الکبیر از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - کتاب البعث والنشور از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 458ھ - کتاب الاسماء والصفات از ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی
- متونی 463ھ - تاریخ بغداد از ابو بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی
- متونی 499ھ - امالی الشجرية از یحییٰ بن الحسین الشجری الجرجانی
- متونی 499ھ - ترتیب الامالی النخبة از یحییٰ بن الحسین الشجری الجرجانی
- متونی 509ھ - الفردوس بما ثور الخطاب از ابو الشجاع شیریہ بن شہر دار دیلمی
- متونی 535ھ - الترغیب والترہیب لقوام السنۃ از اسماعیل بن محمد الاصہبانی
- متونی 535ھ - دلائل النبوة ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصہبانی
- متونی 544ھ - الشفا بحریف حقوق المصطفیٰ از ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ الیجسی
- متونی 563ھ - اربعون حدیثاً عن اربعین از ابو بکر احمد بن مقرب الکرنجی
- متونی 571ھ - تاریخ دمشق از ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر
- متونی 597ھ - بصفة المصفوة از ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی
- متونی 597ھ - بحر الدروع از ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی
- متونی 581ھ - الروض الانف از ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ السہلی
- متونی (پانچویں صدی ہ) - دلائل الامامة از محمد ابن جریر بن رستم الشیبی الطبری
- متونی 606ھ - جامع الاصول از ابو السعادت المبارک بن محمد المعروف ابن اشیر
- متونی 630ھ - اسد الغابة از عزالدین علی بن الکریم ابن اشیر جزری

- متونی 643ھ - الاحادیث المختارة از ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی
- متونی 643ھ - المختارة از ابو عبد اللہ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی
- متونی 656ھ - الترغیب والترہیب از عبد العظیم بن عبد القوی المندری
- متونی 660ھ - بغیة الطلب فی تاریخ حلب از کمال الدین ابن العدیم عقیلی
- متونی 671ھ - التذکرہ از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی
- متونی 671ھ - البیان والتحصیل از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی
- متونی 694ھ - ذخائر العقبی از محبت الدین احمد بن عبد اللہ طبری
- متونی 694ھ - الریاض النضرۃ از محبت الدین احمد بن عبد اللہ طبری
- متونی 711ھ - مختصر تاریخ دمشق از محمد بن مکرم بن علی المعروف ابن منظور الافریقی
- متونی 728ھ - الجواب الصحیح لمن بدل دین الحق از احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ
- متونی 728ھ - حاشیة اسباب رفع العقوبة از احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ
- متونی 741ھ - المحقق والمفترق از ابو عبد اللہ دولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب البغدادی
- متونی 741ھ - مشکاة از ابو عبد اللہ دولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب البغدادی
- متونی 748ھ - تاریخ اسلام از شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذهوی
- متونی 748ھ - سیر اعلام النبلاء از شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذهوی
- متونی 748ھ - العلو للعلی الغفار از ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذهوی
- متونی 748ھ - میزان الاعتدال از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهوی
- متونی 751ھ - زاد المعاد از شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف ابن القیم
- متونی 751ھ - اعلام الموقعین از شمس الدین محمد بن ابوبکر ابن القیم
- متونی 768ھ - کتاب مرہم العلل المعصلة از ابو محمد عبد اللہ بن اسعد بن علی الیافعی
- متونی 774ھ - البدایة والنهاية از ابو الفداء از اسماعیل بن عمر بن کثیر
- متونی 774ھ - جامع المسانید والسنن از ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر
- متونی 790ھ - کتاب الاعتصام از ابراہیم بن موسی بن محمد النخعی المعروف شاطبی
- متونی 790ھ - الموافقات از ابراہیم بن موسی بن محمد القرطابی الشاطبی
- متونی 795ھ - فتح الباری از زین الدین عبد الرحمن بن احمد ابن رجب

- متونی 807ھ - بغیۃ الباحت عن زوائد مسند الحارث از نورالدین علی بن ابی بکر ہاشمی
- متونی 807ھ - مجمع الزوائد از ابوالحسن نورالدین علی بن ابی بکر ہاشمی
- متونی 832ھ - شفاء الغرام باخبار بلد الحرام ابوالطیب محمد بن احمد بن علی الفاسی
- متونی 840ھ - اتحاف الخیرۃ المخررة از شہاب الدین احمد بن ابی بکر البوصیری
- متونی 840ھ - شرح الازہار از احمد المرتضیٰ بن یحییٰ
- متونی 845ھ - امتاع الاسماع از ابوالعباس احمد بن علی المقریزی
- متونی 852ھ - الاصابۃ از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی
- متونی 852ھ - المطالب العالیہ از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی
- متونی 852ھ - فتح الباری از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی
- متونی 852ھ - لسان المیزان از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی
- متونی 852ھ - تبیین العجب بماورد فی شہر رجب از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی
- متونی 852ھ - المستطرف از ابوالفتح شہاب الدین محمد بن احمد بن منصور الاشہمی
- متونی 855ھ - عمدۃ القاری از ابو محمد محمد بن احمد المعروف بدرالدین عینی
- متونی 894ھ - نزہۃ المجالس از عبدالرحمن بن عبدالسلام الصفوری
- متونی 902ھ - المقاصد الحسنۃ از ابوالخیر شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی
- متونی 909ھ - محض الصواب فی فضائل عمر ابن الخطاب از یوسف بن حسن بن الصالحی
- متونی 942ھ - سبل الہدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف الصالحی
- متونی 954ھ - مواہب الجلیل لشرح مختصر الخلیل از محمد بن محمد بن عبدالرحمن الطرابلسی
- متونی 956ھ - شرح البخاری از محمد بن عمر بن احمد السفیری
- متونی 963ھ - تنزیہ الشریعہ از نورالدین علی بن محمد بن علی الکنانی
- متونی 974ھ - الزواجر از احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی
- متونی 975ھ - کنز العمال از علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری المتقی
- متونی 1031ھ - فیض القدر از محمد المدعو بعبد الرؤف بن تاج المعروف مناوی
- متونی 1014ھ - شرح مسند ابی حنیفہ از نورالدین علی بن سلطان محمد الملا علی قاری
- متونی 1014ھ - مرقاۃ از ابوالحسن نورالدین علی بن سلطان الملا القاری

- انسان العیون (السیرة الحلبیة) از نورالدین علی بن ابراهیم حلبی
 متوفی ۱۰۴۴ هـ
 - لیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین از محمد علی بن محمد البکری
 متوفی ۱۰۵۷ هـ
 - المعجم احادیث المهدی از علی الکورانی العاطلی
 متوفی ۱۰۹۴ هـ
 - مدیة المعاجز از هاشم بن سلیمان البحرانی
 متوفی ۱۱۰۷ هـ
 - سمط النجوم العوالی از عبد الملک بن الحسین العصامی الکی
 متوفی ۱۱۱۱ هـ
 - البیان والتعریف از ابراهیم بن محمد مشقی
 متوفی ۱۱۲۰ هـ
 - شرح مؤطا امام مالک از محمد بن عبد الباقي بن یوسف الزرقانی
 متوفی ۱۱۲۲ هـ
 - کشف الخفاء از اسماعیل بن محمد بن عبد الهادی العجلونی
 متوفی ۱۱۶۲ هـ
 - فتاوی و مسائل محمد بن عبد الوهاب نجدی
 متوفی ۱۲۰۶ هـ
 - مجموعة الرسائل والمسائل (حمد بن ناصر نجدی التیمی)
 متوفی ۱۲۲۵ هـ
 - اعانة الطالبین از ابوبکر بن محمد شطا الدمیاطی
 متوفی ۱۳۰۲ هـ
 - التعليق المجد شرح مؤطا امام محمد حاشیة از محمد بن عبد الحی لکهنوی
 متوفی ۱۳۰۴ هـ
 - عون المعبود از محمد اشرف بن امیر بن علی شمس الحق عظیم آبادی
 متوفی ۱۳۲۹ هـ
 - تحفة الاحوذی از ابوالعلا محمد عبد الرحمن مبارکپوری
 متوفی ۱۳۵۳ هـ
 - السلسلة الصحیحة از ابو عبد الرحمن ناصر الدین البانی
 متوفی ۱۴۲۰ هـ
 - مجموع فتاوی ابن باز از عبد العزیز بن عبد الله بن باز
 متوفی ۱۴۲۰ هـ
 - مجلة المجلة الاسلامیة (المدیة المنورة) از عبد العزیز بن عبد الله بن باز
 متوفی ۱۴۲۰ هـ
 - شرح ریاض الصالحین از محمد بن صالح بن محمد العثیمین
 متوفی ۱۴۲۱ هـ
 - ارشیف ملتقى اهل الحديث
 - سلمان بن فهد العودة
 - عقیده محمد بن عبد الوهاب از صالح بن عبد الله العبود
 - الدرر السنية فی الكتب النجدية از علماء نجد
 - موسوعة البحوث والمقالات العلمية علی بن نایف الشوہد

الہامی کتب خانہ کے سلاخچہ کی بیرونی

کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب

خانہ اعلان
نہایت



دہ درگاہ میرزا اسد اللہ خان
میرزا اسد اللہ خان
میرزا اسد اللہ خان



حضور اللہ کے مہر کے

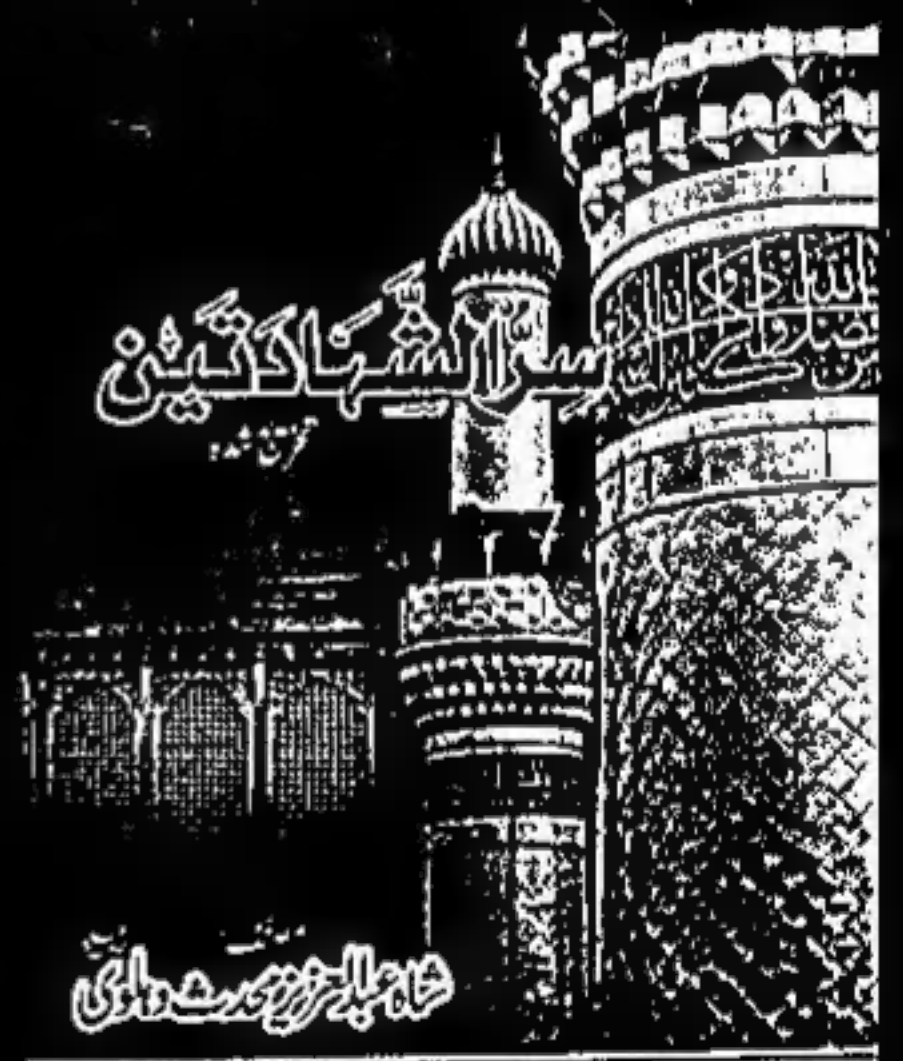
رشتہ دارانِ مصطفیٰ ﷺ
کی قربانیاں

دوس دوسوں کا لین دین

خواتین کی حامل



شاہِ ارش
میرزا اسد اللہ خان



شاہِ ارش
میرزا اسد اللہ خان

شاہِ ارش
میرزا اسد اللہ خان

37313885 () لاہور
E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

نوریتہ رضویہ پبلی کیشنز